660
661
662
663
664

5



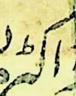




















اصول تع[illegible]

لکچر نمبر (۱)

دربارہ آغاز و قدامت و [illegible]



مرتبہ

پنڈت کھڑک سنگھ صاحب ودہوکی کے

اور

ڈاکٹر مارٹن کلارک صاحب مشنری چرچ مشن سوسائٹی امرتسر

بار دوم

پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی کے لئے

باہتمام ماسٹر جھنڈے خان

۱۸۸۷ء

قمر الہند پریس لاہور میں باہتمام منشی احمد الدین پروپرائٹر کے چھپا

آغاز و قدامت وید

یہ لکچر اس سلسلہ کا پہلا ویاکھان ہے - جس سلسلہ میں ہم مذہب کے تمام ضروری مسایل پر پنڈت دیانند جی کی تعلیم اور آریاسماج کے عقائد کی بابت غور کرینگے -

اس فرقہ نے آجکل بڑی تحریک (مذہبی) ڈال رکھی ہے - اس مذہب کے پیرو اپنے لمبے چوڑے بیانات سے لوگوں کو جن کے دل پرمیشور کیطرف راغب ہیں اور جو اس کے سچے متلاشی ہیں گمراہ کر ڈالتے ہیں - بہت ہی کم لوگ ہونگے جنکو واقفیت ہوگی کہ آریامت فی الحقیقت کیا ہے - کیونکہ مانا جاتا ہے کہ اسکے اصول ایسی کتابوں میں مندرج ہیں جو سنسکرت میں مرقوم ہیں اور جن کی بابت لوگ بہت کچھ جان نہیں سکتے - اس سماج کے رہنما جو کچھ مرضی کے مطابق ہوتا ہے سکھلاتے ہیں - اور اعتراضات کے وقت اِن کا صرف یہی جواب ہوتا ہے کہ کوئی آدمی جو سنسکرت نہیں جانتا ان کے مت کو ٹھیک جاننے کے قابل نہیں ہو سکتا - اس روش پر چلکر وہ تمام اعتراضات و دلایل سے کنارہ کش ہوتے ہیں

ہم انہیں کی کتابوں سے دکھلائیں گے کہ اُن کا اصلی مت کیا ہے۔ تاکہ تمام لوگ
جن کا میلان اُن کے مت کی طرف ہو رہا ہے بخوبی آگاہ ہو جائیں کہ اُن میں
سے بہت جو اپنے آپکو آریہ نام سے موسوم کرتے ہیں - اپنے اِس مذہب
سے جو انہوں نے اختیار کیا ہے محض جاہلِ مطلق ہیں اور جو کچھ دوسرے
کہیں وہ اُسی لکیر کے فقیر بن جاتے ہیں اور عقلِ خداداد کو اندھے کنوے
میں ڈبوتے ہیں - اور وہ دونوا اپنے لئے اِس معاملہ میں تحقیقات نہیں
کرتے - یا کرہی نہیں سکتے - اُن کا ویدوں کی قدامت اور پاکیزگی کے
بارے میں اور دانائی اور فلسفہ کے اُس ذخیرہ کی نسبت جو اِن میں شامل ہے
ایک خیالِ باطل ہے - اِس نازک بنیاد پر وہ حال اور ابد کے لئے اپنی امیدوں
کی عمارت اوٹھاتے ہیں - اور اِس ٹمٹاتی ہوی روشنی کے ساتھ زندگی اور موت
پر خوش ہیں - ہمیں امیدِ واثق ہے کہ یہ لکچر ان کے مت کی اصلی ماہیت دکھلانے
سے تمام کو مستفید کریگا -

لکچر ہذا میں ہم ویدوں کی قدامت پر یعنے اس زمانہ پر جبکہ وہ اِس دنیا میں آئی
تحقیقات کریں گے پہلے ہم آریا لوگوں کے عقاید یعنے مت کی نسبت کچھ کہینگے -
اور وہ دلائل جو وہ اپنے دعوے کے ثبوت میں پیش کرتے ہیں بیان کرینگے
اور ازاں بعد انکے نتائج پر غور کریں گے اور دیکھیں گے کہ آیا فی الحقیقت وہ سچ
ہیں یا دھوکھے کی ٹٹی -

پیشتر اسکے کہ ہم اِس لکچر کے اصلی مضمون پر غور کریں ہم بطور تمہید یہاں اس بات کا ذکر کرینگے کہ
کہ تمام آدمزاد کی خواہش یہ ہے کہ اکامل سُکھ کا ساتھ اور درد و دکھ سے نجات ملے -

اس مدعا کے حصول کو لوگ بہت مختلف طریقوں میں تلاش کرتے ہیں۔ بعض اس سکھ کو دنیوی چیزوں (عشرت۔ خوشی۔ علم۔ عزت۔ دولت۔ اور طاقت) میں ڈھونڈھتے ہیں۔ اور بعض کا یہ خیال ہے کہ اگر ہم اپنی خواہشوں کو جیسا کہ چاہئے پورا کر سکیں۔ تو حقیقی سکھی ہو سکتے ہیں لیکن تھوڑی سی سوچ بچار سے اس حقیقت کی کلی کھل جاتی ہے کہ یہ تو ہیچ ہے۔ کیونکہ یہ چیزیں جن پر خوشی کا مدار قرار دیا جاتا ہے بذاتہ ناپائدار ہیں۔ ممکن ہے کہ ایک دفعہ کی حاصل کی ہوئیں پھر ہاتھ سے نکل جائیں یا اگر ان میں ان کے بھوگنے کی قابلیت ہو بھی تو وہ موجود نہ ہوں۔ دولت۔ عزت طاقت بذاتہ ناپائدار ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ ایک آدمی انہیں حاصل کرنے کے لئے عمر بھر کوشش کرے اور پھر بھی ناکامیاب رہے۔ یا جب اس نے اپنی خواہش کے مدعا کو پا بھی لیا ہے۔ تو ممکن ہے کہ زمانے کی گردش اس کی بڑی کوشش سے جمع ہوئے۔ فوائد میں جو اسکی خوشی کا مدار ہیں زہر ڈالدے اور اسی طرح سے پھر وہ ایک دفعہ اور مبتلائے رنج و محن ہو۔ یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اگرچہ مال و زر بھی اسکے پاس موجود ہو اور تمام دنیوی چیزیں بھی جو دل خواہش کر سکتا ہے۔ میسر ہوں تو بھی وہ نہایت دکھ میں ہو۔ تکلیف۔ بیماری۔ غم۔ زندگی میں اس کا حصہ ہیں۔ جو اس کی تمام زندگی کو تلخ کرتے ہیں اور زندگی کی چیزوں کے بھوگنے سے باز رکھتے ہیں۔

باوجودیکہ عیش۔ صحت۔ طاقت کے تمام وسایل موجود ہوں۔ پھر بھی

کامل خوشی میسر نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ ناگہانی موت آدمی کو زندگی کی خوشیوں اور تفکرات سے الگ کر دیتی ہے۔

پھر بعض آدمی دنیا کو ایک بیہودہ اور تہ روزہ سراے خیال کرتے ہیں اور وہ اس کی تمام لذات و خواہش کو تیاگ دیتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ حقیقی خوشی ان کو اپنے ہی آپ میں مل سکتی ہے لیکن یہ خوشی نہ تو دیرپا اور نہ کامل ہی ہے۔ آدمی زندگی کی انہیں حاجات کے لئے دوسروں کی مدد اور بیرونی حالات پر بھروسہ رکھتا ہے۔ اور اس کا جسم بہت سے غم و الم کا وارث ہے۔ جن سے کسی قسم کی دنیوی گوشہ گزینی اسکو الگ نہیں کر سکتی۔

سچی خوشی صرف پرمیشور کے گیان اور اس کی سنگت (قرب الٰہی) میں مل سکتی ہے مگر انسان کی روح خدا کے ساتھ اتفاق نہیں رکھتی۔ وہ اس سے علیحدہ ہے۔ اس نا اتفاقی کی وجہ سے آدمی اس حقیقی اور کامل خوشی کو حاصل نہیں کر سکتا۔ جو اس کو مطلوب و مرغوب ہے۔ اور جو فقط پرمیشور ہی میں دستیاب ہو سکتی ہے۔ وہ اس خوشی کو پا نہیں سکتا جبتک کہ اتفاقی اور علیحدگی کا پردہ دور نہو جائے اور وہ پرمیشور کے ساتھ ایک یعنے متفق نہ ہو جاوے۔ پرمیشور۔ پاک۔ عادل۔ سچا۔ رحیم۔ اور مہربان ہے۔ آدمی ناپاک۔ بے انصاف۔ جھوٹا۔ بے رحم۔ اور تمام ناراستیوں کا پتلا ہے اور جبتک اس میں کوئی تبدیلی واقع نہو۔ ضرور ہے کہ پرمیشور اور سچی خوشی سے علیحدہ

رہے ۔ اس زندگی میں انسان کو اُس دکھ کا (جو کہ خدا کے ساتھ نا اتفاقی کا ثمرہ ہے) پہلے ہی سے ذائقہ معلوم ہے ۔ لیکن اُسکا پورا پورا مزہ اِس دنیا میں معلوم نہیں ہوتا ۔ وہ آیندہ دنیا میں ظاہر ہوگا ۔ یہ وہی چیز ہے جو انسان کے دل کو پُر خوف کر دیتی ہے اور جس کی وجہ سے وہ ایسی تجاویز نکالتا ہے جن سے یہ جدائی دور ہو جائے اور وہ مصیبت کا پہاڑ جو اِس جدائی کا نتیجہ ہے سر سے ٹل جائے ۔ پس آخرکار وہ مذہب نکالتا ہے مذہب زندگی اور ایمان کا ایک نیم یقینی قاعدہ ہے جسکے ذریعہ سے انسان پرمیشور کی عنایات حاصل کرنے اور اُس دکھ اور سزا سے جو بسبب بد افعال اُسپر آنے والی ہیں بچنے کی امید کر سکتا ہے ۔

آدم زاد کے عقاید (یعنے مت) اگرچہ بیشمار ہیں ۔ مگر پھر بھی دو خاص حصوں میں منقسم ہیں ۔ آدمی یا تو آستک ہوتے ہیں یا ناستک یعنے وہ لوگ جو ایک پرمیشور یا کسی نہ کسی قسم کے دیوتاؤں کو مانتے ہیں یا وہ لوگ جو کسی خدا پر اعتقاد نہیں رکھتے ۔

آریا لوگ مقر ہیں کہ پرمیشور پر اُن کا ایمان ہے ۔ پس چونکہ ہماری بات آستکوں سے ہے ۔ اسلئے ہماری دلیل خدا کی ہستی کو قبول کرتی ہے علاوہ ازیں پرمیشور کے تمام ماننے والے اُس کی طرف سے الہام کی ضرورت جانتے ہیں ۔ جس کے ذریعہ سے وہ اپنی مرضی اپنی مخلوقات پر ظاہر کرتا ہے تاکہ وہ جانیں کہ وہ اُن سے کیا کرانا چاہتا ہے ۔ آریا لوگوں کا دعویٰ ہے کہ ایسا ہی الہام ویدوں میں پایا جاتا ہے ۔ اور یہی خدا کا کلام

ہیں اور اِن سے معلوم ہوتا ہے کہ آدم زاد کی نسبت خدا کی کیا مرضی ہے پس آریا لوگ خدا اور الہام دونو کے قائل ہیں اور وہ الہام وید بتلاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ آریامت کے اصول اِنہیں میں شامل ہیں اور نیز اِن کا مقولہ ہے کہ یہی مت دنیا میں سب سے قدیم اور عمدہ ہے اور یہی ایک سچا مت ہے۔ کیونکہ یہ ویدکا مت ہے جو کہ پرمیشور کی بانی ہے اور اِس کے اصولات پر چلنے سے جدائی اور نا اتفاقی دور ہو جاتی ہیں اور انسان اپنے معبودِ حقیقی کو پا لیتا ہے۔ اور اِس طرح سچی خوشی اسے حاصل ہوتی ہے۔ اور وہ بُرائی و معصیت سے مخلصی و رہائی پاتا ہے۔

پیشتر اِس کے کہ ہم ویدوں کی قدامت پر غور کریں ہم اُن کتابوں کی ایک فہرست نذرِ ناظرین کرینگے جنکو پنڈت دیانند نے سچی تسلیم کر لیا ہے اور جن پر اُنہوں نے آریامت کی بنیاد ڈالی ہے۔

اِس لیئے ہماری بحث کی بُنیاد بھی اِنہیں کتابوں پر ہوگی اور جہاں کہیں ضرورت ہوگی اِنہیں کتابوں سے حوالجات اقتباس کرینگے۔

فہرست مندرجۂ ذیل ہے

(۱) ۴ وید یعنے (۱) رگ (۲) یجر (۳) شام (۴) اتھرون جو بقول آریا الہامی اور خدا کا کلام ہیں۔

(۲) چار برہمن۔ یعنے

رگ وید کا اَیتریا - یجر وید کا شتاپتھا - شام وید کا تانڈ مہا برہمنا رسامن برہم کے نام سے بھی نامزو ہے) اتھر وید کا گوپتا

(۳) چھ درشن - یعنے

(۱) گوتم کا نیائے (۲) کناد کا ویشیشک (۳) کپل کا سانکھ -
(۴) پتنجلی کا پتنجل (۵) جیمنی کا پُورو میمانسا (۶) ویاس کا اُتر میمانسا (ویدانت درشن - شریک)

(۴) گیارہ اُپنشد یعنے

(۱) ایشا (۲) کینا (۳) کٹھا (۴) پرشن (۵) چھندوگ (۶) برہد ہارن (۷) منڈک (۸) منڈوک (۹) سوتیاسوترا (۱۰) ایتریا -
(۱۱) تیئی تریا -

(۵) چھ اُپانگ یعنے

(۱) سکھیا (۲) کلپ (۳) ویاکرن (۴) چھند (۵) نرکتی (۶) جوتش

(۶) منو دہرم شاستر

ستیارتھ پرکاش میں پنڈت دیانند جی کتب مندرجۂ فہرست مرقومہ بالا کو سچی مانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اُن کے مقلدوں کو بھی انہیں ویسا ہی ماننا چاہئے وہ اپنے وید بھاش اور تفسیر میں اکثر حوالے اِنہیں کتابوں سے اقتباس کرتے ہیں -

اب ہم ویدوں کے آغاز اور قدامت کے مسئلہ کی طرف عود کرتے

ہیں آریالوگ ویدوں کے متعلق دو باتیں بیان کرتے ہیں۔

اوّل - کہ اُن کا ماخذ پرمیشور سے ہے۔

دوم - کہ وہ زمانہ جب سے وہ اِس دنیا میں آئے بہت ہی بڑا ہے

آریالوگ کہتے ہیں کہ وید پرمیشور بانی ہیں اور وہی ان کا ماخذ ہے وہ اس طرح نازل نہیں ہوئے جس طرح کہ اَور کتبِ مقدسہ دعوےٰ کرتی ہیں وہ پرمیشور کے گیان کی غیر مخلوق کلام ہیں اور چونکہ کوئی ایسا وقت نہ تھا۔ جب کہ پرمیشور کو گیان نہ ہو۔ لہٰذا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ وید ہمیشہ سے ہیں اور یہ کہ وہ فی الحقیقت غیر مخلوق اور انادی ہیں۔ نہ اُن کا شروع تھا اور نہ انجام ہوگا۔

چونکہ ویدوں کا ماخذ پرمیشور ہے اس لئے وہ انادی اور پرمیشور گیان کی غیر مخلوق بانی ہیں۔ صرف وہی حقیقی الہام ہیں۔ ان میں پرمیشور کی مرضی آدم زاد پر بخوبی ظاہر ہوتی ہے۔ اِن میں تمام قسم کا علم بھرا ہوا ہے۔ **عقلی - اخلاقی - طبعی** - اور اِن میں تمام نادر اشیائے کا جن کو اُن لوگوں نے جو برکاتِ وید سے مشرّف نہیں ہوئے۔ **کیمسٹری** (علمِ کیمیا) **فیزی اولوجی** (علمِ موجودات) **فیلولوجی** (علمِ زباں دانی) **جی اولوجی** (علمِ زمین) **نیچرال سائینس** (علمِ طبعیات) اور دیگر علوم میں چھان بین کرکے بکمال آہستگی و بمشکل تمام سیکھا ہے۔ کامل اور حقیقی بیان ہے۔ اور وہ جن پر ہم زمانہ حال کی ایجاد جان کر فخر کرتے ہیں در اصل اختراعات

نہیں۔ سٹیم انجن (دخانی کل) ریل گاڑی تار برقی وغیرہ وغیرہ کا بہت عرصہ سے وید میں ذکر ہے۔ چونکہ وید پرمیشور گیان کی بانی ہے جس کے سامنے تمام علمِ انسانی کیا حقیقت رکھتا ہے بلکہ اِس کا ایک پاسنگ بھی نہیں۔ اِس لئے خود بخود ثابت ہوتا ہے کہ دنیا مین یا اس سے باہر کوئی ایسی چیز نہیں جسکا بیان اِس مقدس کتاب میں نہ ہو یا جو اِس ہیں مندرج نہو۔ وید فی الحقیقت صفحۂ ہستی کی ہر ایک شے کے کماحقہ اور کامل بیان کا سنکھشیپ پستک (یعنے خلاصہ) ہے جغرافیہ اور تواریخ وید کی صداقت اور فضیلت کے شاہد ہیں۔ اور "فی الحقیقت" آریہ لوگ کہتے ہیں "یہ اکاش (آسمان) پر لکھی ہوئے ہیں۔ پانیوں میں چمک رہے ہیں طوفان اور مینہہ میں انکا پرکاش ہے۔ بادِ صبا کی ہر ایک رمق کے ساتھ پرگٹ ہو رہے ہیں۔ پہاڑوں کی چوٹیوں پر مثل اختر تاباں و درخشاں ہیں فی الجملہ تمام دنیا ان سے معمور ہے" اِن کی کوئی بات عقل و قوانینِ قدرت کے خلاف نہیں۔ آدمی صرف اِنہیں کے حلقہ بگوش ہونے سے خدا کو پاسکتا ہے۔ اور کتابوں میں جو کچھ اِن سے ملتا ہے وہ صحیح ہے۔ باقی تمام غلط۔ برہما نے ویدیگ کا طریقہ سکھلانیکے لئے عنایت کئے (دیکھو دیانندجی کا ستیارتھ پرکاش اور تمہیدِ وید)

وہ ثبوت جو ہمارے آریا احباب اپنے اِن دعووں کی تائید میں پیش کرتے ہیں خود وید اور منو سنہتا کے بیانات ہیں جو ذیل میں ہدیۂ

ناظرین کئے جاتے ہیں -

(۱) ویدوں کا منجانب پرمیشور ہونا

اول - رگ وید - بہاگ ۲ - منتر ۷ صفحہ ۳۴۹

"شام وید - رگ وید - یجر وید - اس خدا سے آئے ہیں جسکی شان کے لئے تمام تعریف شایاں ہے"

دوم - یجر وید کا ستاپتھا برہمنا

"رگ - یجر - شام - اتھرو - وید اس پرمیشور کی سانس سے نکلے ہیں جو کہ سب سے بزرگ ہے"

سوم - منو سنہتا - ادّھاے ۱ - شلوک ۲۲

"رگ وید - اگنی سے نکلا ہے - یجر وایو سے - شام سوریہ سے"

چہارم - شریرک - ادّھاے ۱ - پاد ۳ - سوتر ۱۹

"پس یہ وید انادی ہے"

پنجم - مہابھارت (دیکھو دیانندجی کی تمہید وید)

"جب دنیا کا ناش ہو جائیگا وید پرمیشور کے پاس چلے جائینگے کیونکہ وہ اس سے آئے ہیں اور جب وہ دنیا کو از سر نو رچیگا تو رشی لوگ پرمیشور کے حکم سے تپسیا کرینگے اور پھر ویدوں کو پالینگے"

ششم - دیگر حوالجات مرقومہ ذیل ہیں

منوسنہتا - ادھیائے ۲ شلوک ۲۸ - ۱۱۸

" " ۳ " ۱ - ۲۷۵

" " ۴ " ۱۲۳

" " ۸ " ۱۱ - ۹۴

اِسوقت ہم ویدوں کے منجانب پرمیشور ہونے پر بحث نہیں کرینگے اور
نہ ہی اس مسئلہ پر گفتگو ہوگی کہ وید آدم زاد کے لئے خدا کا الہام ہیں اس
مضمون پر آیندہ لکچروں میں کماحقہ بحث ہوگی - ہم بغور تمام
دیکھینگے - کہ ویدوں میں سچے الہام کی علامات ملتی ہیں یا نہیں اور
اس سلسلہ کے لکچر نمبر ۳ میں خاص کر یہی بات کہ "آیا وید پرمیشور
گیان کی غیر مخلوق اور انادی بانی ہے یا نہیں" ہمارا مضمون بحث
ہوگی -

اس لئے وید کے منجانب پرمیشور ہونیکے مسئلہ کو آئندہ پر ملتوی
رکھکر اب ہم بہ تفصیل آریوں کے دوسرے دعوے - قدامت وید
(یعنی یہ کہ ویدوں کو اس دنیا میں آئے ہوئے ایک نہایت ہی عرصہ دراز
گذرا ہے) پر غور کرینگے -

قدامت وید

یہی مسئلہ (قدامت وید) ہے جو اب ہمارے لکچر کا خاص مضمون
ہوگا -

والّاہم بعینہ وہ دلایل بیان کریں گے جو آریا لوگ پیش کرتے ہیں اور پھر
اِن کی تردید میں نامی گرامی پنڈتوں کا حوالہ دیں گے جو کہ قریب دو ہزار
برس سے زیادہ گذرے ہیں کہ زندہ تھے۔ تا کہ ہمارے آریا احباب یہ خیال
نہ کریں کہ وہ دلایل ہماری اپنی ساخت ہیں۔ اور اِسی لئے ہم نے وہ حوالجات
پیش نہیں کئے جو مغربی تحقیقات کا ظہور ہیں۔ بلکہ ہم نے شرقی کتبِ
متداولہ اور مستند حوالجات کے احاطہ سے قدم باہر نہیں رکھا۔ پس جو
شہادت کہ ہم پیش کریں گے اُس کا ماخذ (جیسا کہ آریوں کے دماغ میں سمایا ہے)
عیسائیوں کا کینہ و شرارت نہیں۔ بلکہ وہ خود مسیح کی پیدایش سے پیشتر
خود آریوں کی تحریر ہے۔

وہ زمانہ کہ جب سے وید اس دنیا میں آئے۔ نہایت ہی دراز ہے
یعنے ایک ہرب ۹۶ کروڑ ۸ لاکھ ۵۲ ہزار ۹ سو ۷۵ یعنی ایک کھرب
۹۶ کروڑ ۸ لاکھ ۵۲ ہزار ۹ سو ۷۵ برس کا عرصہ گزرا ہے (دیکھو
دیانندجی کی ویدوں پر تفسیر)

اس حیرت انگیز بیان کے دو ثبوت پیش کئے گئے ہیں

اول - منوسنہتا - ادّہیائے ۱ شلوک ۶۴ - ۷۵

دوم - برہمنوں کا تیتھی پتر یعنے روزنامچہ

پنڈت دیانندجی اکثر منوجی کا پرمان دیتے ہیں اور اُن پر اُن کا بڑا دارومدار
ہے۔ اِس لئے تب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا منوجی کی شہادت
قابلِ اعتبار ہے یا نہیں۔ وہ اپنی سنہتا میں بیان فرماتے ہیں جیسے

پہلے ست جگ کے دس ہزار برس گذر گئے ہیں اور ماہ بہادوں کے بھی پندرہ یوم منقضی ہو گئے۔ تب منو نے دہرم شاستر ختم کیا - اور یہ برہما کے حکم سے ہوا"۔ اِس لئے منو سنہتا کو لکھے ہوئے نہایت ہی دراز عرصہ گذرا ہے۔

مگر یہ بڑے تعجب کا مقام ہے کہ وہ راجہ اور رشی جنکا اِس کتاب میں ذکر ہے کوئی بہت عرصہ نہیں گذرا کہ زندہ تھے - راجاؤں میں سے مشہور نام جنجتی - نوھ - پرتھو ہیں - اور رشیوں میں وشوامتر - اجی گرتا - وشِست - اور - بھرو واجا نامی اشخاص گذرے ہیں -

الغرض اِس کتاب میں اُن اشخاص کے نام مندرج ہیں جو اِس زمانہ سے صدہا سال بعد گذرے ہیں[۱] - چونکہ ویانند اور اُس کے مقلدین امکانِ معجزات نہیں مانتے - تو بس پھر اِس بات کو کیونکر درست مان سکتے ہیں - یا تو وہ اِس بات کو معجزہ تسلیم کریں اور یا وہ منوجی کی شہادت کا نام نہ لیں - اگر وہ اِس کو معجزہ مانیں تو اُنہیں منو جی کے دوسرے معجزیہ بیانات کو بھی تسلیم کرنا پڑے گا - ایک اُن میں سے ایک آدمی بنام ہرن قصب کی طرف منسوب ہے - منوجی اِس شخص کی بابت یوں بیان کرتے ہیں کہ وہ اِس قدر دراز قامت تھا کہ اُس کی کمر سورج کے برابر پونہچتی تھی اور اُس کا باقی جسم

[۱] جس میں اُس کا لکھا جانا مراد ہے۔

اس سے آگے نکل گیا ہوا تھا۔ منوجی کی شہادت اسیقدر بس ہوگی۔

ویدوں کی شہادت اپنے حق میں بجز کوئی مستحکم ثبوت جائز نہیں منوجی زمانہ وید سے بہت عرصہ بعد ہوئے ہیں۔ اس لئے وہ بھی گواہی دینے کے حق دار نہیں ٹھہر سکتے۔ کیونکہ وہ شروع میں موجود نہ تھے کہ اُنہوں نے دیکھا ہوتا کہ وید کب دنیا میں آئے اور کیا واقع ہوا۔

دوسرا ثبوت برہمنوں کے تنیتھی پتر سے پیش کیا جاتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ جب سے دنیا کا آغاز ہوا ہے۔ تب سے برہمن روزمرہ کے واقعات قلمبند کرتے چلے آئے ہیں۔ ہر ایک بات جو واقع ہوتی تھی کمال خبرداری سے اس روزنامچہ میں مندرج کی جاتی تھی۔ یہ ہمیں کروڑ ہا سال گذشتہ زمانے کی سیر کراتا ہے اور آخرکار دکھلاتا ہے کہ وید اتنے قدیم ہیں جتنے کہ پنڈت دیانند جی بیان فرماتے ہیں۔ چونکہ اس روزنامچہ میں دنیا کے آغاز سے ایک دن بھی ضایع نہیں گیا تو پھر اس کی نوشت میں کسی غلطی کا احتمال ممکن نہیں۔

برہمنوں کے روزنامچے کا ثبوت بالکل لغو و ہیچ ہے۔ کیونکہ یہ مشہور اور امر مسلم بات ہے کہ اصلی روزنامچہ (بنتھی پتر) راجہ بھوج کے زمانے سے چارسو برس پہلے یعنے ہندوستان میں بدھ مت کے زمانۂ عروج میں گم ہوگیا تھا۔ وہ روزنامچہ جو اب برہمنوں کے پاس ہے ذرا

سی بھی اعتبار کے لایق نہیں ہے اس کی بڑی جز منو سنہتا سے تالیف کی گئی ہے۔

اس میں شک نہیں کہ اس میں آسمانی اور دنیوی چیزوں۔ زمانہ قدیم کے بادشاہوں اور بڑے بڑے آدمیوں کا۔ اور ان واقعات کا جو صدہا سال گذرے ظہور میں آئے۔ بیان ہے۔ مگر بڑی حیرت کی بات ہے کہ اس میں **اسکندر اعظم** کا تو کہیں نام تک بھی نہیں لکھا۔

خیال کیا جاتا ہے کہ اس بادشاہ نے اپنے ہندوستان کے حملہ اور فتح میں بہت سے کارہائے نمایاں کئے۔ عموماً یہ ایک قابلِ یادداشت واقعہ خیال کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد ایک سو پچاس سال سے زیادہ عرصہ تک یونانی سلاطین کا ہند میں دور دورہ رہا۔ جس کی شہادت ان سکوں سے جو ابھی تھوڑے عرصہ سے ظاہر ہوئے ہیں۔ ملتی ہے۔ اس معتبر ہونا چہ میں جو ہم کو تاریخ وار پیچھے بیدائش کے آغاز تک لیجاتا ہے اس زمانہ کے (جو بمقابلہ اس کے بہت تازہ ہے) ان قابلِ یاد واقعات کی نسبت مطلقاً کوئی نوشت یا اشارہ بھی نہیں ملتا۔

ویدوں کے نہایت قدیم ہونے کے بارے میں آریوں کے دعووں اور دلائل پر اتنا ہی کہنا بس ہوگا۔

زمانہ سلف میں بھی بہت آدمیوں نے ویدوں کو خدا کا کلام ماننے سے انکار کیا۔ فی الحقیقت اسوقت تمام **ہندوستان** نے ویدمت

کو بالکل تیاگ دیا تھا۔ اور صدیوں تک بدھ مت کا ڈنکا بجتا رہا۔

بدھ جی جو کہ قدیم پنڈتوں میں مشہور و معروف آدمی گذرے ہیں بدھ شاستر (ادہیائے ۲۔ سوترا) میں فرماتے ہیں۔

"چونکہ ان کے وقت کے میعاد غلط ہے۔ اور ان میں پرمیشور کے نشان نہیں اور وہ خلافِ عقل ہیں۔ اس لئے وید پرمیشور کا کلام نہیں ہو سکتے" وہ تاریخ جو آریہ بتلاتے ہیں خلافِ قیاس اور برعکس اِتیہاس (تواریخ) ہے"۔

یہ تاریخ اُس بنساولی (کرسی نامہ) کے خلاف بیان کرتی ہے جو والمیک جی نے رامائن کے بال کانڈ میں لکھی ہے۔

اس میں وششٹ (رام چندر جی کے گھرانے کا پروہت) راجہ جنک (رام چندر جی کے سسر) کو سیتا جی کے ساتھ رامچندر جی کی شادی کے موقع پر رام چندر جی کی حسب و نسب بتلاتا ہے اس پر سدانند (راجہ جنک کا پروہت) رام چندر جی کے باپ راجہ جسرت سے راجہ جنک کی نسب بہ تفصیل برہما۔ سورج ماں اور چندر ماں سے بیان کرتا ہے۔

ایک برہمن مسمے بہ کرتک تیرتھ نے اس نسب نامہ پر ایک شرع لکھی ہی اُس نے اپنی کتاب میں بہت سی قدیم تواریخوں کے حوالے دئے ہیں۔ اِس کتاب سے راجہ شب پرشاد نے اپنی کتاب بنام اِتیہاس تمر نشک تالیف کی ہے۔

اور باقیون کی رد کیجاے گی یگ و لکت کے دھرم شاستر

مین اسبارہ مین یہ قانون مسطور و مسلم ہے کہ جہان کہین وید اور

دھرم شاسترون مین اختلاف ہو - تو وید سچے مانے جائینگے

اور دوسرے رد کیئے جائینگے - اور جس جگہ پران اور دھرم شاستر

مین نااتفاقی ہو تو دھرم شاستر صحیح اور وہ غلط ٹھہرینگے - اور

جہان کہین دھرم شاسترون ہی مین اختلاف ہو تو وہان

وہ سچا مانا جائیگا - جس کو بزرگون نے صحیح تسلیم کیا ہو -

اب دیانند جی کے اس بیان کی (کہ ازمنۂ قدیم مین آدمیون کی

عمر بہت بڑی ہوتی تھی) بے بنیادی تمام پر ظاہر ہو جائیگی - یہ ان

بے بنیاد بیانات کا ایک عمدہ نمونہ ہے جو آریہ لوگ کمال دلیری سے

اپنے مت کے نام پر بیان کرتے ہین - اور جن کو ان کے پیرو بغیر تحقیق

نگل جاتے ہین اگرچہ وہ عقل اور ان کتابون کے صریح بیان کے برخلاف

ہین جن کو وہ خدا کا کلام مانتے ہین -

پس ایک حساب سے اس زمانہ سے لیکر جب برہما جی نے انسان

کو پیدا کیا - آج تک ۱۹۸۴ برس ہوتے ہین اور خود دیانند

جی کے بیان کے بموجب ممکن نہین کہ ۴۶۹۷ برس سے زیادہ نکل

سکین - مگر اس بات کے تسلیم کرنے کے لیئے کافی دلیل ہے کہ ۱۹۸۴

برس بہت زیادہ عرصہ ہے - کیونکہ ہم بادشاہون کے نسب نامہ کو اپنا

رہنما مانکر ۲۰ برس کی اوسط عمر انسان کی خیال کر سکتے ہین جبکہ وہ حساب

اولاد ہوتا ہے - اگر ہم اس بنیاد پر حساب کریں تو ۱۱۵ پشتوں
کے ۲۳۰۰ برس کے قریب ہوتے ہیں - اس میں اگر ہم وہ زمانہ
جو راجہ بکرماجیت کے عہد سے لیکر اب تک گذرا ہے جمع کریں تو
کل برس دنیا کی پیدائش سے آجتک ۴۲۴۴ برس ہوتے ہیں [۱]
وہ زمانہ جو دیانندجی ویدوں کی نسبت بتلاتے ہیں فضول ہی
نہیں بلکہ لغو ہے - اور ویدوں کا دنیا کی پیدائش سے پہلے دنیا
میں آنا تو ممکن ہی نہیں - اور یہ بھی ہم دیکھ چکے ہیں کہ خود آریا
اسنادے کے مطابق دنیا کو ویرانۂ نیستی سے خانۂ ہستی میں آئے ہوئے
بجائے برند اور کروڑ سالوں کے صرف ۴۲۴۴ سال
گذرے ہیں -

آریوں کے اِس بیان کی کہ ویدوں کو اس دنیا میں آئے ہوئے
ایک برند ۹۶ کروڑ - ۸ لاکھ - ۵۲ ہزار ۹ سو ۷۵ سال گذرے
ہیں تحقیق کر کے اب ہم پھر سوچتے ہیں کہ ویدوں کی اصلی قدامت
کتنی ہی بکثرت شہادتیں مل سکتی ہیں جو ہم کو ایک نتیجہ پر لا سکتی ہیں
ویدوں میں سب سے قدیمی رگ وید ہے - اور باقی تین اس
سے پیچھے کے ہیں فی الحقیقت بہت جگہ اسی میں سے اقتباس
کئے گئے ہیں - لہذا اب ہم رگ وید ہی کی قدامت پر
خیال کریں گے -

[۱] یہ بات علم جیوجی اولوجی کی تعلیم - اور سائنس دانوں کے خیالات سے متفق ہے -

اس وید کا پہلا منتر وشوامتر کے بیٹے مدھوچھنداس کی تصنیف ہے اور آخری منتر ایک رشی بنام آر گومرکھن کا بنایا ہوا ہے ۔ پس رگ وید اُس کے زمانہ کے بیچ کی تصنیف ہے جو مدھوچھنداس اور آر گومرکھن کے درمیان گذرا ہے ۔ کیونکہ پہلے نے شروع کا منتر اور دوسرے نے انجام کا منتر لکھا ہے ۔

درمیانی حصہ بہت سے مختلف رشیوں کی تصنیف ہے ہم ضمیمہ میں ان کے نام اور ویدوں کے ان منتروں کی فہرست نذر ناظرین کریں گے جو انہوں نے بنائے ہیں ۔ تاکہ کسی کو اس میں شک وشبہ باقی نہ رہے ۔

مدھوچھنداس جس نے کہ پہلا منتر تصنیف کیا ۔ رامچندر جی کے زمانے میں گذرا ہے ۔ اس لئے رگ وید کے آغاز کی تاریخ اس زمانہ سے شروع ہوتی ہے ۔ رامچندر جی سے سمت تک جیسا کہ ہم پیشتر ذکر کر آئے ہیں کل ۷۶ پشتیں ہیں ۔ اس سے ۱۱۴۰ برس کا عرصہ نکلتا ہے اس میں اگر وہ زمانہ جو راجہ بکرماجیت کے عہد سے اب تک منقضی ہوا ہے جمع کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ آج کے دن تک ۳ہزار ۱۴ سال ہوتے ہیں جبکہ رگ وید شروع ہوا تھا ۔

رگ وید کے دوسرے بھاگ میں پرامر رشی کے

منترہیں اور اسباب کا جاننا کہ وہ کس زمانہ مین موجو تھا کوئی
مشکل بات نہیں کیونکہ اسکا بیٹا بیاس جی ایک بہت مشہور
ومعروف آدمی گذرا ہے۔ انہون نے ایک اعلےٰ درجہ کی
مشہور کتاب لکھی ہے جس کا نام ویدانت درشن ہے
وہ اپنی کتاب مین ایسی خاص باتون کا ذکر کرتے ہین جن سے بخوبی
واضح ہوتا ہے۔ کہ وہ کس زمانہ مین موجود تھے۔
ویدانت درشن۔ ادہیاے ۲۔ پاد ۲۔ سوتر ۲۲
۲۸ تک ویاس جی بدھ مت کے اصولات کا تذکرہ کرتے
ہیں۔ اب ہم جانتے ہیں کہ بدھ جی راجہ بکرماجیت کے سمت
سے ۵۷۴ برس پہلے ہوے ہیں (خداوند یسوع مسیح سے ۶۳۲ برس
پیشتر) اسوقت راجہ چندر گپت کا راج تھا۔ اور بدھ جی نے
اس کو اپنے مذہب کا پیرو بنا لیا تھا۔ اس طرح سے ہم بدھ جی کا
زمانہ معلوم کرکے بیاس جی کی طرف چلتے ہین۔ اس میں شک
نہیں کہ وہ بدھ جی کے پیچھے گذرے ہین۔ کیونکہ انہوں نے بدھ مت
کے خلاف لکھا ہے پتنجلی رشی نے ایک کتاب موسوم یوگ
درشن لکھی ہے جس میں اس نے پانننی کی دیاکرن (گرامر)
کی ادہیاے ۲۔ پاد ۴۔ سوتر ۲۳۔ پر شرح کرتے ہوئے کہا کہ۔ راجہ کو
ایسی مجالس قایم کرنی چاہئیں جیسی کہ راجہ چندر گپت نے
کین۔ پس ہم دیکھتے ہیں کہ پتنجلی اپنے یوگ درشن میں راجہ

کرتک نیر تھہ دیا نند جی سے کہیں بڑھ کر پنڈت گذرے ہیں وہ کہتے ہین کہ برہما جی سے رامچندر جی تک ۵۹ پشتیں گذری ہین اور رامچندر جی سے سُمِتر تک ۵۶ پشت اور یہ سُمِتر راجہ بکرماجیت کے زمانے مین زندہ تھا - پس برہما سے لیکر سُمِتر تک ۱۱۵ پشت ہوتی ہیں - اب اگر مان لیا جاسے کہ آدمی کی ۲۵ برس کی عمر مین اس کے ہاں اولاد پیدا ہوتی ہے تو اس حساب سے کل ۲۸۷۵ سال نکلتے ہیں - اس مین اگر ۱۹۴۴ برس یعنے وہ سال جو راجہ بکرماجیت کے عہد سے لیکر اب تک گذرے ہیں - جمع کریں تو کل زمانہ اب تک ۴۸۱۹ برس ہوگا - پس یہ وہ زمانہ ہے جو برہما جی کے دنیا پیدا کرنے سے لیکر آج تک منقضی ہوا ہے - برہما جی سے کرشن جی تک ۶۶ پشت ہوتی ہیں - رامچندر جی - کرشن جی سے سات پشت پہلے گذرے ہین - مگر برہمن اپنے معمولی مبالغہ سے جو کہ وہ وقت کی نسبت کیا کرتے ہیں - ان مین آٹھ لاکھ برس کا فرق بتلاتے ہیں - لیکن اس بات کو پایہ ثبوت تک پہونچانا ان کے لئے ایک امر محال ہے کہ نارد - درباشٹا - پرسرام - اور وشوامتر رامچندر جی اور کرشن جی دونو کے زمانے مین کیونکر گذرے ہین - جیسا کہ رجبت رنگنی اور رشٹت رنگنی سے ثابت ہوتا ہے جو آریوں کا اعتراض ہے کہ آدمی کے صاحب اولاد ہونے کی

عمر پچیس سال خیال نہین کرنی چاہئے۔

پنڈت دیانندجی کا قول ہے کہ زمانہ قدیم مین آریا لوگ ۴۸ برس کی عمر فقط وید پڑھنے کی خاطر عالم تجرید میں بسر کرتے تھے اور یہ کہ ہرایک وید کی تدریس میں بارہ سال صرف ہوتے تھے - پنڈت جی کی یہ بات بالکل غلط ہے - لیکن اس وقت ہم اس کو دلیل کی خاطر مان لیتے ہیں اور تسلیم کر لیتے ہیں کہ ایسا ہی تھا - تب یہ گمان ہو سکتا ہے کہ آدمی کی پچاس برس کی عمر میں لڑکا پیدا ہوتا ہوگا - پھر اگر اس حساب سے بھی ۱۱۵ پشت کے سالوں کا تخمینہ لگائیں تو ۵۰۰۰ سال سے زیادہ عرصہ نہ نکلے گا - اس میں ۱۹۴۴ برس (یعنے وہ زمانہ جو بکرماجیت سے لیکر اب تک گذرا ہے) ملانے سے معلوم ہوتا ہے کہ کل میزان ۶۹۴۴ ہوتی ہے - اس میں برند - کروڑ - اور لاکھوں کی گنجائش کہاں - خود دیانندجی کے اپنے بیان کے مطابق یہ بات ناممکن ہے -

دراصل آریہ ۴۸ برس کی عمر تک مجرد نہیں رہتے تھے - راجاؤں میں راجہ رام چندرجی بڑے گذرے ہیں - اور اُن کی شادی ۱۴ برس کی عمر میں ہوئی تھی - اور یہ ایک تواریخی بات ہے - کرشن جی کی شادی ۱۳ برس کی عمر میں ہوئی - آریوں کے زمانہ قدیم میں مجرد رہنے کے بارے میں منوجی ایک جگہ تو فرماتے

ہین کہ آدمی کو وید پڑھنے کے لئے ۳۶ برس تجرید مین صرف کرنے چاہئے پھر دوسری جگہ ۱۸ سال فرماتے ہین اور تیسری جگہ فقط ۹ برس - اور آخر کار ان کا یہ فرمان ہے کہ آدمی کو فقط اتنا ہی عرصہ مجرد رہنا چاہئے جتنا کہ اسے ضرور ہو - ان وجوہات کی روسے ہم دیانند جی کے بیان کو تسلیم نہین کرسکتے -

دیانند جی کا بیان - خلافِ عقل ہے - کیونکہ ایک آدمی اسی وقت سے جب کہ وہ پیدا ہو - وید کا پڑھنا شروع نہین کرسکتا - اگر ہر ایک وید پڑھنے کے لئے اس کے ۱۲ برس صرف ہوتے ہوں تو اس کام کے لئے کل ۴۸ برس درکار ہوں گے - اِس لئے ہمیں زمانہ لڑکپن کے ۱۲ یا ۱۵ سال اسمین اَور جمع کرنے پڑین گے جو کہ مطالعہ وید مین مشغول ہونے سے پہلے گذر چکے ہیں - پس معلوم ہوتا ہے - کہ اس حساب سے آدمی کی عمر شادی کرنے سے پہلے قریب ۶۰ یا ۶۳ برس کے ہوتی ہوگی - اور اس کی ۶۵ یا زیادہ برس کی عمر میں اس کے ہاں لڑکا بالا پیدا ہوتا ہوگا - مگر اس عمر مین انسان شادی کرنے اور خاندان کے ساتھ رہنے اور اس کی پرورش کرنے - کا خیال نہیں کرتا - بلکہ زیادہ تر اس کا خیال مرنے اور دنیائے فانی سے کوچ کرنے کا ہوتا ہے - نیز اگر یہ قدیم آریہ از روے طاقتِ جسمانی اولاد پیدا کرنے کے قابل ہوتے بھی ہوں گے تو ان لڑکے بالوں کی پرورش کس طرح ہوتی ہوگی اور اس حساب سے تو بہت ہی قلیل عرصہ مین آریا نسل معدوم

ہوگئی ہوتی -

ایک اور بیان جو آریا لوگ اس بارے مین بطور ثبوت پیش کرتے ہین - یہ ہے کہ اُن قدیم زمانون مین انسان کی عمر اس زمانہ کی نسبت بہت دراز ہوتی تھی - مہابھارت - رامائن اور پرانون مین آدمی کی عمر لکھوکھا سال بیان کی گئی ہے - منو سنہتا مین چار جگون کے مطابق انسان کی زندگی کی [illegible] لکھی ہے - ست جگ مین ۴۰۰ برس دواپر جگ مین ۳۰۰ تریتا جگ مین ۲۰۰ کل جگ مین ۱۰۰ باوجودیکہ منوجی فرماتے ہین کہ کسی جگ مین آدمی کی عمر ۱۰۰ برس سے زیادہ نہ ہوتی تھی -

آریون کے اس فضول دعوے کا بطلان خود مقدس ویدون ہی مین پایا جاتا ہے کیونکہ رگ وید اور یجروید مین انسان کی عمر سو برس مذکور ہے -

یجروید کے کھٹک بھاگ - ولی ۱ - منتر ۲ مین زندگی انسان کی میعاد ۱۰۰ برس لکھی ہے - رگ وید - بھاگ ۲ - منتر ۴ پنتہ ۵، ۷ مین آدمی کی عمر پھر ۱۰۰ برس ہی بیان کی گئی ہے - فی الحقیقت یہ بات رگ وید مین ۱۳ مرتبہ مذکور ہے -

اس لئے ثابت ہوتا ہے کہ مہابھارت - رامائن - پران - دھرم شاستر - اور ویدون کی شہادت اس بارے مین متفق نہیں ہے مگر اسبات کی کچھ پرواہ نہیں کیونکہ ویدون کی گواہی سچی مانی جائیگی

چندر گپت کا ذکر کرتا ہے اور پھر بیاس جی اس کتاب پر تفسیر
لکھتے ہیں - اس لئے اس سے بخوبی واضح ہوتا ہے کہ بیاس جی
بدھ جی اور راجہ چندر گپت کے زمانہ کے بعد ہوئے ہیں -
لیکن ان کا باپ پراسر رشی ٹھیک اُسوقت کے قریب زندہ تھا -
اب رگ وید کے آخری حصّے میں پراسر کے منتر ہیں اسلئے
ان کی تاریخ قریب اُس وقت کے نکلتی ہے یا دوسرے الفاظ میں جس کے
معنے یہ ہیں کہ اگر ہم آجتک وہ سال جمع کر کے جو بکرماجیت سے
لیکر اب تک گذشت ہوئے ہیں حساب لگائیں تو معلوم ہوتا ہے کہ
اُسوقت سے لیکر جب کہ رگ وید کے آخری حصہ کے منتر لکھے گئے
۱۹۴۴ برس ہوتے ہیں -
پس معلوم ہوتا ہے کہ ۴۶۰۳ برس گذرے ہیں کہ رگ وید شروع
ہوا - اور ۱۹۴۴ سال منقضی ہوئے کہ وہ ختم ہو گیا - یہ بہت
شخصوں کی تصنیف ہے - اور اس کی تصنیف ۵۴۶ برس کے
عرصہ میں ختم ہوئی -
آریا کہتے ہیں کہ یہ رشی اُس وید کے (جو کہ انادی ہے) مصنف نہ

یہ مدت اس عرصہ سے بالکل ملتی ہے جو مغربی عالموں نے رگ وید کی خوب
چھان بین کے بعد نکالا ہے - وہ عرصہ جو یہاں بیان کیا گیا ہے قریباً وہی
ہے جو میکس مولر صاحب نے اس وید کی نسبت مقرر کیا ہے اور جس کو تمام
یورپین محقق تسلیم کرتے ہیں -

تھے - وہ فقط اس کے ماننے والے تھے نہ کہ اُس کے بانی اور مصنف -

یہ ایک اور بیان ہے جو آریہ انہیں کتابوں کی تعلیم کے برخلاف بتلاتے ہیں جن کو وہ مقدس مانتے ہیں - کیونکہ خود ویدوں میں رشیوں کی دو جماعتوں کا برابر تذکرہ ہے - یعنے ان کا جنہوں نے ویدوں کو تصنیف کیا اور ان کا جنہوں نے ان کو مانا - مثلاً یجروید کے تیئ ترا برہمنا صفحہ ۳۶۵ منتر ۲۲ میں لکھا ہے - "میں ان رشیوں کو دھن باد دیتا ہوں جنہوں نے ویدوں کو بنایا - دوسری جگہ میں مرقوم ہے" میں اُن رشیوں کو دھن باد دیتا ہوں - جنہوں نے ویدوں کو مانا (یعنے ان پر عمل کیا)" اور اور فقرات یہ ہیں - "ایسا ہو کر وہ رشی جنہوں نے وید بنائے اور رشی جنہوں نے ویدونکو مانا - ہمیشہ میری طرف لگے رہیں" - "میں کبھی اُن رشیوں کو جنہوں نے ویدوں کو بنایا اور اُن رشیوں کو جنہوں نے ویدوں کو مانا - نہیں چھوڑونگا

اس سلسلہ کے لکچر نمبر ۴ میں اس امر پر بہ تفصیل بحث کی جائیگی -

خود وید ہی آریوں کے اس بیان پر حرف لاتے ہیں - اگر انہیں اپنی کتب مقدسہ سے پوری پوری واقفیت ہو - تو ایسے ایسے صریح غلط بیانات کبھی پیش نہ کیا کریں -

ہم ویدوں کے آغاز اور قدامت کے بارسے میں آریا بیانات

سن چکے ہیں۔ شاید ان سے بڑھکر بے بنیاد بیانات کہیں اور نہ ملینگے۔ یہ تعجب کی بات ہے کہ کس طرح دانا آدمی انہیں مطابقِ عقل و مذہب بیان کرتے ہیں۔ ویدوں کی تعلیم اور ان کے اصولات پر ہم آیندہ لیکچروں میں بحث کریں گے۔

خاتمہ میں رگ وید کے بڑے بڑے منتروں کی تفصیل بمعہ نام مصنفاں ایک فہرست میں ہدیۂ ناظرین کرکے اس لیکچر کو ختم کرتے ہیں ✤

فہرست رگ وید کے بڑے بڑے منتروں کی

حصہ	ادہاے	سوکت	نام مصنف	کیفیت
اشٹکا اول	پہلا	۱-۱۰ تک	مدہوچھنداس	وشوامتر کا بیٹا
	″	۱۱	جیتری	مدہوچہنداس کا بیٹا
منڈل پہلا	پہلا	۱۲-۱۹ تک	مِدھاتیتی	کانوا کا بیٹا
	دوسرا	۲۰-۲۳ تک	ایضاً	ایضاً
	″	۲۴-۳۰ تک	سنہاسی پس	اجی گرتا کا بیٹا جسکو اسکے باپ نے سَتو گائے لیکر انسانی قربانی کیواسطے بیچڈالا تھا جسکا ذکر برت جا برہمن نے اترا برہمن میں کیا ہے اور نیز جسکا ذکر راماین کے بال کانڈ میں ہوا ہے جسکا ذکر اکثر پرانوں میں ملتا ہے۔
	تیسرا	۳۱-۳۵ تک	ہرنستوپا	
	″	۳۶-۴۳ تک	کانوا	گھورا کا بیٹا
	چوتھا	۴۴-۵۰ تک	پرس کانوا	کنوا کا بیٹا
	″	۵۱-۵۴ تک	سَوَیَا	انگرس کا بیٹا
	پانچواں	۵۷-۶۴ تک	نُودھاس	گوتم کا بیٹا
	″	۶۵-۷۳ تک	پَراشر	وِشِشٹ کے بیٹے سکتی کا بیٹا
	چھٹا	۷۴-۹۳	گوتم	رہوگن کا بیٹا
	ساتواں	۹۴-۹۸	کُتسا یا کتس	انگرس کا بیٹا
		۹۹	کسیاپا	مریچی کا بیٹا

حصہ	ادھیائے	سوکت	نام مصنف	کیفیت
		۱۰۰	ورشگر کے بیٹے	راجہ ورشگر کے پانچ بیٹوں کی تصنیف ہے جنکے نام یہ تھے امبرس، شادیو، بھیامن، سرادہاس
	آٹھواں	۱۰۱-۱۱۵	کتسا یا کتس	
		۱۱۶-۱۲۱	گگشوت	
اشٹکا دوم	پھلا	۱۲۲-۱۲۶	ایضاً	
منڈل اول	دوسرا	۱۲۷-۱۲۹	پروچھپ	دیوداس کا بیٹا
	تیسرا	۱۴۰-۱۶۴	دھرگت مس	اچتھتیا کا بیٹا
	چوتھا پانچواں	۱۶۵-۱۹۱	اگستیا	
منڈل دوم	ایضاً	۱-۳	گرت سمد	
	چھٹا	۴-۲۲	سماہنت	بھرگو کی نسل سے
	،،	۲۳-۲۶	گرت سمد	
	ساتواں	۲۷-۲۹	کرما	گرت سمد کا بیٹا
	آٹھواں	۳۰-۴۳	گرت سمد	
منڈل سوم	اول	۱-۶ تک	وشوامتر	ایک چھتری تھا
اشٹکا سوم	،،	۷-۱۲	،،	
	،،	۱۳-۱۴	رشابھا	وشوامتر کا بیٹا
	،،	۱۵-۱۶	اتکیا	کتا کو نترائیں سے
		۱۷-۱۸	کتا	وشوامتر کا بیٹا

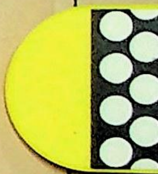
حصہ	انوواکے	سوکت	نام مصنف	کیفیت
		۱۹ - ۲۲	گھتن	وشوامتر کا بیٹا
		۲۳	دیوس رَوس	بھرت کا بیٹا
		۲۴	دیو اوتا	"
	دوسرا	۲۵ - ۳۳	وشوامتر	
		۳۴	وپلس ستدری	
		۳۵ - ۳۷	وِشوامتِر	
		۳۸	پَرجاپتی	وِشوَامتِر کا بیٹا
	تیسرا	۳۹ - ۵۳	وِشوامتِر	
	چوتھا	۵۴ - ۵۸	پَرجاپتی	
			وِشوامتِر	
منڈل چہارم	پانچواں، چھٹا، ساتواں	۱ - ۴۱	وَامدیو	
		۴۲	تَراساؤ وسیو	ایک چھتری بادشاہ تھا
		۴۳ - ۴۴	پُرسیلھا اور اَجامیلھا	سکوترا کے بیٹے
	آٹھواں	۴۵ - ۵۸	وَامدیو	
منڈل پنجم	۔	۱	بُدھا گوستھرا	اتر کی نسل سے
		۲	کُمرا وِ وریسا	"
		۳ - ۶	وَسُسُس رُتا	"
		۷ - ۸	اشا	"
اشٹکا چہارم	پہلا	۹ - ۱۰ تک	گیا	"

حصہ	ادھیائے	سوکت	نام مصنف	کیفیت
		۱۱ - ۱۴	سُشتم بھوا	اتری کی نسل سے
		۱۵	وہرنا	”
		۱۶ - ۱۷	پرو	”
		۱۸	دیویتا	”
		۱۹	وَے اَوْرِی	”
		۲۰	پرسوتس	
		۲۱	ساسا	
		۲۲	وِسوس مَن	
		۲۳	دَیومنا	
		۲۴	گوپالوینس اور لوہوپائنیس	چار رشی
		۲۵ - ۲۶	وسُویَس	اتری کی نسل سے
		۲۷	اِترَیا رُونا	۳ راجہ
		۲۸	وِس وَرا	ایک عورت اتری خاندان کی
		۲۹	گورُوتی	سکتی کی نسل سے
		۳۰	بھابھرد	
		۳۱	اَوَشیو	اتری کی نسل سے
		۳۲	گَتوا	
	دوسرا	۳۳ - ۳۴	سمونزنا	
		۳۵	پربھووسا	

حصہ	ادّھیائے	سوکت	نام مصنف	کیفیت
		۳۷ - ۴۰	اتری	
		۴۱ - ۴۲	بھَوْنا	
		۴۳	ایَری	
		۴۴	اَوَتْسَرا	
		۴۵	سَدا پرنیا	
	تیسرا	۴۶	پرتیک شَترا	
		۴۷	پرتی رتھا	
		۴۸	پراتی بانو	
		۴۹	پراتبرِوابھا	
		۵۰ - ۵۱	سُوَستی	
		۵۲ - ۶۱	سیاوشوا	
		۶۲	شُرتاوِد	
	چوتھا	۶۳ - ۶۴	ارچاناناس	
		۶۵ - ۶۶	رتاہویا	
		۶۷ - ۶۸	یجتا	
		۶۹ - ۷۰	اُچکرمی	
		۷۱ - ۷۲	بھو ورکتا	
		۷۳ - ۷۴	پَوْرا	
		۷۵	اَوَسْیُو	

حصہ	انواکے	سوکت	نام مصنف	کیفیت
		۷۶ - ۷۷	بھوٗمو	
		۷۸	سپتاودری	
		۷۹ - ۸۰	ستیاس ورش	
		۸۱ - ۸۲	سیاوسس وا	
		۸۳ - ۸۴	بھَینّما	
		۸۵ - ۸۶	اِترِی	
		۸۷	اِوایمرت	
منڈل ششم	پانچواں - چھٹا ساتواں	۱ - ۳۰	بھرَدواج	بھرسپتی کا بیٹا
		۳۱ - ۳۲	سُہوترا	
		۳۳ - ۳۴	سُناہوترا	
		۳۵ - ۳۶	نَوآ	
		۳۷ - ۴۳	بھرَدواج	
		۴۴ - ۴۶	سَمیُو	
		۴۷	گرگا	
		۴۸	سَمیُو	
	آٹھواں	۴۹ - ۵۲	پجیسوان	
		۵۳ - ۶۱	بھرَدواج	

باقی منتر - پراشر - سکتی - بھرگو - ہرن گرب - امرک - یام - نرائن - دیرا منا ہتّا - اگھ مرکھن - تبشمواتنا - جمود گنی - پربت اور نارد - اور اور رشی جنکے نام بباعث کثرت اس فہرست میں نہیں آسکتے - ان میں پربت نامی بہارت کے جودھ کے وقت زندہ تھا - نارد - رام چندر جی - اور کرشن جی دونوں کے زمانے میں موجود تھا -



(ملک پنجاب)

(جسکو)

بڑی کوشش محنت سے لالہ آتمارام جی سب اسسٹنٹ ماسٹر و لالہ جاگیر چند جی پروپرائیٹر میڈیکل ہال ڈھلیکے نے سب لوگوں کے فائدہ کیلئے راجپوت پرنٹنگ ورکس لاہور میں کرپا رام پرنٹر کے اہتمام سے طبع کرایا

جنوری سنہ ۱۹۱۱ع

قیمت چار آنہ (۴)   ۱۰۰۰   بار اول

ضروری نویدن

سب بھدر پرشوں کو اوچت ہے۔ کہ اس کتاب کو خود پڑھکر
دوسروں کو اس کا اُپدیش کریں۔ تاکہ سب پرانی ماتر کا بھلا ہو۔
اور لوگ کھوٹے وستیوں سے بچکر ارتھات تمام بھرشٹاچار
ہانی کارک اتی ملین نشوں کے دوشوں کو تیاگ کرکے کیول
ایشور پرماتما سرو شکتیمان دیالو نیائےکاری کا سمرن ستیہ
شاستر اتھوا ویدکتا مہاتماؤں سنت جنوں کے ست سنگ
دوارا شرون کرکے اتھوا خود پڑھ کے اس سنسار اسار سے
پار ہوکر موکش دایک مارگ میں پرویش کریں۔ ارتھات
پرم پد مکتی کو پاویں ؛

پبلک کے خیرخواہ

آتمارام وجاگیرچند



ग्रथ शुभउपदेश

یہہ شبھ اوپدیش پستک

منگلاچرن

ओ३म् विश्वानि देव सवितुर्दुरितानि परा सुव ॥ यद्भद्रं तन्न आ सुव ॥ य॰ अ॰ ३०। मं॰ ३

ارتھ

ہے اُتّم گُن کرم سبھاؤ یُکت اُتّم گُن کرم سبھاؤوں میں پریرنا دینے والے پرمیشور آپ ہمارے سب دُشٹتا چرنوں اور دُکھوں کو دور کیجئے۔ اور جو کلیان کاری دھرم یُکت آچرن وا سُکھ ہے اُوسکو ہمارے لئے اچھی پرکار پراپتیں کیجئے۔ یجروید ادھیائے ۳۰ منتر ۳

اوادی پت سکل پت بندوں تا چت لائے
سکل میت گن (गण) پال سو شدھ سمپت ست دائے
سُر نر کے ہو دیو برھما اں تور اپار
شدھاچار سومتی (सुमति) دے سکل جنوں (जनों) کو تار
تو دایا سے جگت میں شبھ اپدیش سنچار۔
سپھل ہوئے یہہ یگ ہی سنت رام اپکار۔

بارتک (वार्तक)

پرتھم اوم ست پال دیال اکال سکھ سال کو نمسکار سرو کال ہے اے دیا میہ اوم سوم آپ روم روم میں رمے ہوئے ارنھات سرو ویاپک سرو انتریامی شبھ کامی ستیہ دھامی۔ سوامی ہو۔ آپکو بارمبار نمسکار ہے۔ آپ کی مہمان کا انت کوئی بھی شرنر منی پا نہیں سکتا۔ کیول آپ ہی اپنا انت جانتے ہو۔ آپ ہی داتاروں کے داتار اُداروں کے اودار راجاوں کے راجہ مہاراجاوں کے مہاراجہ سب کے سوامی ہو۔ تا نتے آپ سے پرارتھنا ہے۔ کہ ہم لوگوں کو شدھ بدھ اور ستیہ گیان دھیان دیجیئے۔ جن سے ہم سب آپ کی آگیا پالن ارتھات ویدانوسار شدھ آچار سنسار اتار مین من بچن کرم سے نِسدن کرتے رہیں۔ آپکا بھجن سمرن اتی پریم۔ پرتیتی سے سدا کیا کریں۔ بلکہ سرو جنوں یعنی سب جیموں میں اس اوم نام آپکا اتی سرشیٹ سرو ناموں میں اتی اوتم جیسے تاروں میں چاند سوہتا ہے۔ من میں پورو وکت یاد رکھیں انت سمیہ بھی اوم نام کا ہی اوچار ہو۔ جس سے ہم سب بھو سے پار ہوں۔ آپ کرپا کرکے ہمارا ادھار کیجیئے ۔ ۲ اوم ۔

ओ३म्

शुभोपदेशाम्

شبھ اپدیش رتن

آجکل سنسار میں اکثر تماکو آدی نشوں کا پرچار بھرشٹاچار دکار یوکت ویوہار آہار ورتمان ہے۔ انجان لوگوں کو انکا نقصان معلوم نہیں ہے۔ اس لئے پراپکار وچار کر سب کے اودّھار کے لئے یہہ شبھ اپدیش بطور سوال جواب ذیل میں لکھا جاتا ہے۔ سجن سجن جن اسکو سنیں سناویں پڑھیں پڑھاویں۔ اور من میں ذرا وچار کر ان نشوں کو جو سردا دکھدائی ہیں چھوڑدیں۔ اور دوسروں کو ان نشے تیاگ کا اپدیش کریں۔ پرمیشور دیالو سرو انترجامی ان کو لوک پرلوک میں پرم سکھ دیں گے۔ اب پرتھم تماکو کا نشیدھ پرمان انومان پرتیکش آدی سے کیا جاتا ہے۔ اس پر وچار کیجئے۔

(۱) تماکو کا نشیدھ

سوال:- اکثر لوگ حقہ پیتے (تماکو کھاتے نسوار ناک میں چڑھاتے ہیں۔ اس میں کیا نقصان ہے۔ اور دھرم یوکت کیا پاپ ہے۔ کیونکہ اس کے سیون سے تو بہت روگ بھی دور ہوتے سنے جاتے اس کا نشیدھ پرمان انومان پرتیکش سے بتلاویں۔

جواب:- اس تماکو کے کھانے بذریعہ حقہ نوشی و نسوار کے اسکا

استعمال کرنے سے درد شکم و ریزش وغیرہ چند بیماریوں کے لئے مفید سنا جاتا ہے۔ کہ اس سے یہ روگ دور ہو جاتے ہیں۔ مگر برعکس اس کے یہ سب بیماریاں دیگر شدھ پوتر ادویات سے بھی دور ہو سکتی ہیں۔ کیونکہ یہ حقہ پینا تماکو کھانا یا نسوار چڑھانا بھرشٹاچار و ویبہار ہے۔ اس لئے اس میں اول پرمان حسب ذیل لکھا جاتا ہے۔

پوستک گنیش کھنڈ ادھیائے ۲۵۔ شلوک ۱۸-۱۹ کو دیکھو۔

धूम्रपान क्रोयैवैतेयै पाप-
पुनिया। जायन्ते कुम्भीपाके-
सुभिष्टायाम जायते क्रिमी ॥

ارتھ

جو لوگ دھواں کو پان کرتے ہیں۔ وہ پاپ یونی ہیں۔ ۱۸-۱۸-۔ مرنیکے بعد کو کمبھی نرک میں پڑ کے پھر بھی وشٹا کا کیڑا ہونگے۔

तमालपानमात्रेणः गच्छन्ती-
यमालयम। पुनः जन्मसु पाके-
सुजायन्ती क्रिमिसूचका ॥१६॥

ارتھ

جو تمال (تماکو) کا پان کرتے ہیں۔ وہ یم پوری (पुरी) کو جاتے ہیں۔ وہاں سے پھر جنم لیکر چانڈال کے گھر جنم لیتے ہیں۔ اور (پھر) بھی کیڑے ہوتے ہیں۔ ۱۹۔

سار سنگرہ گرنتھ کا پرمان۔

घोरे कलयुगे [illegible]

निरयेयेयन्तिष्यन्ति तमाकूपानमानका

ارتھ

گھور کل یگ میں سب ورن آشرم کے آدمی جو تماکو کا سیون ارتھات پینے والے (पीने वाले) نرک میں پڑینگے۔

उपोष्यन्ते तमाकुवै कलौ नारद- येनरः ॥ क्षीण पुण्य यतिष्यन्ति- महारौरव संज्ञके ॥२॥

ارتھ

ہے نارد کل یگ میں جو نر تماکو کی اوپاسنا ارتھات سیون کرینگے۔ انکے پنیہ نشٹ ہونگے۔ اور مہا نرک میں پڑینگے۔ ۲۔

نوٹ:۔ اس سار سنگرہ پستک میں ۱۸ شلوک تماکو اور شراب وغیرہ کے نشیہ میں لکھے ہیں۔ یہاں پر صرف دو شلوک پرمان کے لئے اوپر لکھے گئے ہیں۔

"برہمانڈ کا پران"

प्राप्ते कलियुगे घोरे सर्व वर्णाश्र- मे नरः । तमालं भक्षितं येन स- गच्छे न्नरकार्णवे ॥२॥

ارتھ دوہا

مہا گھور کل یگ وشے۔ ورن آشرم پن اور۔
جے نر تمال بھکشن کریں سے تے پاویں نرک گھور۔

प्राश्यन्ति च तमालं वैक लौ
नारदयेनरः ॥ क्षीणपुण्याः पतिष्यन्ति म-
हारौरव संज्ञके ॥ २ ॥

اردو دوہا

تمال پتر بھکش کرے کلی کلی میں نارد جوئی
پڑیں گے نشچے ہو پاپی چہار دور پرے سوئی ۲

असन्नभक्षणान्यापमगम्यागम-
नाच्च यत् ॥ मद्यपानाच्च यत्पा-
पं तमाले नाधिकं भवेत् ॥ ३ ॥

اردو دوہا

ماس بھکھن وینشیا گمن مد (یعنی شراب) پان کرے جوئی
ان سب پاپن تے ادھک کہات تماکو ہوئی ۳

स्नानानि येन तीर्थानि प्रयागा-
दिन्यनेकशः ॥ वृथैव तानि स-
र्वाणि तमालं प्राशनारद ॥ ४ ॥

اردو دوہا

پریاگ آدی تیرتھ سبی (سبے) نشچے کر جو نہائے
تمال پتر بھکشن کرے سکل ورتھا چل جائے

पीतं येन तमालं वै नरै समाने नारद ॥
कृतं तेन पूसं दे हो स्व जन्मार्लदसंभवं ॥ ५ ॥

ارتھ دوہا

بدھ کہے منی نارد سُنو کچھے (नित) تما کو کوئے۔
ملیکش الپ کرت جنم نچ بہہ نہ سنشیہ سوئے۔

दत्तानि येनदानानि सर्वणादीन्य-
नेकशः । वृथैव तस्य सर्वाणि तमा-
लं येन प्राशितं ॥६॥

ارتھ دوہا

سورن آدک دان جن دیئے انیک پرکار۔
کہات تماکو ورتھا سب یہہ جانو نردھار۔

येनव्रतानि नियमानि तमानि च
महामुने । वृथैव तानि सर्वाणि-
तमालं प्राशितां हवै ॥७॥

ارتھ دوہا

ہے نارد برت نیم تپ تن کے سب نش جاہہ
کلی (कलि) میں مانو (मानव) جنم دھر جے تمال کو کھاہہ

نوٹ:- اس پستک میں ۳۸ شلوک مول سنسکرت اور ٹیکا اونکا
۳۸ مول (दोहों) بھاشہ میں لکھے ہیں شری گیانداس سادھو دوہوں کا
ارتھات چھندوں میں بھاشہ لکھا ہوا ہے۔ ان میں صرف سات شلوک
مول سنسکرت اور سات دوہے ٹیکا اونکا بطور بیان لکھدیا گیا ہے
بباعث طوالت کل تحریر نہیں کئے گئے۔ کیونکہ بیان اتنا ہی کافی ہے۔

"سکندہ پران مجورا کانڈ کا پرمان"

बडौजा पुरा प्रिश्च वा बंजजो यं ॥
कलौ सार सारे असारं किमस्ति॥१॥

ارتھ

اندر نے برہما جی سے پوچھا کہ کل یگ میں جو سار اسار وستو ہیں۔ اُن میں اسار وستو کون سی ہے۔ ا۔

चतुर भे मुखैकृत्तमेतन्नदित्यं ॥
तमालं, तमालं, तमालं, तमालं ॥२॥

ارتھ

برمہا جی نے چار مکھ سے کہا کہ تما لنگ ارتھات تماکو۔ تماکو تماکو تماکو۔ ۲۔ ادھیائے ۶۶

گردھر کوی راج جی کا کتھن

کونڈلیا چھند

پوست پیویں بارنی کہات اُفیم معجون گنگھین گانجا چرس جو سو پراگیتے سون سو ویا کیہ تے سون انتہا ہے او سدہی۔ اوہا پو سین رہت بدھ تن کو یہی ندہی کہہ گردھر کوی رائے نہ ہوجے تن کا دوست۔ بھانگ تماکو کہات بار نیت جو پوست حقہ باندہو پھینٹ میں نیہ گہہ لینی ہاتھ۔ جلا راہ میں جات ہے بھانگ تماکو ساتھ بھانگ تماکو ساتھ گیں کا دھندا پر لیوہ۔ تیٔ سب پچھتا دیکھ اُگ من ہی پچھو لیو کہہ گردھر کوی رائے جدہم کا اُلٹو کا۔ جدپنے کیمہ کال ہاتھ میں رہ گیو حقہ

ق

حقہ سے حرمت ائی تیرم دھرم گیا چھوٹ ۔ لاج بیچکر بیا نگا گئی نہیں جنم کی بھوک
گئی ہینہ کی پھوٹ آگ کو گھر گھر ڈو بے جس سے مانگے آگ سوئی ہر کائی بے
کہہ گردھر کو برائے سنو اے لوگو زدکا ۔ پران جائینگے چھوٹ نہیں چھوٹے کا حقہ

پنڈت دھن پت برہمن سکنہ موضع ٹھٹیاں ضلع امرتسر
علاقہ تحصانہ سرہالی کا کہتھن

چھند بھوجنگ پریات

गिरः धूम गंदा जितेमंद बुद्धी-
नसे धर्म जेतो कथिंङ्ग ताहसुद्धी।
मतो नीच बामाङ्ग के झूठ खानी-
अहय पाप को बीज संताप दानी॥१॥
निरःद्वार दुर्गंध के अवध हेरो-
घनी स्वाह चौ फेर दरिद्रडेरो।
करे एक सो ऊंच औ नीच साई-
गुरु नां गुसाई गिरः जानः चाई॥२॥
बके झूठ संकोच औ लाज ढोरे
बुरी बूयले बदरी बंस बोरै।
भवे दांत गंदे सु मूछें विगारे-
घनी खंङ्ग खङ्गार आगार जारे॥३॥
देह आस औ हाथ हो जात दागी-
रहे आग ही की हिय चाह लागी।
महा दीनता द्वार हो द्वार डोले-
मिले जौन मापे मरे पीठ ढेर बोले॥४॥

घटे नैना की जोत होय जात डोरा
ढरे सूंड की भिऊ ज्यों घाम रोरा।
जिसे ठौर थूकै महा गंद पानी-
चहूं ओर दुर्गंध बिमारी तुफानी॥५॥
घने भूत औ प्रेत को तांह बासा-
भगैं देव जेते करूं भवन खासा।
निरः जोय पू जोगी यती ब्रम्हचारी
सुधा धारनां सूढ सो दंभ धारी॥६॥
मरे धूम सों धाम आनंद भागे-
हरे काज स्वामी हिये क्रोध जागे।
चले पंथ में जो ठठाँवे बिखेरी-
कहूं ठौर देखी छिपे दीन चेरी॥७॥
किते सूंघनी पान के बीच खावे-
घने जोर सों ईंच गांजा उडावे।
हनी जिंदगी बिंद है बंदगी को-
महा गंदगी बे सुछंद गी को॥८॥

ارتھ

حقے کے دھنواں سے گھر گندا ہو جاتا ہے جس سے بدھی مند ہوتی ہے
دھرم بھی بھاگ جاتا ہے۔ اور شدھی بھی نہیں رہتی۔ مست یعنے مذہب
بھی نیچا ہوتا ہے۔ کیونکہ جگت تھوکھ کہتا ہے۔ نتیجہ یہہ کہ پاپ
کا بیج بوتا ہے۔ جس سے سنتاپ جانا جاتا ہے۔ حقہ نوش کا
دروازہ دور گندہ اقتضات بدبو والا ہو جاتا ہے۔ کیونکہ گھر کے چاروں

طرف سواہ یعنے راکھہ کے ڈھیر ہوکر دراڈر بڑھجاتا ہے - اور تماکو
نوش کو اونچ نیچ کا دھیان نہیں ہوتا - بلکہ یہ گوروگوسائیں اپنارس
حقہ کے نشہ میں نہیں جانتا - ارتھات اونکا اپدیش کبھی نہیں
مانتا - ۲- اس تماکو کے نشہ میں کسی موقعہ پر بکواسی جھوٹھ کا بھی
بغیر سنکوچ کے ہوکر اینچ بھی ہوجاتا ہے - اس حقہ نوشی سے
گندے یونس ڈیپہ نے تک بڑھ جاتی ہیں - اس سے کھانسی
کھنگھار بڑھ جاتے ہیں - جس سے چھاتی جلنے لگتی ہے - ۳-
حقہ کی آگ اکثر موہنہ ہاتھہ جلاتی ہے - اور داغ پڑجاتے ہیں -
تب بھی من میں اس آگ کی ادھک خواہش رہتی ہے - بڑا
دین ہوکر گھر گھر اس آگ کے لئے ڈولتا پھرتا ہے - اگر آگ
نہ ملے تو گویا ماپے مر گئے - کرودھ ہوکر گالی دینے لگتا ہے - ۴-
حقہ کے پینے سے آنکھونکی نظر بھی گھٹ جاتی ہے - بلکہ کبھی
بولا یعنے بہرہ بھی ہوجائے تو تعجب نہیں - مغز کی مجھہ ڈہل جاتی
ہے - جیسے بارش میں گرڑا - جس جگہ حقہ کا پانی گندہ پھینکتا ہے -
وہاں چاروں طرف دورگندہ پھیل جاتی ہے - ۵- جہاں ایسی
جگہ ہو وہاں بھوت پریت کا بھی باسا یعنے آمدورفت ہوجاتی ہے -
بلکہ وہاں سے دیوتا لوگ یعنے پورن بدھی مان وودوان بھی بھاگ
جاتے ہیں - کیونکہ وہ کل یگ کا گھر ہوجاتا ہے - پھر اُس
جگہ نوگی برہمہ چاری نہیں رہتے سوائے کپٹی ہی لوگوں کے - بلکہ
وہاں نیچی لوگ اکثر جمع ہوجاتے ہیں - ۶- جس مکان میں حقہ
نوش بکثرت کرتے ہیں - اُس گھر میں دھواں بھر جاتا ہے - وہاں
سے آنند بھاگ جاتا ہے - اکثر موقع پر حقہ نوش اپنے سنوار
کا کام بھی نہیں کرتا - بلکہ کرودھ یکت ہوجاتا ہے - حقہ نوش

سفر میں چلتا ہوا بھی بکھیڑا کر لیتا ہے۔ جہاں آگ دیکھتا وہاں ہی
گر جاتا ہے۔ دیکھو کر ۔ ۷۔ کوئی پان کے بیچ تماکو کھاتا ہے۔ اور کوئی
نسوار پیتا ہے۔ کوئی بڑے زور سے گانجا پیتا ہے۔ وہ آدمی اپنی
زندگی اور عبادت خراب کر لیتا ہے۔ ایسی گندگی سے لاپرواہ ہو جاتا
ہے۔ ۸۔

ڈاکٹر رحیم خان بہادر آنریری سرجن لاہور

کتاب قرابادین رحیمی۔ طب رحیمی مصنفہ ڈاکٹر صاحب موصوف میں
تحریر ہے۔ کہ اندرونی بیماریوں میں تماکو استعمال نہیں کیا جاتا
کیونکہ اس سے ضعف یعنے قلب ضعف مزید پیدا ہوتا ہے۔
دل دھڑکنے لگتا ہے۔ اور درد سر بھی ہو جاتا ہے۔ اسکا ست زہر
ضرور ہے۔ بمثل دیگر زہروں کے خاص زہر ہے۔

کتاب شقہ در منع حقہ ۱۳۰۲ھ مصنفہ مولوی محمد حسین صاحب فقیر دہلوی میں جو حقہ کی بابت تحریر ہے

بیت

سید کون و مکان فرماتے ہیں۔
ہے حسین اس شخص کا اسلام دین
یعنے خوب لگتا ہے۔ حسن اسلام کو
میں جہاں میں فعل لا یعنی بہت
پر مثال ایسے یہی دیکھو عیاں
بنگ پر افسر ہے۔ لا یعنی کا گنج

وہ وجیہ دو جہاں فرماتے ہیں۔
جسکو شغل آپ پر یعنے نہیں۔
فعل یعنی ہو۔ لا یعنی نہ ہو
یوں تو ہیں اس لفظ کے معنی بہت
حقہ پینا فعل لا یعنی ہے ہاں
یہ چلم اس کی ہے۔ لا یعنی کا تاج

ہے یہ ارشاد رسُول بے نیاز | میں نہیں کہاتا ہوں لہسن پیاز

بوئے بد کیوں آنے دوں میں اپنے پاس | آتے ہیں جبرائیل ہر دم میرے پاس

اور فرماتے ہیں جو خام اسکو کہائی | وہ ہماری مسجدوں تک بھی نہ جائے

باعث ایذا جو یہہ انسان سے ہے | اس سے وہ ایذا فرشتوں کو بھی ہے

خاص حُقہ کی بُو سے الاماں | حُقہ والوں کے گلو سے الاماں

حقہ پینے والوں کے دم سے پناہ | اُنکی کہانسی انکی بلغم سے پناہ

تجربہ اکثر غازیں میں ہُوا | حُقہ وال جو جماعت میں تلا

ایسی بُو آتی رہی بس کیا کہوں | سُن کے جی متلائیگا چُپکا رہوں

اس کتاب میں بعبارت عربی فارسی کئی موقعہ پر مذمت تماکو حُقہ کی تحریر ہے ۔ اور حقہ کو مکروہ ۔ مکروہ تنزیہہ ۔ مکروہ تحریمہ لکھا ہے اور کل دو دا حراماً ثابت کیا ہے ۔

سوال (۲) :- تماکو کہانا ۔ حقہ پینا ۔ نسوار چڑھانا کیوں منع ہے اور پاپ بھی ہے یا نہیں ۔

جواب :- یہہ تماکو دراصل اشُدھ اپوتر ہے ۔ ابھکش بھی ہے ۔ اس لئے استعمال اسکا منع بلکہ پاپ بھی ہے ۔ کیونکہ اکثر شہروں قصبہ ۔ نگروں میں اس تماکو کو چمار لوگ اپنے غلیظ ہاتھوں اور اپنے ہی پانی سے بناتے ہیں ۔ اس میں کیڑے ۔ مکوڑے مکھی وغیرہ انیک جانور گر کر مرجاتے ہیں ۔ اور اُس میں ہی مل جاتے ہیں ۔ وہ تماکو بنا ہُوا ۔ دکانوں میں سب ہندو براہمن اور مسلمان لوگ بھی خرید کر پیتے ہیں ۔ اس لئے بباعث مندرجہ بالا یہہ تماکو اشُدھ اپوتر بلکہ ابھکش ہے ۔ اسکا استعمال ضرور پاپ معلوم ہوتا ہے ۔ علاوہ اس کے براہمن اور کھشتری تمام ملکر کے اور دیگر ہر ایک ذات کے آدمی ملکر حقہ پیتے ہیں ۔ بلکہ زمینداران اور کہار ملکر اور اور نائی

چھینبہ ملکر بھی حقہ پی لیتے ہیں۔ اِس لئے یہہ اپوتر اشدھ ابھکش بھی سمجھنا چاہیئے۔

سوال (۳)۱۔ اس دیش میں اکثر وِدوان اور سادھو لوگ بھی علاوہ عام سادھارن لوگوں کے حقہ پی تے تمباکو کھاتے نسوار چڑھاتے ہیں۔ وہ اسکو اپوتر ابھکش جان کر کیوں استعمال کرتے ہیں؟۔

جواب:۔ ہر ایک انسان میں ستوگن۔ تموگن۔ رجوگن یہ تین گن ضرور ہی ہوتے ہیں۔ جس میں ستوگن پردھان اور رجوگن بہت ہی کم اور تموگن برائے نام ارتھات اتی ہی تھوڑا ہوتا ہے وہ وِدوان انسان بدھی مان شدھ اشدھ کو سمجھکر اپوتر ابھکش اشدھ پدارتھ کو استعمال نہیں کرتا یعنے خود کھاتا پیتا نہیں۔ کیونکہ وہ لوگ پرلوک کے دکھ سکھ کو سمیک جانتا ہے۔ ازیں باعث بچا رہتا ہے۔

جن انسان میں ستوگن بہت کم رجوگن تموگن زیادہ ہوتے ہیں۔ وہ انسان وِدوان ہوتا ہوا بھی اپنے ناقص گنوں کے بسمیں ہوکر کوسنگ اور اودیا میں یعنے اگیان میں پھنسکر ابھکش اشدھ پدارتھ بھی لالچ میں آکر کھا لیتا پی لیتا ہے۔ کیونکہ اونمیں رجوگن یعنے لوبھ تموگن یعنے اگیان۔ اودیا پن کوسنگ کرودھ آدی پربل ہو جاتے ہیں۔ اونمیں پھنس کر ایسے ایسے ایوگیتہ کام کرنے لگ جاتے ہیں۔ بلکہ اُن اپوتر ابھکش پدارتھوں کو بھی اچھا اور شدھ بھکش پدارتھ بتاتے ہیں۔ جیسے کسی نے کہا ہے۔

دوہا

بھنگ تے ترنگ۔ جن تین لوگ تارے ہین۔
سے ای ﷺ نرک جائینگے جو بھنگ سے نیارے ہیں۔

نڑبے روگ نوار پیے حقہ ہر کا جی ۔
جانا چاہے بیکنٹھ جو تازا کرکے پی ۔ ۲۔
نڑی گنگا کی نہر ہے حقہ دہرم تلاو
چلم عورت بازار کی ہر کوئی ہتھ پاؤ ۔ ۳۔
سقہ سب کا لاڈلا رکھے سب کا مان
بھری سبھا میں یوں پھرے جیو گوپیوں میں کان ۔ ۴۔

ایسے ایسے اور انیکوں اُپدیش من گھڑت عام طور پر ابھگش اُشدہ پدارتھ سیون کرنے والے بد بختی سے بتلاتے سکھلاتے ہیں ۔

ایک سادھو اور پنڈت کا پرسپر کتھن

چوپئی

نگر ایک اک سادھو آیا ۔
تھا ودوان سکل من بھایا ۔
گیتا کا سو کتھن سناتا ۔
پر تمباکو یہ پنڈت کھاتا ۔
شدھ اشدھ کتھن تس بہا کہا
بھگوت گیتا کی غبی سا کہا
تس ڈھنگ سادھو بیٹھا جائے
موراجو تھن اک تل بھائی
بولا پنڈت بچن رسائی
میں ہوں براہمن کل رانی
سادھو بولا تب مسکائی
جگت جو کچھ جب تم ہو کھائے

تماکو پنڈت اس درسایا
پن ست بادی تاکو پایا
لوگوں کو ست کرم بتاتا
حقہ پینا نہ کبھی من بھاتا
سن کر سادھو نے من راکھا
کتھن کیہن پن حقہ چاکھا
بولا تا سے من مسکائے
تجھ سے اس لیجے کہائی
سن کو متی موڑھے ابھمانی
کیوں کہاؤں جو کتھن تو جانی
سمجھ پڑے ہی تیری چترائی
تل بھر موہی موہ کیونہ سمائے

سکل جوٹھ یہ حقہ ہوئی
کچھ گلان نہ منمیں توئی
سمجھ دھیر دھر پنڈت بولا
سمجھ پاپ بچ میں ہوں ڈولا
کینی مو پر تم نے دایا
تیاگا تاس سمجھ دکھ دایا
نا میں یہ تو उपदेश اُپدیشا
بھرم دور ہن مٹا اندیشا
بنیہ آپ سُن ہے کر جورا विनय
کشما پاپ کیجے مورا क्षमय
بچن شیل کہہ سادہ پوکارا
اس کہہ سادہو ترت سدھارا

پیئے حقا تم ہو سوئی
سمجھی تورہ اپدیش نہوئی
ہے سادہو تو سچن امولا
تو ہے سنت سجن پر بھولا
موکو ہے پر کٹھن سنایا
جگت جوٹھ ہم حقا پایا
ہیگ کین تم مور کلیشا
اب ہم چنتا رہی نہ بیشا
بچن کین ہم جوری اُٹھورا
میں ہوں داس سہت من تورا
کچھ تم سے نا کرودہ ہمارا
کینا براہمن کرا وچارا

دوہا

ہٹھ سٹھتا سے رہت جو گیانی وا ددوان
گرہت نہیں سو بھرشٹ پن رہت اوم بھگوان ۔ ۱
حقا جو کٹھن جگت کی مت پی او بدھ وان
ادھک پاپ اس کرم میں جان کر کرم جہان ۲
اوروں کو یہ کٹھن پر کر اُپدیش سجان
سہل تمہارے کام ہوں سنت رام ست مان ۳

سوال (دہم) :- تمہارے ایک کے کہنے لکھنے اور اُپدیش کرنے پر تمام مُلک کے حقہ پینے والے کبھی حقہ نہیں چھوڑتے پھر کیا فائدہ ہے۔ کہ تم ہر ایک موقعہ بموقعہ تمباکو حقہ کے استعمال سے

منع کرتے ہو۔ اور کہتے ہو کہ حقہ چھوڑ دو ناحق سردردی مغزخوری کر رہے ہو۔ نقار خانہ میں طوطی کی آواز کوئی نہیں سُنتا ہے۔ اس سے بہتر تو یہ ہے۔ کہ چُپ یعنے خاموش ہو رہو۔

جواب:- یہہ کہنا آپکا سب کے حق میں مضر اور نقصان وہ ہے۔ اور اس چُپ چاپ ہونے سے اُپکار کچھ بھی معلوم نہیں ہوتا۔ بلکہ اس خاموشی سے تو انجان آدمیکو ادھر میں ڈالنا ہوتا ہے۔

پرمیشور نے ویدوکت پراُپکار کرنا اور آلس رہت ہوکر۔ ادھک پورشارتھ سے جگت کے مفید نیک ویوہاروں کی اونتی کرنیکی بڑی ضروری آگیا ویدوں میں بتلائی ہے۔

جو ایشور آگیا پالن نہیں کرتا وہ پاپی کہلاتا ہے۔ یہ بات تو ہم مان لیتے ہیں کہ اکثر لوگ ہمارے شُدھ ویدوکت اُپدیش کو سُن کر بھی اُس پر عمل نہ کریں۔ بلکہ ہمارے اُپدیش کو بکواس بھی جانیں اور اُپدیش نہ مانیں۔ مگر ہمکو اس بات پر غُصہ اور کرودھ جھگڑا۔ لڑائی کرنا واجب نہیں۔ چندن کی لکڑی کا خاصہ ہے۔ کہ اُسکو کاٹنے اور گھسنے پر بھی اُس سے سُگندی پیدا ہوتی ہے جس سے وہ انیک کاریوں میں سُکھ دایک مانا گیا ہے۔ اس لئے ہم لوگوں کو ویدوکت اُپدیش کرنے سے ہٹ جانا خاموش رہنا ہرگز نہیں چاہیئے۔ کیونکہ جو لوگ انجان ناواقف ایسے پاپوں رہت نہیں ہیں۔ وہ شُبھ ویدوکت اُپدیش سُنکر ضرور شُدھ آچار اور ستیہ کرم میں پرورت ہوکر اوروں کو بھی ستیہ کرم میں لگانیکی کوشش کریں گے بھرشٹاچار خود چھوڑ کر اوروں سے ضرور شُدھ المقدور چھوڑا دینگے۔ ایسے مہاتماں لوگوں سے جگدیشور اور جگت دونو خوش رہتے ہیں۔ چونکہ حقہ پینا اور تماکو کھانا نسوار لینا بھرشٹاچار ضرور ہے۔ اس لئے سب سجنوں کو اس کو کرم بھرشٹاچار کو چھوڑ دینا چاہیئے۔ جس سے آنند دایک پرایت ہو۔ اگر کوئی شخص ہمارے اُپدیش کو نہیں سُنتا

اوپدیش پر دھیان نہیں دیتا پرواہ نہیں کرتا۔ اس سے وہ نیک اچار اور پرشو
اُسکو بھی چھوڑ دیتے ہیں۔ ازنجات وہ پرم دُکھی بھی موقعہ بموقعہ ہوتے ہیں۔ اور
ہونگے ازیں باعث ویدوکت اُپدیش اوشیہ کرنا چاہیئے۔

سوال :-(۵)،- بھلا اگر اُپدیش کرنا ہی تمہارا فرض ہے۔ تو پہلے آپنے اوپر
پرمان بتلایا اب ان بہو अनमव یعنے اپنی بدھی کے انوسار اس تماکو یعنے
حقہ کا بیان کریں۔ کہ کس وجہ سے یہ حقہ پینا تماکو کا کھانا پاپ اور ناواجب
ہے صاف طور پر بیان کریں؟

جواب :- بہت اُچھا میں اپنی بدھی کے انوسار اظہار حقہ اور تماکو کے
کے نشیدہ کا بیان کرتا ہوں۔ آپ سنکر غور کیجئے۔

دل :- جس جگہ یہ تماکو خام اکٹھا رکھا جاتا ہے۔ وہاں پر دور گندہی
بدبو پھیل جاتی ہے۔ گردنواح کے باشندگان کا دل گھبرا جاتا ہے۔ کمال نفرت
ہو جاتی ہے۔

دوئم :- جب حقہ نوش حقہ پیتا ہے۔ اُس کے موہنہ سے جو دہواں
نکلتا ہے۔ اُس سے قریب بیٹھنے والوں کو اُس دہوواں سے بدبو یعنے دُرگندھ
آتی تنگ کرتی ہے۔ اور وہ دُہواں منہہ سے نکلا ہُوا دیگروں کے موہنہ وناک
میں ضرور اکثر اثر کرتا ہے۔ اور وہ جھوٹھا ہوتا ہے۔ دوسروں کو بھی جوٹھا گویا
کھانی پڑتی ہے۔

تیسرے :- جو آدمی حقہ پیتا ہے۔ اُس کے موہنہ میں بھی بدبُو ایسا
اثر کرتی ہے۔ کہ سرے دست یعنے جلدی پانی کے چلو سے بھی دور نہیں ہوتی
نزدیک موہنہ کے جو دوسرا آدمی موہنہ کرے۔ اُس کے ناک میں بھی بدبو
ناگوار ضرور اثر کر جاتی ہے۔

چہارم :- حقہ نوش کے موہنہ میں جو بذریعہ نڑی دہواں جاتا ہے۔ وہ
تھوڑا بہت اندر بھی جاتا یعنے کہایا بھی جاتا ہے۔ جس سے سینہ اُسکا گندا

بدبودار سیاہ سخت ہو جاتا ہے۔ جس مونہہ اور ہردے میں بدبو رم جاوے اور پانی سے بھی جلد رفع نہ ہو سکے۔ اُس مونہہ سے پرمیشور کا بھجن اوپاسنا کرنا ادھک ایشور اناَدر نہیں تو اور کیا ہے۔ اور سینہ سیاہ ہو جاتا ہے۔ کسی شاعر نے فارسی میں بیت لکھی ہے۔

بیت

تماکو نوش را سینہ سیاہ است
اگر باوَر نداری نے گواہ است

ترجمہ

تماکو یعنے حقہ نوش کا سینہ سیاہ ہوتا ہے۔ اگر اعتبار نہ ہو تو نٹری توڑ کے اندر سے دیکھ لو۔ کہ دھُواں سے سیاہ ہو جاتی ہے۔

جب ہردا سیاہ بدبودار ہو گیا۔ تو اوس کے بھرشٹ کرم کرنے میں کیا سندیہہ ہے۔ ارتھات کچھ نہیں۔ ضرور بھرشٹ کرم نتیجہ سے ہے۔

پانچواں:۔ تماکو کہانے میں کڑوا اور خشک بدبودار ہوتا ہے۔ اگر یہ کہیں کہ پتا نیم اور چرائینہ وشاہ ترا یعنے پت پاپڑا وغیرہ چند بوٹیاں وغیرہ بھی تلخ کڑوے ہیں۔ اُنکا اثر یعنے نیم چرائینہ وغیرہ ادویات ہیں۔ بادی۔ بلغم۔ درد شکم۔ گندا خون وبائی عارضوں کو دور کرنیوالے ہوتے ہیں۔ بدبودار نہیں ہوتے۔ ہر ایک انسان کو مفید مزید ہوتے ہیں۔ مگر یہ تماکو اور حقہ خاص اچھا گُن یوکت ہرگز نہیں ہے۔

چھٹواں:۔ حقہ میں جو پانی ڈالا جاتا ہے۔ وہ بدبودار اور خراب ہو کر انسان حیوان کے پینے (पीने) کے کام میں نہیں آتا۔ بلکہ رائیگاں ہی پھینک دیا جاتا ہے۔ بدبودار ہونے سے جب وہ جہاں پھینکا جاتا ہے۔ وہاں پر بیٹھکر

اردگرد بھی سخت بدبو پھیل جاتی ہے۔ اور لوگوں کو نفرت اور سخت کراہیت آتی ہے۔ اور دوسرے لوگوں کے دلوں کو دُکھ ہوتا ہے۔ اور من میں بھی بہت ناگوار جانتے ہیں۔

اگر یہہ کہیں کہ پاخانہ پھر کر آب دست لینے سے جو جل خرچ ہوتا ہے وہ رائیگاں جاتا ہے۔ اسی طرح اور بھی انیک کاریوں میں جل گندا ہو جاتا ہے، تو جواب یہ ہے کہ پاخانہ پھر کر جو جل خرچ ہوتا ہے۔ وہ کچھ دیر بعد جانوروں کے کسی نہ کسی کے کام میں ضرور آجاتا ہے۔ بدبودار نہیں رہتا۔ اسیطرح دوسرے جلوں کا بھی حال سمجھنا چاہیئے۔ بغیر شراب کے آبکے کیونکہ اس میں بھی پانی ملانا اشدھ اور پاپ ہے۔ اس کا ہر تانت پھر آیندہ کسی موقعہ پر ہوگا۔ مگر تماکو یعنے حقہ کے پانی میں بدبو رمی ہوئی ہرگز دور نہیں ہوتی ہے۔ اسلئے پوتر جل کو اشدھ اپوتر کر دینا بھی پاپ ضرور ہے۔ کیونکہ اُسکی بدبو آتے جاتے انسانوں کے دلوں کو دُکھ دیتی ہے۔

ساتویں۔ تماکو کوٹ کر جب اس میں شیرہ ملا کر بنایا جاتا ہے۔ تب اسمیں انیک مکھی کیڑے مکوڑے وغیرہ جانور گر کر اس میں ہی مل جاتے ہیں۔ حقہ نوش کو بذریعہ دھواں وہ سب جانور کھانے پڑتے ہیں۔ جو مہا پاپ ہے آپ کہوگے کہ کھانڈ بنانے میں سرکہ وغیرہ میں بھی انیک جانور مر جاتے ہیں۔ سو اُسکا جواب یہ کہ بذریعہ پارچہ وغیرہ چھان لینے سے وہ جانور نکل جاتے ہیں۔ اور باسانی صاف ہو جاتے ہیں۔ اس لئے وہ کھائے نہیں جاتے مگر تماکو میں ملے ہوئے جانور نکل نہیں سکتے وہ بذریعہ دھواں کھائے ہی جاتے ہیں۔ اس لئے یہ پاپ اور بھرشٹا چار ہے

آٹھواں:- حقہ نوش کی عادت گداگری یعنے بہ سبب عدم موجودگی تماکو کے مانگنے کی عادت ضرور ہوتی ہے۔ گو ایک چلم تماکو کے مانگنے پر بباعث قلیل قیمت دینے والا انکار بہت کم کرتا ہے۔ مگر اکثر دیکھا گیا۔

661

کہ ایک امیر آدمی حقہ نوش بباعث عدم موجودگی تماکو کے کسی غریب آدمی حقہ نوش سے تماکو مانگتا ہے۔ اُس نے کسی وجہ سے انکار کر دیا تب مانگنے والا امیر آدمی ہوکر بھی شرمندہ ہو جاتا ہے۔ دل ہی دل میں ضرور کڑھتا اور دُکھی ہوتا ہے۔ افسوس کہ امیر آدمی ہوکر بھرشٹ پدارتھ کا دان ایک غریب مفلس آدمی سے لیتا یا مانگتا ہے۔ کتنی بڑی شرم کی بات ہے۔

661

نواں :- پراتا کال یعنے علی الصباح سب لوگ بیدار ہوکر اپنے مالک حقیقی پرمیشور کو یاد کرتے ہیں۔ اور شواُدچ آدی کرم کرکے کوئی اوپاسنا کوئی اپنے دنیاداری کے کاروبار میں مصروف ہوتے ہیں۔ مگر حقہ نوش چلم ہاتھ میں لئے ہوئے گھر گھر دربدر آگ مانگتا اور تلاش کرتا پھرتا ہے آگ کے نہ ملنے پر کچھ دُکھی بھی ہوکر پارچات وغیرہ پھینکنے تک کوشش کرتا ہے۔ افسوس ہے۔

دسواں :- شہروں میں بلکہ بڑے قصبوں میں دیکھا جاتا ہے۔ کہ نیچہ بند لوگ نڑیوں کے اوپر ٹکڑا ہائے پارچات غلیظ ناپاک غلاظت آلودہ لپیٹ کر اوپر اُن کے جدید پارچات الوان وغیرہ صاف اور چمکدار لپیٹ تلہ اور ریشم سے باندھ کر خوبصورت بناکر فروخت کرتے ہیں۔ حقہ نوش اُس نڑی کو پانی میں بھگو کر ہاتھوں سے مسل کرکے اُس پر چلم رکھ کر دھنواں کھاتا ہے۔ تو دیکھو ذرا غور کرو کہ اوّل تو وہ تماکو ناپاک جسمیں جیو جنتو مُردہ ملے ہوئے ہیں۔ دوئم وہ ٹکڑے ناپاک غلیظ جو ہیں۔ اُنکا مسلا ہُوا ناپاک غلیظ جل حقہ نوش کے موہنہ اور ناک اور شکم میں پڑتا اور اور اسکو کہانا پڑتا ہے۔ جیساکہ یہہ پرتکش بات ہے۔ یہاں بھی نہیں تو کیوں اس بلا بھرشٹ دکھدائی پاپ یُکت پدارتھ کو نہیں تیاگتے۔ اب بھی شرم کرو اور چھوڑ دو۔

گیارہواں ۔ مندروں میں جہاں پوجا اوپاسنا ہوتی ہے ۔ اُن میں اور نیز جہاں کتھا ست سنگ دید و کت ہوتا ہے ۔ وہاں حقہ نہیں جاتا اور نہ ہی وہاں اسکو پی سکتا ہے ۔ کیونکہ وہ اُشدھ بھرشٹ ہے ۔ اور وہ استھان مندروں کے پوتر اور شدھ ہوتے ہیں ۔ اور مندروں میں اکثر وِدوان ست سنگی ستیہ دھرم کا انوشٹھان کرنے والے اور سریشٹا چار رہنے اور سبھاوں میں آمد و رفت رکھتے ہیں ۔

چوپئی

جو ہیں مندر شُبھ استھاناں
شُدّہا چار ورت ہر آنا
کرت لوگ سب ہرگن گاناں
پوجا پاٹھ کرت بدھ نانا (۱)
حقہ بھرشٹ سمجھ ہیں لوگا
نہہ لشمیں سو اکہنے یوگا ۔
لگت نہیں ہے تاکر بھوگا
تانتے تاکو بھوگ ابھوگا (۲)
جانا مندر وکھے تمالا ۔
بھرشٹاچار کرت تنت کالا
حقا جانو گہن جنجالا ۔
یا کا سیون اتی کو چالا ۔ ۳ ۔

دوہا

تانتے ہے یہہ کتھن بر حُقّا جان اسار
یاکو تیاگو جلد ہی سنت رام بر کار ۔

بارہواں:- جو لوگ حقہ بہت پیتے ہیں۔ اُن کی عمر بھی فیصدی پانچ سال گھٹ جاتی۔ کیونکہ حقہ پینے میں سوانس معمولی سوانسوں سے بہت زیادہ بہت زیادہ آتے ہیں۔ اور ساودھارن معمولی کاریوں میں سوانس بہت کم آتے ہیں۔ چونکہ عمر کی کمی بیشی سوانسوں پر منحصر سُنی جاتی ہے اس لئے حقّا پینا منع بلکہ پاپ اور کمی عمر کا باعث ہے۔

تیرھواں:- حقا پینا نشہ ہو جاتا ہے۔ اکثر دیکھا جاتا ہے۔ کہ بغیر حقّہ پینے کے حقّہ نوش کو پاخانہ نہیں آتا اور تکلیف پاتے ہیں۔ اور اکثر حقہ نوشوں کا پیٹ بدوں حقہ اپھر جاتا ہے۔ دل گھبرا جاتا ہے بلکہ دھڑکنے لگتا ہے۔ شکم میں کھولبلی ہونے لگتی ہے۔ بھوکھ پیاس دور ہو جاتی ہے۔ درد کمر اور سردرد اور بدن میں اچوائی شروع ہو جاتی ہے۔

جب کوئی حقّہ نوش سفر میں چلا جاتا ہے۔ خواہ اُسکو کیسا ہی ضروری کام ہو راستہ میں جہاں حقہ ملگیا وہاں ضرور بیٹھ کر حقہ پی کر آگے چلیگا۔ تھکا ماندہ ہوا جہاں پہنچا پہلے حقہ طلب کریگا۔ بصورت نہ ملنے یا بدسیر آنے کے حقّہ نوش اوداس ہو کر دل میں گھبرانے لگ جاتا ہے۔ جب تک حقّہ نہ ملے۔ دُنیا کا کوئی کام اُسکو اچھا معلوم ہی نہیں ہوتا۔ بلکہ حقہ میں بھی ڈھمکنا یعنے خواہش مزید رہتی ہے۔ اور حقّہ کے لئے ضروری کاربار کرنے میں آلکس بھی ضرور ہی کر جاتا ہے۔ یہ نشہ اُن لوگوں کو زیادہ ہوتا ہے۔ جو محض حقہ کے ہی مرید ہو چکے ہیں۔ اور یہ نشہ بمثل افیون و پوست وغیرہ کے نشہ کے ہو جاتا ہے۔ اسلئے اس ناشائستہ بھرشٹ اھکش چیز کو ضرور ترک کرنا واجب ہے۔ اور دوسرونکو منع کرنا چاہیئے۔

دوہا }
چل کر جاوے اور گھر حقّا پیون بار
بھوکھا پیاسا ادھک ہو تب پیئی وہ اِک بار

حقّا مانگت پہل वानप्रस्थ ہی تج بھوجن پُن بار

جو نہ حقّا ملت تب ہووت بودہ بہپزار - ۲۰ -

تھاکا ماندہ ادہک ہو جائے کسی کے دوار

حقا مانگت پہل ہی شرم نہ کرت گوار - ۳۰ -

پراتا سائینگ وقت ہیں بھوجن ادم کے جان

تانہیں بھی گھر گھر پھرے آگ ہیت نادان - ۴۰ -

ملت آگ خوش ہو گیا ۔ نا ملنے پہ کرودہ

بھوجن ادم برکام تج ہووت ناہنہ सबोध - ۵۰ -

ایسے جن جائیں نرک ہیں نشچہ جانو میت

تانتے حقا تج کرو بھجن ادم پرتیت - ۶۰ -

بنیہ ادم سن کرت ہوں تاں کی متی کو شدھ

شدھاچاری سکل ہوں ویدوکت ہو بدھ - ۷۰ -

تجکر حقا بھنگ، مد، چرس ۔ مدک ۔ نسوار

سکل کا دار کریں نت سنت رام ادپکار ۔ ۸۰ ۔

چودھواں:- ایک پنڈت کی زبانی (لکھاگر کتھن) سُنا گیا کہ ایک براہمن شدھاچاری منتر گائیتری کا جاپ کیا کرتا تھا ۔ بلکہ اُس نے منتر کو سدھ کیا ہُوا تھا ۔ جس سے وہ نرآلس اروگ مُدت من اور خوشحال رہتا تھا اُس کا مان پش بھی ادہک تھا ۔ تی بر یعنے تیز عقل بھی تھی ۔ ایک دفعہ وہ اتفاقیہ کسی دور فاصلہ پر ایک نگر میں گیا وہاں کچھ دن رہنا پڑا ۔ وہاں پر کسی وجہ سے حقہ نوشوں کے بہکانے سے حقہ پینا شروع کر دیا ۔ نتیجہ اُسکا یہ ہُوا کہ اُس براہمن کی بدھی آلس بھرنے والی گھٹ گئی منتر کی سدھی نہ رہی ۔ اُسکا مان بھی گھٹ گیا ۔ روگی بھی ہو گیا ۔ اس پر چند ودوان شدھاچاری بدھی مانوں نے اوسکو اپدیش کرکے حقہ چھوڑا دیا ۔ جس سے وہ براہمن بدستور

شُدہ اور عقیل ہوگیا۔ آلس درّدر دور ہوگیا۔

دوہا

بھجن ادم بر چھوڑ کر جگت جوٹھ کو کھائے
ایسا مورکھ جگت میں کیوں دوکھ کو نہ پائے (۱)
بھرسٹاچاری جب نہیں کرت ادم گُن گان
سو جانو جن سُمتی ہیں۔ سنت رام ست جان (۲)

پندرھواں۔ ایک پوستک گورکھی بچے مُکت विजयमुक्त نام جو گورو گوبند سنگھ جی دسویں بادشاہی کی بنائی ہوئی ہے۔ اُس میں ساکھی ۶ - ۲۰ - ۲۸ - ۳۶ - ۴۰ - ۴۵ - ۴۶ - ۴۶ - ۸۹ - ۹۴ - یہ تو ساکھیاں ہیں۔ اُن میں بھی تماکو ارتھات حقہ کی ادہک ہی نشید پڑھتا ہے۔ چنانچہ اول نمبر ساکھی ہے نمبر ۹ ساکھی تک کی جو عبارت ہے۔ اُسکا خلاصہ حسب ذیل ہے

۱۔ گورو مہاراج جی کا حکم ہے کہ تماکو والا موںہ اور گُدا ایک ہے برابر جانو۔ کیونکہ جیسی دُرگندھی بدبو انساں کی گُدا کے اندر سے آتی ہے ویسی ہی بدبُو تماکو پینے والے کے موںہ سے آتی ہے۔

۲۔ جو لوگ اس مات لوک میں حقہ پیتے ہیں۔ اور حلال کہاتے ہیں۔ اُنکو نرک میں وِشٹا پینے مُبلا۔ گندہی۔ کھوتہ۔ گدہر کا مانس کہانے کو ملتا ہے۔

۳۔ گورو صاحب کے دربار سے ایک مجرم سِکھ کو جس نے مسلمان کا پانی پی لیا تھا۔ پانچ مرتبہ جپ جی صاحب کے پاٹھ کرنیکا حکم یعنے سزا ہوئی۔ دوسرے سِکھ کو جس نے حقہ نوش کے ہاتھ کا جل پی لیا تھا۔ پانچ روپیہ تعد جرمانہ ہُوا۔ اسی ساکھی میں مانس شراب کے کھانیکی ممانعت ہے۔

۴۔ حلال کیا ہُوا گوشت۔ حقہ پینا۔ وِشٹا برابر ہے۔

۵۔ حقہ نوش کے ہاتھ [illegible] ہو جاتے ہیں۔

۶ ۔ تماکو ارتھات حقہ نوش کرنیوالے کے ہاتھ سے پانی پینا ۔ شراب جیسا ہے تماکو نوش کی عقل ملیکھش جیسی ہوتی ہے ۔ اَن ۔ بھوجن اُس کے ہاتھ سے کھانا ایسا ہے ۔ جیسا مسلمان کے ہاتھ سے کھایا ۔ ایسے آدمی کو دان دینا نہیں چاہیئے ۔

۷ ۔ ایک پاپی سکھ حقہ پیا کرتا تھا ۔ دیکھا گیا ۔ اُسکا مونہہ کالا کر کے ۲۵ جوتے لگا کر سنگت سے نکالا گیا ۔

۸ ۔ تماکو پان کرنے والا نرک میں اوشیہ جاتا ہے ۔

۹ ۔ شراب پینا مانس کھانا سخت پاپ ہے ۔

ملاحظہ ۹ ساکھی مذکورین کا ہے ۔ گورمکھی پوستک سے ترجمہ کیا گیا ۔

سولھواں ۔ جس کھیت میں تماکو اوگ کر پھولتا پھلتا اور کاٹا جاتا ہے اُس کھیت میں جو سبز گھاس ہوتا ہے ۔ اُسکو پشو بھی نہیں کھاتا ۔ بلکہ یہ تماکو بھی سبز ہو یا خشک ہو ۔ اُسکو کوئی پشو نہیں کھاتا افسوس جسکو کوئی مرگ ، پکشی یا پشو نہ کھاوے اوسکو انساں نادان کھاویں ۔

ستارھواں :- جس پانی میں تماکو رکھا جاتا ہے ۔ اُسکو بھی کوئی پشو نہیں پیتا ۔

اٹھارھواں :- جل ۔ گوڑ ۔ پوتر پدارتھ ہیں ۔ مگر تماکو میں ملکر کے یہ بھی بھرشٹ ہو جاتے ہیں ۔ آشچریہ ہے ۔ کہ اس کے کھانیوالا بھی کیونکر بھرشٹ نہیں ہوتا ۔ بلکہ اوشیہ بھرشٹ ہوتا ہے ۔

اونیسواں ۔ تماکو کھانیوالے کے دانت سیاہ بدرنگت ہو کر بدصورت بن جاتے ہیں وہ آدمی آلکسی بھی ضرور ہوتا ہے ۔

بیسواں ۔ جس مکان میں سبز تماکو کا چکا لگایا جاتا ہے ۔ وہاں پر یا نزدیک اُس کے دن کو یا رات کو آرام نہیں کر سکتا ۔ اور سو نہیں سکتا ۔ کمال نفرت گھبراہٹ بدبُو کی وجہ سے ہوتی ہے ۔

خلاصہ اخبار وزیر الملک مطبع سیالکوٹ

مورخہ ۱۵ مارچ  ۱۸۸۸ء

اے دلوں کے جلانے والے تماکو تو نے کیا تسخیر کا عمل کیا ہے۔
کہ جس سے تو اِتنا ہر دل عزیز ہے۔ امیر غریب تیرے خواہشمند ہیں
تو اُن کے خلوت کا رفیق تنہائی میں دل لگی کا آلہ ہے۔ تیرے ہی
سہارے تکئیوں راستوں میں اکثر جگہ مسافرونکا جمگھٹ ہوتا ہے۔
جنٹلمین یعنے امیر آدمی تجھ ہی کو مونہہ لگاکر بہق بہق کرتے ہیں۔
خاطر تواضع میں سب سے پہلے تجھے ہی پیش کرتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ
مگر اتنا افسوس ہے۔ کہ وے جتنا تجھ کو عزیز سمجھتے ہیں۔ تو اُن سے
اُسی قدر محسن کُش ہے۔

بخلاف اُس محبت موانست کے تو اُنہیں کو سخت سے سخت امراض
میں مُبتلا کرتا ہے۔ کسیکی آنکھ کو پٹی بندھاتا ہے۔ کسی کے دماغ کو برباد
کرتا ہے۔ کسی کی ناک گندی کرتا ہے۔ کسی کے پھیپھڑوں کو نقصان پہونچاتا
ہے۔ خون گھٹاتا ہے۔ خوب رویوں کے گلاب کے رخساروں کو زعفرانی
بناتا ہے۔ ہر چند مصبتوں نے تیرے اوپر بہتیرے فتوے دیئے۔ اور
لوگوں نے کُل دخان حرام کیا۔ حکماء نے تیرے قبایح میں دفتر کے دفتر
سیاہ کردیئے۔ تیری بیخ کنی میں کوئی دقیقہ نہ اوٹھا رکھا۔ تیرے ہم
مذہبوں اور تیرا دم بھرنیوالوں کو بڑی بڑی سزائیں دیں۔ اُن کے ناک
وموہنہ کٹوائے مقید کیا مگر تیرا کچھ نہ کر سکے۔ تو انگریزوں سے بڑھ گیا
جو اپنے آپ کو بڑا فاتح سمجھتے ہیں۔ یعنے وے چند ممالک و جزائر پر قبضہ

ہیں۔ تو تمام دنیا پر قابض ہے۔ تیری ادنےٰ درجہ کی ترقی کے حالات ہمکو معلوم ہیں۔ تو وہی بوٹی ہے جو جزایر ایسٹ انڈیا (مغربی ہند) میں بقدر ذلیل خودرو تھا۔ پندرھویں صدی میں کلمبس نے انڈلس یا اسپین سے جہاز پر نکلکر جزایر مذکور کو پایا تو فلوس نامی گھاس کے شبہہ میں تیری رتی چمک گئی۔ اُس نے ملک انڈلس میں تجھکو رواج دیا۔ وہاں سے پرتگال میں ۱۵۶۰ء فرانسیسی سفیر نے کیتھرائن ڈی میڈچی کو تیرے بیج روانہ کئے ۱۵۸۶ء میں تیرا تخم انگلستان میں پہونچا چونکہ انگریزوں اور فرانسیسوں سے پہلے پرتگالیوں کو یہاں رسوخ ہو چکا ہے۔ پس انہوں نے ہندوستان میں بھی رواج دیا۔ بعض کہتے ہیں کہ انگریزوں نے امریکہ سے لاکر ہندوستان میں اس تماکو بد اثر کو پھیلایا۔ اگرچہ تجھ میں بعض خاصیتیں اچھی بھی ہیں۔ مگر جیسے منفی اور سرت مخدر زہر ورد سر وغیرہ کو دور کرنا۔ مگر ذرا بتاؤ تو سہی کہ تیرے ان خواص سے کسیکو کیا فایدہ پہونچتا ہے۔ جس کا جواب تو بھی دے سکتا ہے۔ کہ تیرا استعمال بطور عادت یا غذا کے ہر وقت کیا جاتا ہے جس کا فایدہ کچھ بھی نہیں ہوسکتا۔ غرضیکہ تماکو کی برائیاں ظاہر کرنے کے لئے یورپ میں بہتیرے رسالہ جاری ہو چکے۔ ایک ڈاکٹر نے تو مدلل ثابت کردیا۔ کہ تماکو خواہ کسی طرح استعمال کیا جاوے۔ انسان کی پانچ فیصدی عمر کو گھٹاتا ہے۔

پس ہمارے نزدیک تو یہی مناسب ہے کہ تمام ہندوستان میں تماکو کا خرچ کم کردیں۔ نہ اپنے ملک میں پیداوار بڑھاویں۔

نوٹ:- اس اخبار میں اور بھی بہت مذمت تماکو کی تحریر ہے۔ مگر خلاصہ اصل مطلب مضمون اوپر درج کردیا گیا۔ اس سے عقلمند دانا لوگ زیادہ سے زیادہ سمجھ سکتے ہیں۔

اور کتاب توزک جہانگیری میں جہانگیر بادشاہ نے لکھا ہے۔ کہ میرے
باپ اکبر کے زمانہ میں ملک امریکہ (جسکو پاتال کہتے ہیں) سے ایک پادری
تماکو۔ آلو۔ گوبھی یہ تین چیزیں۔ اس ملک ہندوستان میں لایا تھا۔ اکبر
بادشاہ نے ۱۵۵۶ء سے ۱۶۰۵ء تک ہندوستان میں سلطنت کی
تھی۔ اس حساب سے اس تماکو کو عرصہ ۳۵ سال ہوا ہے۔ کہ اس سے
ملک میں آیا تھا۔ اس سے پہلے اس تماکو کا نام نشان بھی اس ملک
میں نہیں تھا۔ اور وید پوران شاستر پراچین یعنے پرانے بہت عرصہ
کے اس ملک میں پرورت ہیں۔ اس لئے اُن میں اس تماکو اور آلو اور
گوبی آدی انیک چیزونکا بزنانت تحریر نہیں ہے۔ مگر جب سے یہ
تماکو یہاں آیا اور لوگ استعمال کرنے لگے اور اس کے نقصان معلوم
ہوئے۔ تب ہی سے اس کے ترک کرنے کے لئے ودوانوں نے بہت
کچھ لکھا۔ بلکہ اب بھی صاف طور پر اس کی نشیدھتا لکھ رہے ہیں۔
اگرچہ باوجود اسقدر تحریر اور اُپدیشوں کے سرودیش نے اُسکو ترک
نہیں کیا۔ مگر جو لوگ ودوان ست سنگی شدھاچاری وچاروان بُدھی
مان ویدوں حکیموں داناؤں کے ملاپی ہیں۔ اُنھوں نے اسکو حتےالمقدور
خود ترک کر دیا۔ اور اپنے سنتانوں کو اس کے ترک کر دینے کا اُپدیش
کرتے ہیں۔ اور عام طور پر بھی اسکا حال یعنے اس کے ہانی کارک اور
دکھ دائی ہونیکا اور ترک کر دینے کے لئے اُپدیش موقعہ بموقعہ سبھاؤں
میں ہو رہا ہے۔ اور تحریر میں اُسکو لایا جاتا ہے۔ اس لئے سب سجنوں
بدھی مانوں کو واجب اور اوشیہ ضروری ہے۔ کہ اس تماکو کو جہاں تک
ہو سکے خود ترک کریں۔ اپنی اولاد سے بھی ترک کرادیں۔ اور اُس کی
کاشت نہ کرنیکے لئے اُپدیش کیا کریں۔ کیونکہ جس چیز سے روگ اور دوکھ
درد در آلس انسانوں کو دامن گیر ہوں۔ اسکا قطعی ہی ترک کر دینا سب

درپش کو ضروری ہے۔
پُستک پدم پوران ادھیاء ۱۵۔۱۶ میں شلوک ۱۳۔۱۴۔۱۵۔۱۶ میں ہی اس
تماکو کا نشیدہ لکھا ہے۔ یہ چاروں شلوک ذیل میں لکھے جاتے ہیں۔

एकदा भगवान कृष्णो सत्या-
याः प्रयकाम्य या बेन तेय स-
मा रूढ़ो इंद्र लोकं तदा गतं ॥१३॥
कल्प वृक्षं याचितवानसोबदन्न-
ददाम्यहं बेन तेयस्तदा क्रुद्धो-
स्तदर्पं युयुधे तदा ॥१४॥
गोलोके गहडोः गोभिर्युधं चैव-
कारं सः गहडस्य चत्तडेन पुच्छ
कर्णस्तादा स्यपल्लत ॥१५॥
रुधिरोपि पपा तोर्व्या जीणि बस्तुनिर्भवतु
कर्णो स्य श्च तमालं व पुच्छाद्धो भीव भू वः
रुधिरात्संहदी जाताः सोर्थी दरतल्यजेत
तस्माद्दै तत्र पं वै वनि हि सेब्यं नरैः पिदे ॥१६॥

ارتھ

سوت جی بولے ایک سمے بھگوان کرشن جی ست بھاماں کے پریہ کی اچھا
کر گرڑ پر بیٹھ اندر لوک کو گئے۔ ۱۳۔

وہاں جا کر کلپ برکش مانگا سو اندر بولا ہم نہیں دینگے۔ یہ بارتا اندر کی
سُن کر گرڑ جی کو کرودھ ہیو بینے ہوا۔ تس کے سنے یدھ کرنے لگا۔ (۱۴)
سو وہ گرڑ جی گولوک میں جا کر گؤاں سے یدھ کرتے گئے جب گرڑ جی کی چونچ

سے گھؤ کی پونچھ - کان کٹ گئے ۱۶۔ لہو جہند۔ کان تمباکو اور پونچھ سے گوبھی پیدا ہوئے۔

بیت از کتاب بہار بندابن

نشہ بازوں کی راہ مت سیکھو۔ اُنکی صحبت کو ترک کر دیجو۔
دم لگانا جگر جلانا ہے۔ دم نہیں موہنہ پہ دُم ہے لگاتا ہے،

نوٹ:۔ حقہ پینے سے دہواں نکلتا ہے وہی موہنہ پہ دم سمجھو

سوال ۱۲۱۔ جو لوگ حقہ نہیں پیتے صرف تماکو ہی خشک کہاتے ہیں۔ اور اکثر کہاتے بھی نہیں۔ محض نسوار ہی چڑھاتے ہیں۔ اس میں تو پاپ اور نقصان نہیں ہے۔

جواب۔ تماکو کہانا بھی اچھا نہیں ہے اور جو لوگ کہتے ہیں کہ دانتوں کے درد کو دور کر دیتا ہے۔ یہ اُنکا کہنا غلط کیونکہ جو عارضہ ہوتا ہے۔ اُس کو دور کرنے کے لئے دوائی دیجاتی ہے۔ وہ مرض دور ہو کر عرصہ تک نہیں ہوتی یعنے وہ دوائی اُس بیماری کو جڑ سے اُکھاڑ دیتی ہے۔ مگر یہ تماکو ایسا نہیں ہے۔ کیونکہ دانتوں کے درد کو ہمیشہ کے لئے دور نہیں کرتا بلکہ غذا ہو کر بجائے درد دور کرنے کے برعکس نقصان مزید کرتا ہے۔

۱۔ موہنہ سے شب و روز بدبُو دور گندہی آتی رہتی ہے۔

۲۔ اگر ایک روز نہ کہاوے تو بدستور درد ہونے لگتا ہے۔ بلکہ علاوہ درد کے اور بھی کچھ گھبراہٹ وغیرہ ہونے لگتی ہے۔

۳۔ آنکھونکی بصارت کچھ کم کر دیتا ہے۔

۴۔ قریب بیٹھنے یعنے جو آدمی اُس کے پاس نزدیک بیٹھ جاویں۔ تو بدبُو اُس کے موہنہ سے آکر اُنکو نفرت کراہت کرا دیتی ہے۔ اور وہ تنگ ہو جاتے ہیں۔ اکثر مرتبہ تو اُس کے پاس سے اُٹھ کھڑے ہوتے اور فاصلہ پہ جا بیٹھتے ہیں۔

۵ ۔ یہ تماکو کہانا روزانہ غذا بطور نشہ بلکہ اُس سے بھی زیادہ ہو جاتا ہے۔
افیوں کا نشہ تو صرف ایک دفعہ یا دو دفعہ دن رات میں کہایا جاتا ہے
یہ بھرشٹ تماکو دن اور راتری میں بہت ہی مرتبہ کہاتے ہیں۔ اور
ترپتی نہیں ہوتی۔ اس حالت میں یہ کمبخت غذا اور نشہ سے بھی
بڑھگیا اور دُکھدائی ہو جاتا ہے۔

۶ ۔ یہ تماکو بدبُو درگندھی یکت سے بھرشٹ اپوتر پدارتھ ہے۔ اس لئے
بھی اسکا کہانا اچھا نہیں۔ بلکہ پاپ ضرور معلوم ہوتا ہے۔

۷ ۔ تماکو کہانے سے بھی تھوک سیاہ وغیرہ موہنہ سے بہت مرتبہ نکلتا
ہے۔ جس سے نفرت مزید قریب کے مقیم ارتھات بیٹھنے والوں کو
ہوتی ہے۔ اُن کے دل کو روکتے ہیں۔ تکلیف پاتے ہیں۔

۸ ۔ گندے مکھ سے پرمیشور کا بھجن کرنا بھی اُسکا کمال ہرج معلوم ہوتا ہے
دیکھو

पित्वा ददाती खादन्ती त्मालम्
मिष्टवस्तुतः ॥ हृदे च कलूमान्यास्या
दुर्गंधि दुहनीहिहना ॥२३॥

ارتھ

جو لوگ تماکو کہاتے یا پیتے ہیں۔ اُنکا ہردا کل یگ میں دور گندھتا۔
ارتھات بدبُو والا ہی رہتا ہے۔ یعنے بھرشٹ رہتا ہے۔ ۲۳۔

त्मालम भृंगी मद्योया चन्योवः चेतवि-
म्भोजनः ॥ सत्यम् चौस्वतमम्या ब्र-
हस्तो सेबन्न योम मोत्नभी ॥३२

ارتھ :- بھانگ تماکو شراب کا جو لوگ بھوگ کرتے ہیں۔ وشنو اور دوج مہو کمشتو نکو

آئوگیہ ہے۔ ۴۲۔

سار سنگرہ گرنتھ سے ہے۔

دور گندھی پت وسنو جو مکھ سے کہاوت جوے
گرت بیگ نیچ ورن سے نیچ اونچ سے ہوئے
سمتی لوگ بروّدھہ جو ذات ورن بر جاس۔
سو ناکہاوت کبھی بھی کھبرشٹ پدارتھ خاص
نندا جا کی کرت ہیں پڑھی مان بر لوگ۔
تا کا کھانا پہل نہیں سنت رام نج بھوگ

نسوار کا کھنڈن اور نقصانات لکھید

جب حقہ پینا تماکو کا کہانا واجب نہیں تو نسوار لینا یعنے استعمال کرنا کب مناسب ہے۔ اس نسوار میں کئی ایک نقصان ہیں۔ جو نقصان اوپر بیان عیاں کر آئے ہیں۔ علاوہ اُن کے اور بھی ہانی کارک نسوار ضرور بسیار ہے۔

اوّل:۔ نسوار محض واسطے نکل جانے گندا پانی مغز سے بذریعہ چھینک کے ناک میں چڑھائی جاتی ہے۔ مگر یہ بات برعکس ہے چھینکا سے پانی تو ضرور نکلتا ہے۔ مگر مغز صاف نہیں ہوتا۔ بلکہ تکلیف بے شک ہوتی ہے۔ جو نسوار کے عادی ہوتے ہیں۔ اُنکو نہ تو چھینک آتی ہے۔ نہ ہی مغز سے گندا پانی برآمد ہوتا ہے۔ بلکہ نسوار سے تو مغز اور منہہ گندہ ضرور ہوتا۔ اور کسی قدر نسوار سے پیٹ میں ضرور پہونچتی ہے

دوئم:۔ مغز کو کم زور ضعف ضرور کرتی ہے

سوئم:۔ بمثل حقہ پینے اور تماکو کھانے کے نسوار کا بھی ضرور ایک نشہ ہی کیا جاتا ہے۔ اگر نسوار تھوڑا عرصہ تک عادی

آدمی کو نہ مل سکے تو وہ گھبرا کر دکھی ہو جاتا ہے۔ آنکھوں سے پانی گرنا شروع ہو جاتا ہے۔ بھوکھ دور ہو جاتی ہے۔ اچھی چیزیں بھی بُری معلوم ہوتی ہیں۔ جس چیز کے استعمال سے مغز ناک حلق شب و روز گندا رہے اور بیماری کوئی بھی ہمیشہ کے لیئے دور نہ ہو۔ بلکہ اور عارضے اُتپنّ ہوں اور بدھی بھرشٹ ہو۔ ایسی حالت میں ایسی دُکھدائی بھرشٹ چیز کو ہرگز ہرگز استعمال نہیں کرنا چاہیئے۔ کیونکہ آدمی کو عادی بنا کر ناقابل بنا دیتا اچھا اثر نہیں ہے۔ ازیں باعث نسوار کا استعمال بھی بہت ہی خراب بے صواب بلکہ پُر از عذاب ضرور ہے۔

غرض حقہ کا پینا تماکو کا کھانا نسوار کا چڑھانا کسی طرح بھی مفید نہیں۔ بلکہ دکھدائی اور پاپ یُکت اوشیہ ہے۔

دوہا

جس وستو کے سیو سے نشٹ ہوت نج دھرم۔
تاکہ تیاگن اوچت ہے۔ جان ابھوگ کو کرم ۔۱۔
حقا سیون بُرا ہے۔ بھرشٹ اتی تس جان۔
تا نتے تیاگو سکل جن سمجھ لیکھ پرمان۔۲۔
پُن اس کھانا چھوڑیئے تیاگو پُن نسوار۔
یہ دُکھدائی جانیئے من میں لیہو وچار۔۳۔
ہے سوامی ہدیا یہہ بنتی موری مان۔
سکل جنوں کا کشٹ ہر ہر اونکا اگیان۔۴۔
پر اوپکاری ہونہہ سب وید وکت ویوہار۔
شُدھ آچاری سکل ہوں سنت رام گرتار۔۵
سُکھد ہو سب ادم ہو تم داتا ہیں دین

موہے اوگن سکل ہر سُکھ سے ہو تم جیپن ۶۔
جو وستو بِرکرم پُن دھرم ھرے دوکھ ہوئی ۔
جلد دور کر جگت سے سنت رام دوکھ سوئی ۔ ۷

سوال ۲۲:۔ اسکا انسداد سرکار کیوں نہیں کرتی گورمنٹ ہند و پنجاب کو ایسی دوکھدائی نقصان دہیہ مخلوق کا انتظام کرنا ضرور واجب ہے ۔ اس تماکو وغیرہ اشیاء نکھید اور دُکھدائی کی کاشت کرانا ہی بند کردین تو مُلک کا بڑا ہی فائدہ ہے ۔

جواب:۔ واہ کیا خُوب بھلا سرکار کو کیا مطلب اور سرکار کو فائدہ ہی کیا ہے ۔ جب باشندگان ہند و پنجاب خود دانستہ اس بھرشٹ گندے دُکھدائی پدارتھ کا جان بُوجھ کر تیاگ نہیں کرتے ۔ بلکہ اس میں اپنے دِلوں کو اور خواہشوں کو رماتے جاتے اور برابر نقصان اوٹھاتے ہیں ۔ خود بخود اُسمیں پھنستے ہیں ۔ پھر سرکار کیا کرے اور سرکار کو کیا غرض پڑی ہے ۔ ذرا سوچو تو سہی کہ کروڑہا روپیہ سالیانہ سرکار کو فائدہ ہوتا ہے ۔ اور تجارت برابر کئی ایک مُلکوں سے اسکی جاری ہے ۔ اور بڑا بھاری فائدہ اس تجارت سے سرکار کو بھی ہو رہا ہے ۔ پھر کیوں سرکار اپنا نقصان کرے ۔ جب وہ عقل کا اندھا اور گانٹھ کا پُورا ملجاوے ۔ اُسکو نہ لوٹنا خود ویسا ہونا پڑتا ہے ۔ جب اس ملک کے آدمی معزز پراوپکاری بڑے نامی گرامی لوگ بلکہ کل باشندگان خود اس تماکو کا استعمال بند نہیں کرتے اور اپنا بھلا اور مُلک کا آرام اونتی خود نہیں جانتے اور باہم بُغض عداوت لڑائی جھگڑے ناواجب کرتے ہیں ۔ تو سرکار دخل در معقولات کیوں کرے ۔ جو شخص اُپنے پاؤں پر دانستہ کولہاڑی آپ ہی مارے تو دوسرا شخص کیا کرے ۔ سرکار میں کوئی فریاد نہیں کرتا ۔ اپنے ملک کا حال اظہار نہیں کرتا اور درخواست انسداد مُلک سے نہیں ہوتی اور سب لوگ ملکر پورشارتھ

سے اس بھرشٹ چیز کو دور کرنے کے لئے خود کوشش اور انتظام نہیں کرتے تو سرکار کو کیا۔

اچھا ہماری فریاد تو ایک اوم برمھ دیاؤ اناوی سرو شکتیمان سے ہی ہے کیونکہ وہی راجونکا راجا مہاناجونکا مہاراجا داتاؤنکا داتار اتی اودار ہے۔ اور یہہ عرض ہے۔ کہ وہ اپنی دیالتا اودارتا سے سب لوگوں کو شدھ بدھ سرشٹ پورشارتھ دیوے۔ اور وہ سب سریشٹاچار ہوکر شدھ ویوہار ایک دوسریکا اوپکار من بچن کرم سے کیا کریں۔ جہالت نادانی عداوت بغز اور چوری آدی پاپ اس ملک سے دور ہوویں۔

سوال ۲۳ :- حقہ پینا تماکو کہانا اور نسوار لینا تو نشیدھ کیا۔ بھلا بھنگ پینا تو پاپ نہیں۔ کیونکہ اسکو بڑے بڑے مہاتماں لوگ پیتے ہیں۔ سادھو یوگا ابھیاسی اسکو پیکر پرمیشور میں من تن جوڑ کر آنند اور مگن ہوجاتے ہیں۔ دھیان انکا خوب جمتا ہے۔ اس میں کیا جواب ہے۔ صاف بیان کیجیں۔

جواب :- کسی شاستر اور ویدوں اپ نکھدوں میں اس بھنگ کو اچھا یا شدھ نہیں لکھا۔ اور نہ اس کے پینے کی آگیا ہی لکھی دیکھی بلکہ اس کے سیون ارتھات استعمال یعنے کہانے پینے کی سخت ممانعت تو کئی پستکوں کے استھلوں میں تحریر موجود ہے۔ اور نشیدھتا و نشیہ لکھی ہے۔ دیکھئے۔

बुद्धिं लुम्पति यद्द्रव्यं मदकारि तदुच्यते
सारङ्गधर अ० ४ श्लोक २१॥

ارتھ

جو جو بدھی کا ناش کرنیوالے پدارتھ ہیں۔ انکا سیون کبھی نہ کریں۔ اور جتنے ان سڑے بگڑے دور گندھ آدی سے دوکہت **दुरवत्त** اور اچھے پرکار نہ بنے ہوئے اور مدھ (شراب) مانس ہاری ملیچھ کہ جنکا شریر مد مانس کے پرمانوں

(प्रमाण श्लो) سے پورت ہے۔ اُن کے ہاتھ کا نہ کھاویں۔ سارنگ دھر ادھیائے ۴۔ شلوک ۲۱۔

बिज्या कल्प मे कन्तू दश कल्पन्तु नागनी। मद्यपान सहस्रन्तू धूम्रपान युगे युगे ॥ १० ॥ सकंध ॥ कांड ॥ मजूरा ॥

ارتھ

جو بھنگ پیتا ہے۔ کلپ بھر نرک میں رہتا ہے۔ اور جو افیون کھاتا ہے دس کلپ نرک میں رہتا ہے۔ اور شراب خور ہزار کلپ تک اور دھواں اَرتھات تماکو وحقہ پینے والا یُگ یُگ میں نرک میں رہیگا۔ ۱۰۔ سکندھ پوران۔ مجورا کانڈ۔ ادھیائے ۶۶۔

तमाल भंग मद्यंच ये पिबंति विवेकनः ते ज्ञेया मुनिशार्दुल महा पातकिनो मरः ॥ ब्रह्मांड पुरान ॥ श्लोक ४८ ॥

ارتھ

دوہا:- بھانگ تماکو مدکو جے (जे) اودبکی کھا نہہ۔
ہے مُنی نارد تے منکھ جہا پاتکی آنہہ ۔۴۸۔

۱۔ اس کا نشہ بُدھی کو ستھر نہیں رہنے دیتا۔ جو بات موںہہ میں آئے خواہ وہ کیسی ہی ہو کہدی جاتی ہے۔

۲۔ نشہ اسکا حلق کو خشک کر دیتا ہے۔ بولنا محال ہو جاتا ہے۔ آنکھیں چکرا جاتی ہیں۔ زمین آسمان مکانات گھومتے پرتیت ہوتے ہیں۔ زیادہ نشہ ہونے سے خودبھی چشم بند کر چپ ہو جاتا ہے۔ اپنا آپ بھی گھومتا ہُوا معلوم ہوتا ہے۔

۳- خون خشک ہو جاتا ہے۔ رنگت بدلتی ہے۔ آلس زیادہ ہو جاتا ہے کمزوری پیدا ہوتی ہے۔ بلکہ ادھر اودھر معمولی طور پر پھرا بھی نہیں جاتا۔

۴ :- اسکا سیون ۳ کارن بتلاتے ہیں۔ کام کی ادھکتا۔ بھوجن زیادہ کھانے کے لئے۔ یہہ سرد ہوتی ہے۔ اس کے پینے سے پیاس نہیں لگتی مگر ان ہر سہ کارن میں کچھ بھی لابھ یعنے فائدہ نہیں ہوتا۔ حکیم لوگ اسکا اچھی طرح وستار یوکت نشیدھ کرتے ہیں۔ اسکا استعمال منع کرتے ہیں۔ بھنگ سرد تو ہے۔ مگر خشک سردی سے بڑھکر اور زیادہ ہے۔

۵- جو سادھو لوگ اسکو پیتے ہیں۔ سو انکو اسکا واستو سبھاؤ اثر معلوم نہیں ہوتا جو لوگ سادھو مہاتما۔ وِدوان بدھی مان ست سنگی ہیں۔ وہ اسکو ہرگز سیون نہیں کرتے بلکہ اُپدیش کرتے ہیں۔ کہ اسکا پینا اچھا نہیں ہوتا۔ سب لوگ اس کو نہ پیویں۔

اس کا نشہ جب غالب ہو جاتا ہے۔ پشو کی طرح پڑے رہنا پڑتا ہے من بھی بدھی بھی اوسوقت بھرم جال میں پھنسے ہوئے مخبوط الحواس ہو جاتے ہیں پرمیشور میں اُسوقت من بدھی نہیں ہوتی وہ تو سمیک وچار اور ایشور راستی میں ستیہ گیان سے ہی شدھ ہوتے ہیں۔ جو لوگ اس کے عادی ہو جاتے ہیں۔ اکثر بلفظ بھنگی کہلاتے ہیں۔

اس کے پینے سے مکتی نہیں ملتی۔ بلکہ دکھ روپ بندھن میں گرست ہو جاتا ہے۔ اور نرک لیتا ہے۔

۶- ادھک نشہ پر تنگ ہوکر آچار وغیرہ کھٹائی کھا کر نشہ کے دور کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اگر من اُسوقت پرمیشور میں لگجاتا۔ تو ایسی تکلیف کیوں ہوتی اس لئے انیک وجوہات سے یہ نشہ بھی خراب دکھدائی ہے۔ دانا وِدوان مہان سُجان اسکو نہیں پیتے۔ ہاں کسی خاص موقعہ مرض پر بطور دوائی اسکا استعمال کیا جاوے۔ تو تعجب نہیں بلکہ اچھا ہے۔ مگر ہمیشہ

کے لئے نہیں چاہیئے۔

۷۔ جب دو آدمی باہم کسی موقعہ پر بات چیت کرتے ہیں۔ تو کوئی آدمی زیادہ بولتا ہے۔ تو دوسرا اسکو طعنہ دیتا ہے کہ کیا تو نے بھنگ پی ہوئی ہے۔ جو اتنا بکواس لا معنے کرتا ہے۔

دوہا

سمجھ سوچکر دیکھیئے بڑی بھنگ ہے جان۔
اک من ہو کے تیاگ دے ساکھشی اوم جہان۔۱۔
نرک دیت یہہ نشہ ہے۔ تیاگو یا کو میت۔
شدھاچاری اوم جپ سنت رام کرنیت۔۲۔

افیون کا نشہ

سوال ۴۲۔ افیون کا جگت میں ادھک پرچار ویوہار ہو رہا ہے ہر ایک ملک میں اس کی تجارت شروع ہے۔ اکثر لوگ استعمال کرتے ہیں۔ دوان اودیہ یعنے سب لوگ استعمال کرتے اور عارضوں کے دور کرنے کے لئے مفید بتلاتے ہیں۔ کیا یہ نشہ نہیں ہے۔ اور منع ہے یا نہیں۔

جواب:۔ یہہ افیوں تو بڑی سخت جان سے ہلاک کرنیوالی زہر مثل دیگر اُن کے شمار میں آتی ہے۔ اور اُس کا نشہ بڑا خراب ہے صواب بہت عذاب ہے۔

یہہ ظالم تو آہستہ آہستہ بڑھتی جاتی ہے۔ یعنے کھانیوالے پہلے ایک رتی

کہانا شروع کرتے ہیں۔ رفتہ رفتہ ماشہ بلکہ تولوں تک کہانے لگتے ہیں اور گھوری نشئی ہوکر نشہ میں پینک میں آکر یعنے بے سدھ ہوکر اکثر موقعہ پر گر جاتے ہیں۔ اور اول درجہ کے وردری ہوکر ناکارے ہو جاتے ہیں۔ دردرتا۔ کاہل وجودی بیہوشی تو افیونی نشئی کا ایک خاص ورثا یعنے ملکیت ہو جاتے ہیں۔ اُن کے موںہہ سے بدبو بھی آنے لگتی ہے۔

اکثر موقعہ پر بحالت مغلوبی نشہ میں نقصان بھی ہو جاتا ہے۔ کپڑا وغیرہ جل جاتا ہے۔ ہاتھوں سے کسی چیز کا گر جانا بھی تعجب نہیں آنکھیں اکثر بند رہتی ہیں۔ زور جسمانی کم ہوتا ہے۔ جب یہہ افیون افیونی پر غالب ہو جاتی ہے۔ تب وہ ضرور ناقابل ناتواں دردری کمزور کم نظر کم عمر بلکہ موقعہ بموقعہ بیمار بھی ہو جاتا ہے۔ اب غور کریں۔ کہ اسی حالت میں کسقدر سخت نقصان ہے۔ افیوں زیادہ کہانے سے آدمی مر بھی جاتا ہے۔ اس لئے اسکا کہانا اچھا نہیں ہے۔

حکیم لوگ اسکو اکثر دوائی کے طور پر اسکا استعمال ضرور کراتے ہیں مگر بہت ہی تھوڑے عرصہ تک یعنے بیماری کے دور اور رفع کرنے تک قدرے افیوں دوائی آمیز کرا کر کے استعمال کراتے ہیں۔ مگر ہمیشہ کے لئے نہیں۔

اگر ایک وقت بھی افیونی کو افیوں نہ ملے۔ تو وہ بیزار لاچار بلکہ دکھی ہو جاتا ہے۔ سب طرف سے من ہٹا کر افیوں میں جھکنے لگتا ہے۔ اور اور افیوں کا متلاشی ہوتا۔ کبھی بیمار بھی ہو جاتا ہے۔ کہانا پینا چھوٹ جاتا ہے۔

افیون کے غالب ہو جانے پر پرمیشور کا بھجن اپاسنا پہاونکا افیونی سے ہرگز نہیں ہوتا۔ بلکہ یہیں غلیظ دردری رہتا ہے۔ افیون کہا کر کلیجہ کو چاٹ لگ جاتی ہے۔ جب کہ کچھ کہا نہیں لیتا تبتک چین آرام کہاں

اگرچہ اکثر آدمی قدرے ایک رتی یا اس سے کم افیوں کا استعمال کرتے ہیں۔ افیوں اُن پر غالب نہیں ہوتی ہوشیار رہتے ہیں مگر تاہم اس کا استعمال خراب تصور کرنا واجب ہے۔ حتے المقدور اس کو چھوڑ دینا واجب ہے۔ جن بیماریوں کے دور کرنے کے لئے لوگ اس کا استعمال کرتے وہ بذریعہ دیگر ادویات کسی اچھے پراوپکاری سلیم الطبع دیالو شدھاچاری پورن ودوان مہاتماؤں سے اس افیون کو ضرور دور کریں تو اچھا ہوگا۔

اس کا سیون ستیہ شاستروں میں بھی منع کیا گیا ہے۔ اس لئے اس کو تیاگ کر ویدوکت پتھ کر کے آنندت ہوویں۔

سوال ۲۵ } شراب تو سمندر سے رتن ہو کر نکلی تھی۔ اور بڑے بڑے ودوان لوگ اور انگریز تو سب پیتے ہیں۔ اس کو برا نہیں جانتے چند بیماریوں کو بھی مفید ہے۔ ایسکو پیکر بے خوف اور دلیر آدمی ہو جاتا ہے۔ کھانا پینا ہضم ہوتا ہے۔ پھر کیوں نہ اس کو جائز رکھا جاوے

جواب } واہ جی واہ آپ شراب کو کیا اچھا جانتے ہو۔ نہیں نہیں یہ تو بڑی ہی خراب چیز ہے۔ آدمی کو پاگل متوالا بناتی ہے۔ مہا بھرشٹ چیز ترک دینے والی ضرور یہ ہی شراب ہے۔ اس کے مزید پان کرنے سے قے ہو کر پار جاتی اور بدن غلیظ ہو جاتے ہیں۔ اچھی طرح چلا پھرا نہیں جاتا۔ ہر ایک کو برا بھلا کہنے لگ جاتا ہے۔ گستاخ ہوتا ہے۔ دنیاوی کاموں سے رہ جاتا ہے۔ دراصل شرابی کا اعتبار بیش نان بڑا ہی بہت گھٹ جاتا ہے۔ بحالت نشہ شراب سرکار میں ماخوذ ہو کر سزایاب ہو جاتا ہے۔ ندامت شرمندگی

اٹھاتا ہے۔

شرابی کبابی کہلاتا ہے۔ فضول خرچ بہت ہو جاتا ہے۔ اکثر اوسکا سنگ اور اُس کی صحبت رنڈی بازوں۔ لنگاڑوں۔ لُچّوں اور چوروں یاروں بے اعتباروں سے اکثر ہو جاتی ہے۔

جھوٹھ بولنے کی عادت ہو کر سخت عادت بنے بدزبان بھی ہو جاتا ہے۔ شراب نہ ملنے پر گھر کی جائیداد بھی فروخت کرنے لگ جاتا ہے۔ تنگ دست ہو جاتا ہے۔ مگر شراب کا عادی ہو کر شراب خراب کو نہیں چھوڑتا۔

شرابی اکثر افیونی بھی ہو جایا کرتا ہے۔ مگر شراب تاہم نہیں چھوڑتی پرمیشور کا بھجن وان آدمی ست سنگ چھوٹ جاتا ہے۔ بدچلن ہو کر بھلے مانسوں لوگوں کی نظروں سے گر جاتا ہے مہاتما وِدوان لوگ اس سے نفرت کرتے ہیں۔ الگ ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ شراب بھرشٹ اُشدھ اپوتر ملین پدارتھ ہے۔ اسواسطے شرابی پاپی ہو جاتا ہے۔ اور پاپ کا کرنا اچھا نہیں چونکہ اس شراب کا نشیدھ ویدوں شاستروں آدی میں وستار پوروک ہے۔ اور سب لوگ اس کو خراب اور بھرشٹ پدارتھ جانتے ہیں۔ اس لئے یہاں پر اسقدر ہی تحریر کافی ہے۔ مہاتما بدھی مان لوگ اتنے میں ہی بہت کچھ سمجھ لینگے۔ اور اور اس کے ترک کرنیکا اُپدیش کرتے اور کریں گے۔ زیادہ تحریر کی ضرورت نہیں ہے۔

دوہا

مت شراب کر پان مت اتی بھرشٹ اسن جان

تج اس کو تو ٹھیک ہی سنت رام مت مان

پوست کی تردید کھنڈن

(سوال ۲۶)

پوست تو سرد ہوتا ہے۔ اور بے ہوش بھی نہیں کرتا؟

جواب

افیون کا باپ پوست ہے۔ یہ بھی بمثل افیون نشہ دار ہے۔ اس کا بھی ترک کرنا ضروری ہے۔ آج کل اسطرف کاشت پوست بہت ہی کم ہوتی ہے۔ اس لئے اسطرف کے لوگ پوست نہیں پیتے۔ اگر پیتے تو بہت کم پیتے ہیں مگر اس کا پینا اچھا نہیں ہے۔

دوہا

نندا پوست سمجھ من یاکو دیجے چھوڑ
پرم پتا یا ادھم سے من بتی اپنے جوڑ ۔ ۱
کرت دین پن آلسی یہ پوست لے میت
بھجن ادھم کر نسدن سنت رام الا پریت ۔ ۲

چرس گانجا مدک چنڈو

(سوال ۲۷)

چرس۔ گانجا مدک چنڈو کیا یہہ بھی منع ہیں۔ انکا پرتانت بتلادیں۔؟۔

(جواب)

یہہ چاروں بھی بڑے خراب اور بھرشٹ اپتر ہیں۔ اول یہہ چرس تماکو سے بھی ادھک بھرشٹ اشدھ چیز ہے۔ اس کا نشہ جلدی ہوتا ہے۔ مگر خراب بہت ہے۔ بدبو والا مونہہ اور بدن پارچات بھی گندے ہو جاتے ہیں۔ نزدیک بیٹھنے والوں کو اُس کی بدبو سے کمال نفرت کراہت آتی ہے۔ اور چرس خود بھی دورگندہ دیوکت اور سخت گرم خاصیت والا وو کھدائی ہے۔ خون کو جلاتا۔ کم نظری کرتا ہے۔ بھوکھ بہت کم ہو جاتی ہے۔ ذلیلا پن اور ملین من تن بھی ضرور ہو جاتے ہیں۔ کھانسی۔ کھرا اس سے ادھک ہو جاتا ہے کسی شاعر نے کہا ہے۔ کہ چرس یہ سکھاتا ہے۔

کھانسی کروں کھرا کروں۔ تا مرے تو میں کیا کروں۔

چرس کا دم لگایا جاتا ہے۔ اگر دھواں اندر مونہہ تھوڑا عرصہ روک جاوے تو چرس نوش فوراً مرجاتا ہے۔

اس سے بہت روگ اتپن ہوتے ہیں۔ مگر اس کو اس

ملک میں امیر لوگ اور گرہستی آدمی بہت ہی کم استعمال کرتے
ہیں۔ غریب فقیر ستھرے وغیرہ اودیہ مورکھ اسکو اکثر پیتے ہیں۔
یہ چرس بھنگ کی گنڈ سے بھی بنتا ہے۔ آدمیوں کے بدن کی میل
بھی چرس میں پڑتی ہے۔ چوہڑے چمار ہندو وغیرہ کے بدن کی
میل جب شامل ہوئی تو بھرشٹ ہونے میں کیا فرق اور شبہ ہے۔
کیونکہ یہ چرس بھنگ کے کھیت سے اُس کی گنڈ سے بنتا ہے۔

چنڈو

چنڈو افیون کا ست ہوتا ہے۔ وہ مورکھ اودیہ مفلس لوگ پیتے
ہیں۔ ہندوستان میں رواج مزید ہے۔ مگر خراب اور دردری
بنانیوالا مثل افیون کے ہے۔ اس لئے اسکا پینا ہی پاپ ہے۔
اسکو ترک کرنا اچھا ہے۔

گانجہ

گانجا اور مدک مثل بھنگ خراب ہے۔ بذریعہ حقہ تماکو اس کا
استعمال کیا جاتا ہے۔ مگر بھرشٹ اور خراب ہے۔ اس کا
استعمال بھی واجب نہیں۔ ترک کرنا چاہئیے۔
برائے نام اور ظاہری دکھلاوے کے فقیر اودیہ مورکھ مجہول نامعقول
بدچلن مشنڈے گھر کے نہ گھاٹ کے تنگ تنگدست مفلس یعنے
کنگال برے حال ہوکر ستھرے یا فقیر بن جاتے ہیں۔ اور جیسے خود
ہوتے ہیں۔ ویسے لوگوں کا سنگ کرتے بھنگ۔ چرس۔ افیون۔ تماکو
چنڈو۔ گانجا۔ آدی نشوں کے عادی ہو جاتے ہیں۔ اکثر شراب
بھی پینے لگ جاتے ہیں۔ اور شب و روز قمار بازی واہیات کرموں

ہیں۔ مصروف رہتے ہیں۔ سو ایسے وششٹ فقیر نہیں ہوتے بلکہ حقیر شریر ہوتے ہیں۔ ایسے لوگ نشوں کا استعمال کرتے ہیں۔ جو لوگ پورن ودوان بدھی مان۔ دیالو۔ اور سرشیشٹ شدھا چاری ویدوکت کرم کرنیوالے اور پرمیشور کے سچے بھگت ستیہ اپدیش کرتا ہوتے ہیں۔ وہ حقہ تماکو شراب چرس آدی بھرشٹ نشوں کا سیون نہیں کرتے بلکہ وہ سکل برائیوں اور بُرے پاپی لوگوں سے الگ رہتے ہیں۔ شرن پڑوں کا سودھار اودھار ضرور کر دیتے۔ اور ستیہ اپدیش کر کے اُنکو تار دیتے اور دوکھ روپی ساگر سے پار کر دیتے ہیں۔ اس لئے سب سجنوں کو ایسے ودوانوں مہاتماؤں کا ست سنگ اور اُنکی سیوا ضرور ہی کرنی چاہیئے۔ اور ہمیشہ جگدیشور کا بھجن ویدوکت کرم کرنے واجب ہیں۔ سردوا کال آنند رہنا چاہیئے۔

دوہا

گانجا چنڈو چرس پُن مدک شراب خراب
جانو بھرشٹ اُشدھ سب ان کو تیاگ شتاب۔ 1۔
کرت نشٹ یہ دھرم سب آس چنتا دیت چیت
ہانی کارک ادھک ہیں شُدھتی ہر لیتا ہیت۔ 2۔
تا تے چھوڑو سکل ہی بھجن اوم کرنیت نیت
پُن ست سنگی ہو جیئے سنت رام سد ریت۔ 3۔
بنتیہ اوم سن کرت ہُوں مانو آپ اودار
سپھل بھنت یہ کیجیئے تم ہی ہو سبھے داتار۔ 4۔
سب جن یا کو پریم کر پڑھیں پڑھا دیں ٹھیک ٹیک

اپن شدھ من تن کریں اورن کو بھی نیک (नीक) ۔۵۔

بن ودیک اپدیش پر کریں ٹھیک من لائی

بھرشٹا چار کو کرم تیج اور ہین (श्रोउँ) و بنہہ چھڑائی ۔۶۔

داتا ۔ ماتا ۔ پتا متو سکل ہتی سمرتا سوہم ۔

بندوں تو کو چیتو چیت لے مو سوامی اوم (श्रो३म्) (۷)

شانتی شانتی شانتی

بھجن

ٹیک ۔ اوم ایکو ہے داتار

(۱) اور مانہہ سب کی شدھ لے ہے جمت پے بھنڈار ۔

انتر یامی سکل سہائی ودیا پک سکھ صد اپار ۔ اوم ایکو ......

(۲) جان بن جینا ہوت نہ جن کا پانچوں تت نہار ۔

پون آکاش آگ جل دھرتی دیئے تس داتار ۔ اوم ایکو ....

(۳) سوریہ چاند دامنی تارے جان تے لابھ اپار ۔

اوشدھیاں سب روگ نوارک پرگٹ کین سکھ کار ۔ اوم ایکو ......

(۴) گرہ ۔ نر ۔ ترد ۔ پر ۔ گھن ۔ بن ۔ سگرے جانو سکھد اپار ۔

ودیا ول متی ۔ تس دینے من ہیں دیکھ وچار ۔ اوم ایکو ......

(۵) ایکو بوئے انک ہرن پیدا دیکھو کھیت مجھار ۔
پھل ۔ دَل ۔ پشپ ۔ سُگندھ ۔ سُکھا کر دیوت ادم اُدار ۔ اوم ایکو....

(۶) چتر وید ۔ تس اوم سُجھائے ۔ ودت یہ سنسار ۔
ست شُدھ آنند دیائے گن تس اپرا پار ۔ اوم ایکو.........

(۷) پشو ۔ پکھشی ۔ مرگ ۔ مچھلی آدی جیو انیک پرکار ۔
لابھ ہیت تمرے تس کینے اتی ہے پراوپکار ۔ اوم ایکو

(۸) دن راتری چھ موسم کینے گرمی شُرد وچار ۔
سونا چاندی موتی ہیرا ہیں تمرے ہتکار ۔ اوم ایکو........

(۹) سکل لوک تل اوپر کرے جنکا نا ہنہ شمار ۔
نیم ہست تن سب کا رکھشک ہے ایکو اونکار ۔ اوم ایکو.........

(۱۰) سکل پدارتھ تس ہی دینے جن کا جگ وستار
تا سم داتا اور نہ کوئی سب کو تاشی آدھار ۔ اوم ایکو.....

(۱۱) گن مہما تس الکھ اننتا رلیلا اپر اپار ۔
سُر نر ۔ منی ۔ بُدھ پنڈت یوگی رٹت اوم من دھار ۔ اوم ایکو....

(۱۲) پنچ چراچر سب سنسارا سب کا سو آدھار ۔
اس وچار جو تاکو بھولے سو سٹھ ادھم گوار ۔ اوم ایکو......

(۱۳) جو جن تا کی شرن پڑا ہے پریم سہت اُر دھار
سنکٹ تا کے سو ہی کاٹے چھن کرہے بھوپار ۔ اوم ایکو.....

(۱۴) ودیا دان سُجان جان ہیں داتا اوم اودار
سنت رام ہے شرن ادم کی دو کر کرت جُہار ۔ اوم ایکو ہے داتار

اوم سہنسر نام

اگر آپ اوم کا جاپ کر کے اپنے ہردہ کو پوتر
کرنا چاہتے ہیں۔ تو اس کتاب کو منگوا کر نت
پرتی اس کا پاٹھ کر کے لطف زندگی اُٹھائیے
اور دیکھئے چند ہی روز میں پردہ غیب سے کیا
ظہور میں آتا ہے۔ اس کتاب کو وشن سہنسر نام
کی طرز پر لالہ سنت رام صاحب مرحوم نے بڑی
کوشش سے طیار کر کے اپنے پوتر ہردہ کا ثبوت
دیا ہے۔ قیمت فی جلد ار

ملنے کا پتہ۔ جاگیر چند ورما ہیڈ کلرک ہال دھلے کے تحصیل
موگہ ضلع فیروزپور

اوم پرکاش

یہ کتاب لالہ سنت رام سوگباشٹی کی تصنیف کی ہوئی اسمیں کیول اوم پرماتما کی استتی پرارتھنا اپاسنہ چھند. دوہا آدی ہیں شاستر وکت نپگل انوسار درج ہے. چونکہ ہر ایک ہندو ماتر کو جو ویدمت کا انویائی ہو. صبح اٹھکر پڑھنی چاہیئے. کتاب قابل دید ہے. قیمت فی جلد صرف ۵ آنہ

ملنے کا پتہ:-

جاگیر چند ورما میڈیکل ہال ڈھلہ کے تحصیل موگہ ضلع فیروزپور

راون کیکئی سیتا۔ دامودری بھبیکھن کی سوانح عمریاں

مندرج ہیں ٭

جسکو

منیجر دی پبلک بال بک ڈپو لاہور

نے

مطبع کیسو پریس لاہور میں چھپوایا

پہلی بار ۔ ۔ ۔ ۔ (۱۰۰۰) ۔ ۔ ۔ ۔ قیمت

التماس

ہم اپنے معزز شائقین کو اطلاع دیتے ہیں کہ ہمارے

کارخانہ میں آریہ سماجک مذہبی و بھجن راگ ہارمونیم

کی کتب سوامی یوگیندر پال کی تصانیف اشتہاروں

کے متعلق ہندی۔ گورمکھی۔ اردو۔ انگریزی وغیرہ

کی بکفایت مل سکتی ہیں ایک دفعہ فرمائش بھیجکر

آزمائش کریں ؎

المشتہر

مینجر وی پبلک ہال بک ڈپو شاہ عالمی دروازہ لاہور

حاصل کی ہوں
اس کا نتیجہ

اوم

چمن رامائن

مہاراجہ دسشرتھ

اپنا اقرار پورا کرنا۔ اور وعدہ ایفائی کی صفت اُن اعلےٰ صفتوں میں سے ایک ہے جو انسان کو معزز۔ مقتدر اور ہردلعزیز بنا دیتی ہے۔ جو اپنا اقرار پورا کرتا ہے۔ دُنیا میں دسشرتھ کی طرح لافانی نام یادگار چھوڑتا ہے۔ رامچندر جیسے قوی بازو۔ فرمانبردار بیٹے کی جُدائی میں دسشرتھ اپنی جان دیدیتا ہے۔ لیکن قول کا سچا دھرماتما راجہ قول پورا کرنے سے انکار نہیں کرتا۔ ایسے بہادر پُرش کہاں ہیں ؟؟

بسشٹ جی۔

یہ مہاں آتما رامچندر جی اور اُن کے تینوں بھائیوں کے گرو تھے۔ یہ وہ شخص ہے کہ سات سال کی عمر سے ۲۵ سال تک برہمچاری بن کر گورو کُل میں رہکر مختلف علوم و فنون میں کمال حاصل کر کے گرہست آشرم میں داخل ہوئے۔ اعلےٰ شاستروں کو زیر مطالعہ رکھا۔ دُنیوی کاروبار دل لگا کر کئے۔ جو پڑھا تھا۔ اس پر عمل رکھا۔ نئی نئی باتیں معلوم کرنے میں لگے رہے۔ دوستوں کو مدد دشمنوں کو خوف رہا۔ پچیس سال کی

زمانہ گرہست آشرم میں کاٹا۔ ۵۲ واں سال شروع ہُوا۔ تو دُنیوی دھندوں سے کنارہ کشی
اختیار کی۔ یعنی بان پرست آشرم میں داخل ہوئے۔ بن بن پھرے۔ ہزاروں شہر دیکھے۔
قدرتی منظروں سے لطف اُٹھایا۔ جہاں جی چاہا بیٹھ گئے۔ جس وقت لہر آئی۔ چل کھڑے
ہوئے۔ علم اور تجربہ حاصل کرتے پھرے۔ دُنیا کا رنگ ڈھنگ دیکھا۔ بھلے کاموں میں مدد
دینے کے لئے اپنے آپ کو تیار کیا۔ بُرائیوں کے برخلاف کام کرنے کی ٹھانی شہروں اور جنگلوں
میں پھرتے اور مختلف حالتیں دیکھتے دیکھتے ہر فن میں ماہر اور علم میں طاق ہو گئے۔ زندگی
کا تیسرا دَور ختم ہُوا۔ تو دُنیوی خواہشوں اور دھندوں سے الگ ہو کر سنیاس دھارن
کیا۔ ہر جگہ قدم پوجے جاتے ہیں۔ جہاں جاتے ہیں خلقت تعظیم کو جُھک جاتی ہے علمی بحثوں کے
میں اُن کا فیصلہ قطعی ہے۔ مختلف معاملات میں اُن کی رائے مُستند ہے۔ راجے مہاراجے
چاہتے ہیں۔ کہ بسشٹ جی جیسا فاضل ہمہ دان اُن کے پاس رہ کر کاروبار سلطنت
میں اُن کا مشیر بنے۔ اپنے تجربہ سے اُنہیں فائدہ پہنچائے۔ اُن کے بچّوں کو تربیت
کرے ✤

اے آریہ سنتانوں! اب ایسے لوگ کہاں ہیں؟ جب ایسے گرو تھے۔ تو رامچندر
جی کیوں انسانوں میں فرد نہ ہوتے؟

کیکئی!

کثیر الازدواجی ہمیشہ تباہی اور دُکھوں کا باعث سمجھی گئی ہے۔ سَوت کی اولاد کتنی ہی نیک
ہو۔ سوتیلی ماں کے دل میں محبت پیدا نہیں کر سکتی۔ اپنی اولاد کے بھلا چاہنے میں بُرے
سے بُرا کام کرنے سے دریغ نہیں ہوتا۔ کیکئی جیسی رانی کہ جو میدان جنگ میں اپنے
پتی کو عین مدد کے وقت مدد دے کر شوہر پرستی کا ثبوت دیتی ہے۔ سوت کے بیٹے کو راج
تلک ملتا دیکھ کر بے چین ہو رہی ہے۔ اور انجام سے آنکھیں بند کر کے میدان جنگ میں

حاصل کی ہوئی طاقت کے ذریعے بے قصور رام چندر کو چودہ برس کا بن باس دلاتی ہے
اس بن باس کا نتیجہ کیا ہوتا ہے ؟ - راجہ دشرتھ غم میں پران دیتا ہے - راجہ دشرتھ
کی موت اور رام چندر کی جدائی پر پرجا ڈھاڑیں مار مار کر رو رہی ہے - اجودھیا نگر کے
رہنے والے جو راجہ رام چندر جی کے یُوراج بنائے جانے کی خوشخبری سُن کر جاموں میں
پھولے نہ سماتے تھے - زندگی تک سے بیزار ہو رہے ہیں - رام چندر - لکھشمن بنوں کو
چلے گئے - دشرتھ نے پران تیاگ دیئے - بھرت شترو گھن غیر حاضر ہیں - بھری نگری پر
اداسی چھائی عشرت کدہ ماتم کدہ بن گیا - ہر طرف رونا چلانا ہے - ہر ایک آنکھ تر ہے -
خوشی نے اجودھیا سے کنارہ کشی کر لی ہے - یہ کرشمے کس کے ہیں ؟ -
کثیر الازدواجی! تیرا ستیاناس - تو نے کئی خاندان تباہ کئے - خوشیاں منانے
گھروں کو بحرِ غم میں ڈبو دیا +

لکھشمن

بھائی ہوں - تو ایسے - بھائیوں میں پریم ہو تو ایسا - ساری راحتیں چھوڑ کر لکھشمن
بھائی کا ساتھ دینے کو تیار کھڑا ہے - سچ ہے -

جو تھی رام لچھمن کے سینے میں موجود - بتاؤ کوئی وہ محبت ہوئی کیا ؟
کہ اب بھائی کا بھائی دشمن ہے - وہ مل جُل کے رہنے کی چاہت ہوئی کیا

کوئی ترغیب اس کو رام چندر کا ساتھ دینے سے باز نہیں رکھتی - بھائی کے ساتھ رہ کر
مصیبتیں اُٹھانا عین راحت سمجھتا ہے - جنگل میں گھاس پر سونے کو محلوں کے نرم نرم بستر
پر ترجیح دیتا ہے - جاڑے کے موسم میں گرم کمروں میں اور گرمی کے موسم میں سرد سرد
خانوں میں آرام پانے کا خیال دور کر کے ریگستانوں میں چلچلاتی دھوپ سر پر سہنے اور کھلے
میدانوں میں کڑکڑاتی سردی برداشت کرنے کو زندگی کی راحت سمجھتا ہے - رام چندر

سا بھائی بنوں میں پھرے اور وہ محلوں میں دن بسر کرے - شوہر اِس خیال کو حقارت
کی نظروں سے دیکھتا ہے - جس بھائی کے ساتھ راحت بھری زندگی کاٹی - خوشیاں منائیں
مصیبت کے وقت لکشمن اُس کا ساتھ نہ دے - یہ ہو نہیں سکتا!

سیتا

مہاتما جنک سے کون واقف نہیں - وہ راجہ جنک جو راجہ کی حیثیت سے اپنے فرائض اچھی
طرح جانتا تھا - اور ان فرائض کو پورا کرتا تھا - وہ جنک جس کو رعایا کی بہتری کا خیال
ہر وقت مدِنظر تھا - رعایا کی خوشی اُس کی خوشی تھی - وہ راجہ جنک جس کو ہر لحظہ رعایا
کی حالت کا دھیان رہتا تھا - وہ راجہ جنک کہ جس کے ہاں ہر وقت عالموں اور فاضلوں
سے انسانی فرائض پر مباحثے تھے - دھرم چرچا تھی - وہ راجہ جنک کہ جس نے سدا برت
جاری کر رکھے تھے - جس کو دُکھیا کی مدد مظلوم کی فریاد رسی سے کام تھا - ایسے راجہ کی بیٹی
سیتا کو کون نہیں جانتا؟ وہ سیتا کہ جس کو بسوامتر کا یگ سمپورن کرانے کے بعد رام
چندر جی نے سوئمبر کی شرط کڑی کمان کے دو ٹکڑے کر کے بیاہا تھا - شوہر کے ساتھ گہری
دلی محبت کے واسطے - آج تک عزت سے یاد کی جاتی ہے - جب شوہر کو بن باسی بننے کے
لئے تیار دیکھتی ہے - تو محلوں میں رہنے والی - ناز و نعمت میں پرورش پائی ہوئی - ہمیشہ
پیتمبر پہننے والی سیتا اپنے سوامی کے ساتھ جنگلوں میں خاک چھانتے پھرنے کی
تکلیف خیال میں نہیں لاتی - زیور کپڑے اُتار کر پھینک دیئے ہیں - بن باسیوں کا لباس
پہن لیا ہے - رام چندر جنگلی زندگی کی خوفناک مصیبتیں بیان کر کے اپنی پیاری سیتا
کو ساتھ چلنے کے ارادے سے باز رکھنا چاہتے ہیں - لیکن سیتا جو کہ اپنے سوامی کی
بزرگی اور عظمت سے اچھی طرح واقف ہے - اور استری ہونے کی حیثیت سے اپنے
فرائض سمجھتی ہے - کیا کہتی ہے؟

سُوامی جی میں آپ کے بِنا نہیں رہ سکتی۔ آپ میرے ساتھ نہ
ہوں تو اندر پوری میرے لئے اُجاڑ ہے۔ استری سوامی کے پاس
ہی خوش رہ سکتی ہے۔ نہ باپ نہ ماں، نہ بہن نہ بھائی نہ بیٹا نہ بیٹی
نہ مِتر کوئی بھی ایسا نہیں کہ جس کے پاس رہکر ایک عورت خوشی میں
عمر بسر کر سکے۔ محبّت کرنے والے شوہر کا ساتھ سارے دُکھوں کا
علاج ہے۔ سوامی جی آپ میری پناہ ہیں۔ آپ کے بغیر میں کسکو
زور دے کر کچھ کہہ سکتی ہوں؟ میرے رہبر آپ ہیں۔ جدھر چلائیں
چلونگی۔ جو کہیں کرونگی۔ آپ کے ہوتے مجھے کِس کا ڈر ہے؟ جنگلی درندے
مجھے ستا نہ سکیں گے۔ دھوپ کی گرمی آپ کو ایک نظر دیکھ لینے
سے ٹھنڈک میں بدل جائیگی۔ بستر کی جگہ کیلے کے پتوں اور بھوج پتر سے
بدن ڈھانپنا مجھے بھائیگا۔ کانٹے چُبھیں گے تو مجھے تکلیف نہ ہوگی۔
گھاس پھُوس کی جھونپڑی اِن محلّوں سے زیادہ آرام دِہ ہوگی۔
آپ نہ ہونگے تو یہ اونچے اونچے محل مجھے سنسان معلوم ہوں گے۔
اور کھانے دوڑیں گے۔ آپ کے ساتھ ہوتے مجھے جو دُکھ ہونگے
میں اُنہیں راحت سمجھونگی مجھے ساتھ لے چلو۔ ورنہ میں تڑپ تڑپ
کر جان دیدونگی۔ آپ کے ساتھ تکلیفوں میں شامل ہونے سے
مجھے لطف آئیگا۔ میری زندگی سنور جائیگی۔ پیارے رام چندر جی!
آپ مجھے ساتھ چلنے سے نہ روکیں۔ میں آپ کو پُوجتی ہوں۔ استری
کا یہی دھرم ہے۔ استری اپنے سوامی کے ذریعے پرماتما کے درشن کرتی
ہے۔ آپ سے بچھڑ کر میں کیا کرونگی۔ میری زندگی نِشپھل جائیگی۔ کیونکہ
آپ کی سیوا کا مجھے موقعہ نہ ملیگا۔ میں نے ساتھ جانے کی سوگند کھائی

ہے۔ میں آپ کے دکھوں کی ضرور حصہ دار ہونگی۔"

سیتا کی ان پیاری پیاری اور میٹھی میٹھی محبت بھری سچی باتوں نے رام چندر جی کے دل سے سیتا کو ساتھ چلنے سے منع کرنے کا خیال دور کر دیا۔ راجہ کی بیٹی محلوں کی رانی پھٹا پرانا لباس پہن کر خوشی خوشی جنگل کی مصیبتیں جھیلنے۔ سفر کی عقوبتیں برداشت کرنے۔ جنگلی درندوں کی ہولناک آوازیں سُننے کو اپنے پیارے شوہر رام چندر جی کے ساتھ روانہ ہوئی۔ تینوں بن باسیوں میں پریم ہے۔ جہاں پریم ہے۔ جنگل بھی سُہانا معلوم ہوتا ہے۔ محبت بھرے دل ہی جنگل میں منگل منا سکتے ہیں۔ سیتا نے محلوں سے نکلنے۔ زیور اور اچھے اچھے کپڑے۔ خدمت کرنے والی داسیاں۔ لذیذ کھانے نہ ہونے سے کبھی رنج نہیں منایا۔ رشیوں۔ منیوں۔ عالموں۔ فاضلوں سے ملتے۔ جنگلوں کے پھل پھول کھاتے کھاتے ندیوں کے کناروں پر سیر کرتے قدرتی سبزہ زاروں سے لطف اُٹھاتے مختلف اور عجیب وغریب مقامات دیکھتے۔ پہاڑوں کی چوٹیوں پر چڑھ کر چاروں طرف نظارہ کرتے۔ خوشی سے دن گذارتے۔ رام چندر۔ لکشمن اور سیتا جہاں پہنچے۔ بن میں رہنے والے رشیوں کی عورتوں نے ہر کہیں سیتا کے پتی برت کی تعریف کی پنچ وٹی میں سوپ نکھا کی ناک کاٹنے اور کھر دوشن کے قتل کا بدلہ لینے کی نیت سے راون آموجود ہوا سیتا کی خوبصورتی کی تعریفیں کر کرکے سوپ نکھا نے راون کو اشتیاق کی آگ میں ڈال دیا تھا ہرن کے شکار کی غرض سے رام چندر اور لکشمن بن میں گئے ہوئے تھے۔ جھونپڑی میں سیتا تنہا بیٹھی تھی۔ جوگیا لباس پہنے راون پوچھتا ہے۔ "مہاں سُندر! تم کون ہو؟ جنگل میں تمہارا کیا کام؟ یہاں تو درندے رہتے ہیں۔ اور جنگلی جانور بسیرا کرتے ہیں۔" بھولی سیتا نہیں جانتی کہ مخاطب کون ہے؟ سادگی سے جواب دیتی ہے "میں رام چندر جی کی استری ہوں۔ میرا پتی مجھے سیتا کہکے بُلاتا ہے۔ باپ کا حکم مان کر میرے سوامی نے چودہ برس کا بن باس لیا ہوا ہے۔ میں یہاں اپنے پریتم کے پاس خوش ہوں۔ لیکن تم

کون ہو؟ تمہاری شکل بھیک منگوں کی نہیں ہے" راون نے یہ کہہ کر کہ وہ لنکا کا راجہ ہے۔ اور سیتا کی محبت میں جلا مرتا ہے۔ سیتا کو پکڑا اور بازوؤں میں اُٹھا کر کہا۔ یہ مقام تمہارے جیسی سندر استری کے رہنے کے لائق نہیں۔ میں تمہیں لنکا میں لے جاؤں گا۔ جہاں تمہارے رہنے کے لائق ایک عالیشان محل۔ خدمت کے لئے بیشمار لونڈیاں پہننے کے لئے بیش قیمت زیور اور خوبصورت کپڑے موجود ہیں۔ جب یہ ساری باتیں ہونگی۔ اور میں تمہیں پیار کرنے والا موجود ہوں گا۔ تو رام چندر جی کو جلدی بھول جاؤ گی۔ زبردست اور بدنیت دشمن راون کی آہنی گرفت میں گرفتار سیتا نے جوں ہی اپنے بہادر شوہر کا نام سُنا۔ اس میں جوش بھر آیا۔ اور کہنے لگی "تو! اور مجھے ایسا کہے؟ شیر رام چندر کی استری کو ایک گیدڑ کوئی کام کرنے پر مجبور نہیں کر سکتا۔ تو سورج سے ضیا چھین سکتا ہے۔ مگر رام چندر کی استری کو نہیں لے جا سکتا۔ شیر سے شکار چھیننا آسان نہیں۔ مینڈک سانپ کی خوراک جبراً نہیں لے جا سکتا۔ اگر تو رام چندر کی پیاری سیتا کو بُری نظروں سے دیکھے تو وہ شوربیر تیری آنکھیں نکال دے۔ سیتا کے خلاف شان اگر کوئی لفظ کہے تو تیری زبان کاٹ لے"۔

طاقتور راون کے سامنے سیتا کی کیا ہستی تھی۔ راون اُس کو اُٹھا کر بھاگ نکلا۔ سیتا بہتیرا چلائی۔ اور چیخی۔ مگر کوئی اُس کی مدد کو نہ پہنچا۔ بوڑھا جٹاؤ مقابلہ میں مارا گیا اور سیتا جبراً لنکا کے ایک باغ میں ٹھہرائی گئی۔ اور اس موقعہ پر کہ راون نے سیتا کے پاس باغ میں جا کر اُس کو عورتوں کی طرح محلوں میں چل رہنے کی درخواست کی ہے۔

سیتا۔ عالم خیال میں پیارے رام چندر کو مخاطب کر کے کہتی ہے۔

"آہ! یہ دشمن کہ جس نے ہزاروں پاپ کئے ہیں۔ جو میری اور آپ کی جدائی کا باعث ہوا ہے۔ مجھ سے چاہتا ہے کہ میں اُس کو پیار کروں۔ اس نے اُمید باندھ رکھی ہے۔ کہ میں آپ کو بھول جاؤں گی۔ اور تکلیفوں یا تنہائی کی وحشت سے تنگ کر

کبھی اِس کا کہنا مان لوں گی۔ میرے دِل کے مالک! مجھے جان سے پیارے رامچندر جی!! سمندر کے گہرے پانیوں سے گھری ہوں۔ اگرچہ یہاں میرا کوئی ساتھی اور مددگار نہیں۔ مگر آپ کا خیال مجھ سے کوئی دور نہیں کر سکتا۔" راون نے سب کچھ سنا اور ایک مہینے کی مہلت دیکر چلا گیا۔

جب ہنومان سیتا کی تلاش میں لنکا پہنچا اور سیتا کو لے جانے کا ارادہ ظاہر کیا۔ تو جواب میں سیتا کے الفاظ میں کتنا جوش اور کتنی اُمید بھری ہے۔ وہ کہتی ہے۔

پہرے لگے ہیں۔ اور میرا یہاں سے لے جانا آسان نہیں اور اگر آسان بھی ہو تو میں نہ جاؤں گی۔ رام چندر ہی مجھے یہاں سے لے جائیں گے۔ اُن کے آنے تک میں صبر سے انتظار کروں گی۔ رام چندر جیسے شور بیر کی استری کو کوئی دوسرا شخص دشمن کے پنجے سے چھڑائے۔ یا قید سے رہائی دلوائے اسمیں رام چندر جی کی ہتک ہے۔ رام چندر جی سے کہنا کہ تمہاری پیاری سیتا دن رات تمہاری راہ دیکھتی ہے۔ اُسے آپ چھڑاؤ۔ وہ دوسرے کا احسان نہ لے گی۔"

ہنومان چلا گیا۔ سیتا ہر وقت رام چندر جی کے آنے کی منتظر ہے۔ ہر وقت اپنے پیارے پتی کا خیال لگا ہے۔ مہلت کا مہینہ گذر گیا۔ راون آیا اور بے بس سیتا کو دق کرنا شروع کیا ستایا۔ زور پر ہاتھ ڈالا۔ تو سیتا نے پکارا۔

"پیارے رام! پران پتی!! مدد کرو!!!

جواب میں کوئی آواز نہ آئی۔ مایوس سیتا نے اِدھر اُدھر دیکھ کر سر جھکا لیا۔ اور اپنے خیال میں محو ہو گئی۔ کہ گویا کوئی دوسرا وہاں موجود ہی نہیں۔ بدبخت راون نے اُس وقت کہا "رام تو مر گیا اب رام کہاں؟ یہ لو رام کا سر ہے۔ اور یہ اُس کی کمان۔ وہ مجھے مارنا چاہتا تھا۔ مگر میرے بہادروں نے اُسے مار دیا۔" ایک خون آلودہ سر کہ جس کے

چہرے پر کئی زخم تھے فرش پر سامنے ڈال دیا گیا۔ سیتا نے دیکھا۔ رام چندر سے مشابہت پائی جاتی تھی۔ کمان دیکھی تو وہی تھی کہ جو رام چندر کے پاس ہؤا کرتی تھی۔ جعل ساز راون کی چالاکی چل گئی۔ یہ جادو سیتا پر اثر کر گیا۔ لیکن نتیجہ برعکس تھا۔ راون نے خیال کیا تھا۔ کہ رام چندر کی موت کی خبر سن کر سیتا اپنے ہٹ سے باز آجائے گی۔ اور جو کچھ وہ کہے گا مان لے گی۔ مگر جب اُس نے دیکھا کہ سیتا پر گویا بجلی گر گئی۔ وہ بیہوش ہوگئی ہے۔ غشی کی حالت اور دل پر سخت صدمہ پہنچنے سے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو رہے ہیں۔ اور موت یقینی ہے تو نامراد راون محافظ عورت کو خبردار کر کے چلا گیا۔ جہاں رام چندر جی کی خبر مرگ سے سیتا کے دل پر وہ صدمہ پہنچا کہ موت کی سڑک پر ہولی۔ وہاں جب اُسے اس خبر کا جھوٹا ہونا بتلایا گیا۔ تو وہ گویا از سر نو جی اُٹھی پیار ہو تو ایسا محبت ہو تو ایسی۔ کہ جو زندگی اور موت پر حکومت کرے ۔

پیارے ناظرین! مہارانی سیتا کی عزت تو قریباً سب عورتیں کرتی ہونگی۔ لیکن سیتا کی پیروی کرنیوالی کہاں! بقول والمیک دید پاٹھن تھی۔ وُدشی تھی۔ دھارمکا تھی۔ پتی کے ساتھ جو سچا پیار تھا اُس کی شہادت رامائن سے ملتی ہے۔ کہئے! اب ایسی دیویاں کہاں ہیں؟ بھارت ماتا دُکھیا ہو رہی ہے۔ کیونکہ سیتا جیسی پتی برتا استریاں نہیں ہیں۔ سیتا کو والدین نے ودیا۔ کے زیور سے آراستہ کر کے اُس کو وید پاٹھن اور وودشی بنایا تھا۔ اب وہ حالت نہیں ہے۔ بلا ودیا محبت کی جڑ کیوں کر مضبوط ہو سکتی ہے؟ اور استریاں اپنے پتی برت دھرم کو کیونکر جان سکتی ہیں؟۔

ہنومان

وفاداری اور خدمت گذاری اِس پر ختم ہے۔ رام چندر جی پر یہ شخص دل و جان سے نثار ہے۔ خدمت گار سمجھیں۔ دوست سمجھیں۔ یا رفیق قرار دیں۔ جو کچھ ہے۔ لاثانی ہے جو کچھ

کرتا ہے۔ دل سے کرتا ہے۔ حق تو یہ ہے کہ ہنومان سے جو حق رفاقت ادا ہوا۔ اُس کی
دنیا میں نظیر نہیں ملتی۔ مشکل سے مشکل کام کو انجام دینے سخت سے سخت مصیبت میں پڑنے
کو رام چندر کے لئے ہر وقت تیار ہے۔ اپنی کارگذاریوں سے رام چندر کو ایسا موہ لیا ہے
کہ اگر لچھمن سے دوسرے درجہ پر اُن کا پیار معلوم کرنا چاہو تو وہ ہنومان ہی ہوگا۔ اعلیٰ
تربیت یافتہ نوجوان اور فولاد بازو راج کنور رامچندر جی کی ایک ایک آن اُس کو ایسی
بھا گئی تھی۔ کہ وہ اُن پر سے اپنی زندگی قربان کر دینے کو ہر وقت تیار رہتا تھا۔ بلکہ سعادت
سمجھتا تھا۔ رام چندر کا تعلق کیا تھا؟ ٹھیک ٹھیک کوئی نہیں کہہ سکتا۔ مگر اس میں
شُبہ نہیں کہ وہ تعلق دلی تھا کہ جس کے باعث ایک دوسرے کا قدردان و دوسرے پہلے
پر فدا تھا دل سے پیار کرنے والا دنیا میں مشکل سے ملتا ہے۔ سیتا کی یاد میں رام چندر
جی کو اندوہگین صورت بنائے دیکھنے سے اندر ہی اندر پیچ و تاب کھا رہا ہے۔ رام چندر
جی کا غم دور کرنے کے لئے گہرے سمندروں اور جلتی آگ میں کود پڑنے برفانی پہاڑوں کی چوٹیوں پر
چڑھ جانے اور چلتی تلواروں میں جا گھسنے تک کے مصمم ارادے باندھ رکھے ہے۔ رام چندر جی
اگر دل کی بے چینی کا اظہار کرتے ہیں۔ تو ہنومان اُنکا سچا رفیق رنج کی باتیں سُن کر کُڑھتا ہے
مگر کچھ پیش نہیں جاتی۔ کیا کرے؟ دنیا میں بھائی ہو یا بہن۔ باپ ہو یا بیٹا۔ عورت ہو یا
خاوند۔ دوست ہو یا نوکر۔ دلی لگاؤ نہیں تو کچھ نہیں۔ دل کا تعلق اعلیٰ ہے۔ دل ملے
کا میلا۔ یکدلی اور یک رنگی انسان کو کہاں سے کہاں پہنچا دیتی ہے۔ رام چندر اور ہنومان
کی دلی یگانگت نے دونوں کو ایک دوسرے کا دلدادہ و شیدا بنا دیا ہے۔ لیکن چونکہ ہنومان
نے رامچندر جی کو ہر حالت میں اپنے سے فایق اور فایق تر جان لیا ہے۔ اِس لئے ان
دونوں میں امتیاز ہو گیا ہے۔ کہ آقا اور نوکر کا سا ہوتا ہے۔ ہنومان کی طرز تسلیم
خادمانہ ہے۔ اور وہ رامچندر جی کو اپنی جان کا مالک سمجھتا ہے۔ لیکن اسی ہنومان
کی جو کہ اپنے آپ کو رام چندر جی کا خادم سمجھتا تھا۔ ہندوستان کے باشندے رام چندر

جی سے کچھ کم عزت نہیں کرتے ۔ یہ رام چندر جی کے ساتھ خلوص دلی کا باعث ہے ۔ کہ ہنومان کے نام کی عزت کی جاتی ہے ۔ اور گو یادگار کا ڈھنگ جاہلانہ سہی ۔ لیکن ہنومان کی یاد ہر وقت تازہ رکھنے کے لیئے یادگاریں قایم کی جاتی ہیں ؛

ہنومان ہتھیلی پر جان لے کر سیتا کا سراغ لگانے سمندر پیر کر لنکا پہنچتا ہے ۔ وہاں آگ میں جلایا جانے کی کوشش کی جاتی ہے ۔ مگر وفادار رفیق کچھ پروا نہیں کرتا ۔

لچھمن کے غش کھانے پر راتوں رات حکیم کو حاضر کرتا ہے ۔ اور دور دراز پہاڑیوں سے دوا کی بوٹی لاتا ہے ۔ ایسے غمخوار کہاں ملتے ہیں ! رامچندر اور ہنومان کا جو تعلق اور ایک دوسرے کو جو پیار تھا ۔ وہ ہمیشہ باپ بیٹے میں ہو ۔ بہن بھائی میں ہو ۔ عورت خاوند میں ہو ۔ اور آقا ملازم میں ہو ۔ بھائی بھائی اور دوست دوست میں ہو ۔ کسی نے کیا اچھا کہا ہے ۔

ہے تجسس شرط یاں ملنے کو کیا ملتا نہیں
پر کہیں دنیا میں صادق آشنا ملتا نہیں

بھرت

ناظرین آپ کو معلوم ہے کہ سلطنت کے واسطے بھائیوں نے بھائیوں سے کیا کیا سلوک کیئے ہیں ۔ دور کیوں جائیں یہیں ہندوستان میں بھائیوں کا خون بہانا اسلام کے شاہی خاندانوں میں کئی صدیوں تک رسم جاری رہی اورنگ زیب کا دارا شکوہ کو چھریوں سے حلال کرانا ۔ اور مراد کو مروانا تو تازہ اور مستند واقعہ ہے ۔ رام چندر کے زمانے سے لے کر آج تک سینکڑوں انقلاب ہوئے ۔ ہزاروں عالیتیں بدل گئیں ۔ یہ حالت اسلامی شاہی خاندانوں سے مخصوص نہیں بلکہ دنیا کی ہر ایک قوم میں اس ہوس سلطنت

نے بھائیوں کو بھائیوں کا قاتل بنایا ہے۔

لیکن بھرت کی مثال سوائے اُس کے ایک واقعہ کے دنیا کی تاریخ میں کہیں ڈھونڈھے نہیں ملتی ماتا کیکئی کے کارن پتا کے کال وش ہونے اور رام چندر جی کے بن باس اختیار کرنے کی خبر نے دنیا اُس کی نظروں میں تیرہ و تار کر دی ہے۔ اجودھیا کو واپس ہوا ہے۔ مگر آنکھیں خون روتی ہیں۔ اور سینے سے سرد آہیں نکلتی ہیں رام چندر جیسے پیار کرنیوالے بہادر بھائی سے جب چودہ سال کی جدائی کا خیال آتا ہے۔ تو چھاتی پھٹتی ہے۔ بچوں کی طرح بات بات پر روتا ہے۔ ایک ایک سماں اور ایک ایک چیز دیکھ کر دل پر چوٹ لگتی ہے۔ کسی ہندی شاعر نے مختصر لفظوں میں اس از خود رفتگی کی حالت پر اچھی روشنی ڈالی ہے۔ کہتا ہے ؎

بھادوں کی دھوپ دیکھ کے دیا بھرت نے رو

جس بن میرے رام ہیں۔ اُس بن چھایا ہو

بھادوں کے مہینے کی چلچلاتی دھوپ میں بھرت جا رہے ہیں اپنی فکر نہیں۔ مگر روتے ہیں۔ اِس فکر میں کہ جہاں رام چندر ہیں۔ وہاں چھاؤں ہو۔ آہا ہا! بھائی کی محبت کیسی لہریں مار رہی ہے! اور بھائی کی تکلیفوں کا خیال کر کے کیسی تڑپنا ہو رہی ہے۔ دل کو کل نہیں طبیعت بے چین ہے۔ اجودھیا پہنچا ہے تو پہلا خیال یہ گذرا ہے۔ کہ کہیں ماتا کوشلیا اپنے بیٹے کی جدائی میری طرف منسوب نہ کرتی ہو۔ اور یہ شبہ نہ ہو کہ میری ترغیب سے کیکئی نے بیوہ پن اور اکلوتے بیٹے کی جدائی کی مصیبتوں میں ڈالا ہے۔ اجودھیا میں داخل ہوتے ہی بھرت سیدھا کوشلیا کے پاس گیا۔

بھرت اپنی ذات کی نسبت (اگر کوئی ہو) شبہ کو کوشلیا کے سامنے ان الفاظ میں دور کرتا ہے۔

ہُوے ماتا اُس پیچھے بہادر کو جنگلوں میں بھیجنے جانے میں جسکی سمازش صلاح یا مرضی ہو - اُسکو کمینے لاگوں کی خدمت کرنے کی مصیبت پڑے - جس کا تاریک دل نورانی علم حاصل کرنے کی طرف مائل نہ ہو جس نے رام چندر کی جلاوطنی میں رضامندی ظاہر کی ہو وہ بھاری پاپوں کا بھاگی ہے - جس شخص نے رام چندر کو بنوں میں بھیجنے کی کوئی صلاح دی یا رضامندی ظاہر کی ہو - اُس کو ہتھیاروں کی کھڑکھڑاہٹ - بہادر زخمیوں کی ہائے ہو - اور گھمسان کے یُدھ میں بہادری سے لڑنا نصیب نہ ہو - جس نے رام چندر کی جلاوطنی کی رائے میں شرکت کی ہو وہ اپنے دوست کے ساتھ دغابازی اور ظاہر کرنے کے اقرار پر کسی کا راز دوسروں پر ظاہر کرنے سے ذلّت حاصل کرے جس نے رام چندر کی جلاوطنی میں رائے ظاہر کی ہو - اُس بدنصیب کو بہادروں کی صفوں سے بھاگنا اور بھاگتے ہوئے دشمن کے ہاتھ سے مارے جانے کی ذلّت نصیب ہو - جس نے رام کی جلاوطنی کی صلاح میں حصّہ لیا ہو - برابر کے خاندان اور نیک خیالات کی بیوی سے اس کا گھر آباد نہ ہو "

آہا! بہادروں کی قسمیں بھی کیسی بہادرانہ ہوا کرتی تھیں - ماتا ککیئی کو قابل حقارت لالچ اور فعل کے لئے مُنہ آئی باتیں کہتا ہے - اور روتا چلاتا اُسی وقت رام چندر جی کو واپس لا کر راج گدی پر بیٹھانے کے لئے ڈنڈک بن کی راہ لیتا ہے - فراخ دل بھائی راج گدی اور راج مکٹ تاج شاہی اپنے بڑے بھائی کا حق سمجھتا ہے - اور اس کے حق کو استعمال کرنے کے پاپ کا خیال کر کے کانپا جاتا ہے - جنگلوں کی خاک چھانتا - ننگے پاؤں ننگے سر اور پیدل گرمیوں

کے موسم میں سفر کی سختیاں برداشت کرتا ہُوا۔ بلند حوصلہ بھرت چترکوٹ کہ جہاں رامچندر جی۔ لکشمن اور سیتا سمیت گھاس پھوس کی کُٹیا بنا کر رہتے تھے۔ جا پہنچا۔

انقلاب زمانہ آ! اُس رام چندر جی کی کہ جو اس وقت اجودھیا کی وسیع سلطنت کا مالک ہوتا بھرت اور شترو گن کو جھونپڑی کا پتہ نہیں ملتا۔ اور جب پتہ لگاتے لگاتے رام چندر جی۔ سیتا جی اور لکشمن جی کو ایک جھونپڑی میں رہتے پایا۔ تو اُن کے دل کی کیا حالت ہوئی ہوگئی۔

عالیشان محلوں کا مالک جھونپڑی میں رہتا ہے۔ فوجوں کا سردار کھانا پکانے کے لئے خود لکڑیاں اکٹھی کر رہا ہے۔ جڑاؤ زیوروں کی مالک سیتا پہننے کو جنگلی اور خودرو پھولوں کے گہنے بنا رہی ہے۔ دشرتھ کا طاقتور بیٹا لکشمن صرف ایک دھوتی پہنے گھاس کے مخملی فرش پر بیٹھا ہے۔

بھرت اور شتروگن۔ کوشلیا۔ کیکئی۔ سمترا کا مدت کے بچھڑے ہوئے رامچندر جی۔ سیتا اور لکشمن کو چترکوٹ کے پہاڑ پر ایک جھونپڑی پر ملنا ایسا دردناک اور موثر سماں ہے کہ انسان اپنے آنسو نہیں روک سکتا۔

رام چندر جی کو ہٹ کا پکا پا کر اجودھیا میں نہ داخل ہونے کا اقرار کر کے اور رام چندر جی کی گھاس کی بنی ہوئی کھڑائیں لے کر رام چندر جی کے نام پر حکومت کرنے کو بھرت واپس ہوتا ہے۔ ایسے نیک نیت۔ حق شناس۔ بلند حوصلہ اور محبت کرنیوالے بھائی کہاں ہیں؟

رام چندر جی

زباں پہ بارِ خدایا یہ کس کا نام آیا
کہ میری نطق نے بوسے میری زباں کیلئے

یہ وہی بہادر جنگ جو۔ سیتا سی استری کا محبت کرنے والا خاوند۔ راجہ دشرتھ
کا فرمانبردار بیٹا۔ بھرت لکشمن۔ شترگن کا پیارا بھائی۔ ہنومان کا قدردان مالک۔
بسشٹ جیسے عالم و فاضل کا شاگرد رشید۔ کوشلیا کا جایا۔ سگریو کو ملوان بالی
سے حق دلوانے والا۔ لنکا کا فاتح۔ آریوں کا فخر۔ بھارت باشیوں کے دلوں پر اپنے
کارناموں سے ہمیشہ کے لئے عزت اور تعظیم چھوڑ جانے والا رام چندر ہے کہ سینکڑوں
صدیاں گذر جانے کے باوجود جس کا ثانی دنیا کے پردے پر پیدا نہیں ہوا۔ یہ وہی
رام چندر ہے۔ کہ جس کا نام اور جس کے کارناموں کا تذکرہ ہمیشہ ایک ولولہ انگیز کیفیت
کو لئے ہوتا ہے۔ باپ کی آگیا پالن کرنا اپنا دھرم سمجھتا ہے ؂

باپ کہتا ہے۔ کہ میرا کہنا نہ مانو اور راج سنبھال لو۔ مگر فرمانبردار بیٹا باپ کا
اقرار پورا ہونے کے مقابلہ میں سلطنت کو حقیر جانتا ہے۔ ایسے بہادر کا نام آنے
پر نیک دل انسان کیوں نہ تعظیم میں سر جھکا دیں جو جانتے ہیں کہ اس زمانہ سلطنت
کے لئے بیٹوں نے والدین کو قید کر کے اندھیرے جیلخانوں میں ڈال کر بھاری زنجیروں
سے جکڑا ہے۔ وہ رام چندر کی کیوں عزت نہ کریں گے۔

اس کے افعال اچھے تھے۔ برے کاموں کے پاس وہ کبھی پھٹکا تک نہ تھا۔
نیک کام کرنے سے اس کا دل پرسن اور من آنند رہتا تھا۔ اس کا پیار۔ اس
کی میٹھی میٹھی باتیں سن کر ہر ایک یہی چاہتا تھا کہ اس کا ساتھ نہ چھوڑے۔ اس
کی شیریں زبانی اور ملائمت دشمنوں کو دوست بناتی تھی۔ سختی کا جواب سختی سے وہ دینا
چاہتا ہی نہ تھا۔ عالموں اور فاضلوں کی صحبت اور ہم نشینی اس کو بھاتی تھی۔ وہ
عالموں اور فاضلوں کی قدر کرتا تھا۔ ان کا ادب رکھتا تھا۔ اور انہیں مدد پہنچانے سے
کبھی دریغ نہ تھا۔ وہ بے بدل بہادر تھا۔ مگر اپنی بہادری پر اس کو گھمنڈ نہ تھا۔ وہ
بڑے خاندان سے تھا۔ مگر عالی خاندانی کا اس کو ذرا غرور نہ تھا۔ اس کا چہرہ صبح بہار

کے پھول کی طرح ہمیشہ کھلا رہتا ہے۔ کسی کی طرف سے اس کے دل پر میل یا رنج نہ آتا تھا۔ ذاتی دلآویز خوبیوں سے وہ ہر ایک کو اپنا بنا لیتا تھا۔ اُس کا ہم کلام اس پر دل و جان سے نثار ہو جاتا تھا۔ چکنی تلی اور دانائی کی باتیں کرتا تھا تو منہ سے پھول جھڑتے تھے۔ راستبازی پر اپنی زندگی اور خوشی دونوں قربان کرنے کو تیار رہتا تھا۔ ارادے کا مستقل اور دل کا مضبوط تھا۔ کل نیک اور عمدہ خصلتیں اس میں موجود تھیں وہ چاہتا تو سلطنت پر قابض ہو جاتا۔ لیکن جب اُسے کہا گیا۔ کہ وہ ایسا کرے۔ تو اُس نے جواب دیا۔ کہ میں اور باپ کا کہا نہ مانوں! یہ ہو نہیں سکتا۔ نیکی کی طرف لیجاتا ہوا۔ فخر اور غرور بھی کتنا احسن ہے۔ یہی حالت رام چندر کی ہے۔ وہ باپ کا فرمانبردار بیٹا ثابت ہونیکے لئے۔ اور باپ کی آگیا پالن کرنے کے واسطے فخریہ فقرے بولتا ہے۔ گویا اُس کے دل میں جوش ہے۔ جس سے ظاہر ہو رہا ہے۔ کہ ایسا کام جو اُس کو دنیا میں ہمیشہ کے لئے نیک نام کر دیگا۔ وہ کرنے سے کبھی باز نہ آئیگا۔ بلا قصور ۱۴ سال کی جلاوطنی کا فتویٰ بلاشبہ صریح ظلم تھا بھائی لکشمن کہتا تھا۔ کہ باپ کا کہا نہ مانو تخت سنبھالو۔ اور میں دیکھوں گا۔ کہ کون تمہارے مقابلہ میں آتا ہے۔ رعایا ساتھ دینے کو تیار تھی۔ لیکن رام چندر بہادر رام چندر نے کسی کی کچھ نہ سُنی۔ اور اپنے نیک ہٹ پر قایم رہا۔ اس کے چہرے پر ذرا ملال نہ آیا۔ چلتے ہوئے باپ سے کچھ کہا بھی تو یہ کہ میری دکھیا ماں کو تسلی دیتے رہنا۔

ایک وفادار بھائی۔ ایک فرمانبردار استری کو ساتھ لے کر رامچندر بنوں کو چلے اور دل میں ٹھان لی۔ کہ راج پاٹ کے بدلے عالموں اور رشیوں سے مل کر علم اور فہم کی ترقی کریں گے۔ لکشمن سا بھائی اور سیتا جیسی استری جس کے ہر وقت کے ساتھی تھے۔ غم اس کے نزدیک کیونکر آسکتا۔ بنوں میں رہتے تھے کبھی کسی تپسوی سے باتیں کر کے علم و عقل حاصل کرتے۔ کبھی بنوں میں پھل توڑ کر کھاتے۔ کبھی پھول توڑتے۔ کبھی ندی کے کنارے بیٹھ کر خیالات کو یکسو کرتے۔ ہنستے کھیلتے دن گذار دیتے۔ زندگی گذارنے

کے بہت سے سامان موجود نہ تھے تو اُس کی پروا بھی نہ تھی۔ دل پر قابو اور خواہشوں کو بس میں رکھنا گورو نے چھوٹی سی عمر میں ہی سکھلا دیا تھا۔ حالت کی تبدیلی ذرا بھر رنج یا تکلیف وہ نہیں ہوئی۔ بھرت۔ شترگن۔ کوشلیا۔ کیکئی۔ سمترا۔ چترکوٹ پہنچے۔ کیکئی نے اپنا قصور مان کر رو رو معافی مانگی۔ اور سب نے زور دیا۔ کہ رام چندر اجودھیا کو واپس چلیں۔ مگر رام چندر کسی طرح رضامند نہیں ہوتا۔ پِتا نے حکم دیا تھا کہ ۱۴ سال بنوں میں کاٹو۔ اور اُس نے پرتگیا کر لی تھی۔ کہ وہ باپ کے حکم کی تعمیل کرے گا۔ اب اِس پرتگیا میں کون بگھن ڈال سکتا ہے؟

ان صفتوں کو جو رام چندر میں تھیں کوئی کہاں تک گنائے۔ اب تو اُن باتوں کا سمجھ میں آنا مشکل ہے اور حالت یہانتک بدل گئی ہے۔ کہ رام چندر جی کے اوچ جیون اور موجودہ ادھوگتی پر خیال کر کے کہنا پڑتا ہے۔ کہ ع

بدلتا ہے رنگ آسماں کیسے کیسے

اپنی حالت اور اپنے زمانے کے ساتھ بھارت باسیوں کی حالت کا مقابلہ کریں۔ تو رامچندر جی ضرور کہہ اُٹھیں گے

جلاتی ہے دل میرا ذلت تمہاری دکھاتی ہے پژمردہ صورت تمہاری
رُلاتی ہے اُفتادہ حالت تمہاری اور اُس پر بھی یہ خواب غفلت تمہاری

تمہیں دیکھ کر میرا جی گھٹ رہا ہے۔
اِس اُفتادگی پر جگر پھٹ رہا ہے۔

نہ مجھ کو ہی غفلت یہ ایذا رساں ہے۔ نہ آنکھوں کے بہنے کا کوئی سماں ہے
ولے جس جگہ آریہ آستاں ہے وہ محروم نہ دل سے گریہ کناں ہے

اکیلا نہیں خوں بہاتا میں یہاں پر
پڑے روتے ہیں دیوتا آسماں پر

تمہارا ہی غم دل پہ اپنے ہے طاری تمہارے لئے اشک ہر دم ہیں جاری
تمہارے لئے ہے سبھی آہ و زاری سو رگوں میں جو چاہ ہے ہمکو تمہاری

اگر جاگتے ہیں۔ تو تم پر نظر ہے۔
جو سوتے ہیں۔ تو بھی تمہارا فکر ہے

بزرگوں کو دیکھا انھیں نے تمہارے عبادت کے پیچھے ریاضت کے پیارے
زمانے میں جن کے تھے ہی پکارے کر دھر چھپتے گئے اپنے پیارے کے سارے

بھرا دیش تھا سب یہ جن سورتوں کا
نشاں اب زبانی ہے یہ سب سورتوں کا

اُٹھاتا ہوں میں جب یہ چشم پریشاں نظر مجھ کو آتا نہیں ایک انساں
جسے کہہ سکوں ہے یہ فخر بزرگاں جسی کا ہے غم اور اسی کا ہے ارماں

کہ مردم سے گو یہ بھری سرزمیں ہے۔
دلے دیکھنے تک کو انساں نہیں ہے۔

برہمن کی یاں پر عبادت نہیں ہے۔ کشتری کو دیکھو ریاضت نہیں ہے
جو ویشوں کو جانچو تجارت نہیں ہے۔ رہی شودروں میں بھی محنت نہیں ہے

بزرگوں کا خون آج بدلا گیا گیا
پڑی قوم کی قوم ہے نیند میں کیا

زمیں آریوں کی یونوں نے دبا لی ملک یاں کی جبروں سے آکر سنبھالی
گدا آج ہے نسل مردان عالی ہو عجب راجپوتوں کی ہے تنگ حالی

پڑے جن کے فاتح جہاں کے کہلائے
پڑے ہیں وہ صحراؤں میں منہ چھپائے

زمانہ کی چالیں ہیں کیسی نرالی ۔ پڑی دہلیکوں کی گھٹیا میں تھالی

دشمنوں کی اولاد ور در رسوا ہی
ہے اس حال میں اسکا ایشور ہی والی

جہاں پر تھیں رشیوں کی آرام گاہیں
بھکاری وہاں بند کرتے تھیں راہیں

جہاں ہوتے تھے سچی سنگت کے گھر گھر
خدا کا بتاتے نہ تھے کوئی ہمسر
تو آکار پوجتا تھا ہر جا یہ ایشور
گھروں میں تھے معبد دلوں میں تھے مندر

دھرم وال پہ ایسا تباہ ہو گیا ہے
کہ ایشور کا نام اک گناہ ہو گیا ہے

جہاں بھائی لچھمن سے ہوتے تھے اکثر
تھے والد کے فرمان پہ فرزند حاضر
جہاں استری جان دیتی پتی پر
پڑوسی پڑوسی کا ہوتا تھا متر ہو

نہ اشخاص دو میں ہے باہم رسائی
خدایا یہ پلٹی ہے کیسی خدائی

نہ بیٹے کبھی باپ کے یار ہیں یاں
جو بھائی ہیں وہ مثلِ اغیار ہیں یاں
نہ خاوند و عورت وفادار ہیں یاں
خودی میں سب مست دیس شار ہیں یاں

نہ بیوی کو پرواہ خاوند کی ہے
محبت نہ والد کو فرزند کی ہے

گھروں میں جہاں شانتی ہیگیاں تھی
جہاں ذات ہر ایک ادو نکی جاں تھی
کلوں میں محبت دلی حکمراں تھی
کہو یا کہ سب دیش کی اک زباں تھی

وہاں پر سماں آج یہ بیتتا ہے۔
کہ بیٹے کا خود باپ خوں پیتا ہے۔

گرے اس قدر لیک تم بے خبر ہو
نہ غیرت رہی تا کہ ذلت کا ڈر ہو
مرے بوجھ سے پھر بھی تم باصبر ہو
نہ ہمت کہ کچھ بہتری کی قدر ہو

جگاتے تمہیں آتما میں جو آئیں
وہ مایوس ہو کر کے پرلوک جائیں

یوں تو دسہرہ ہر سال منایا جاتا ہے۔ مگر رام چندر جی کے حالات اور رام چندر جی کے جیون چرتر سے جو جو سبق حاصل ہو سکتے ہیں۔ اُن پر عمل نہیں کیا جاتا۔ ہندوستان میں کوئی ایسا شخص نہیں۔ کہ جو آریوں کی نسل سے ہو کر رام چندر جی کے جیون اور خود رام چندر کو پیار اور عزت کی نگاہوں سے نہ دیکھتا ہو۔ لیکن موجودہ حالت کو دیکھ کر کیا یہ کہنا بجا نہیں ہے کہ پیار اور عزت گہرائی کو لئے ہوئے اور دلی نہیں ہے۔ رام چندر جی کو اوتار سمجھیں۔ ہمہ صفت موصوف مانیں۔ اُن کی زندگی کے کاموں۔ اُن کے اقوال و حرکات کو واجب العزت قرار دیں۔ اور پھر اپنی زندگی کو اُسی نمونے پر نہ چلائیں۔ تو افسوس ہے۔ اور رام چندر جی کی عزت کرنے کی ڈینگیں مارنا بے معنی اور پرلے درجے کی مکاری ہے۔ جب یہ یقین ہو کہ رام چندر جی کی زندگی اعلیٰ تھی اور پھر رام چندر جی کی تقلید نہ کریں۔ تو ہم رام چندر جی کی عزت نہیں کرتے۔ اُن کے معتقد نہیں۔ اور اُن کی دل سے پیروی نہیں کرتے۔ ایک قوم کے لئے یہ تباہی کا موجب ہوا کرتا ہے کہ وہ زبان سے کچھ کہے اور کرے کچھ۔ جو رام چندر جی کی عظمت اور بزرگی اور پوترتا اور نیکی کے قائل ہیں۔ جب تک وہ اپنی زندگیوں میں رام چندر جی کے جیون کی عملی پیروی نہیں کرتے اپنے آپ کو نشٹ کر رہے ہیں۔ خاص دنوں یا خاص موسم میں سر پر کاغذی چہرے باندھ کر نوخیز پودوں کو بندر اور رام لکشمن۔ سیتا کے سروپ بنانے۔ یا اور موقعوں کے سوانگ بھرنے اور جھانکیاں دکھانے سے مہاراج رام چندر کی عزت اُن کے ساتھ دلی محبت اُن پر اعتقاد اور اُن کی پیروی کا کام پورا نہیں ہو جاتا۔

آریہ سنتانو! ان کھٹ بازیوں سے باز آؤ۔ رام چندر جی کی سچے دل سے ... رام چندر جی ایسے تھے کہ اُن کی یاد ہر وقت تمہارے سینوں میں

رہنی چاہیئے۔ جب کوئی کام کرنے لگو۔ تو رام چندر جی تمہیں یاد آئیں۔ یہ سوانگ بنانا اور ناچ نچا کر چھوٹے چھوٹے بچوں کے اخلاق عمر بھر کے لئے تباہ کر ڈالنا۔ اُٹھتی ہوئی کونپلوں کی جڑوں میں تیل دینا۔ راجہ رام چندر جی کی یادگار اور اُن کے بے داغ نام کی یادگار یا اُن کی عزت کا نشان نہیں ہوسکتا۔ ایک رامچندر جی کے اوچ جیون کی پیروی کرنے سے آریہ ورت سب ساری خرابیوں اور کل مصیبتوں سے نجات حاصل کر کے لوک پرلوک اُنتی کے لحاظ سے ہمالہ کی شِکھر تک پہنچ سکتی ہے زمانہ نے پلٹا کھایا۔ دوسری قومیں اپنے بزرگوں کی زندگی پر عمل کر کے پھل حاصل کر رہی ہیں۔ لیکن آریہ جاتی۔ ہندو قوم چھوٹے چھوٹے فرقوں میں مٹی ہوئی اپنے بزرگوں کی بزرگی اور اُن کی زندگی کے ہر طرح اعلیٰ ہونے کا زبان سے اقرار کرنے کے باوجود اُن اعلیٰ اور پوتر زندگیوں پر عمل کرنے کی کوشش اور ہمت سے قاصر ہو رہی ہے۔

یہ سراسر دھوکا دہی ہے کہ ہم راجہ دسترتھ کی عزت کریں۔ اُس کے اقرار پورا کرنے کی تعریف کریں اور خود وعدہ ایفائی کو اپنی زندگی کا فرض نہ مان لیں۔ کیکئی کے اتہاس سے کثیر الازدواجی کو بُرا مانیں۔ اور پھر یہ غلطی کریں۔ لکھشمن اور بھرت کی تعریف اور عزت کریں۔ اور بھائیوں کے ساتھ ویسا سمبندھ ہونے کی کوشش نہ کریں۔ ہنومان کے لئے روٹ اور لنگوٹے کے لئے تو قرض اُٹھانے سے دریغ نہ ہو۔ لیکن ہنومان جیسی گہری محبت اور جو اُس کو رام چندر کے ساتھ تھی۔ ہمیں کسی سے بھی نہ ہو۔ اور جس وفاداری اور نمک حلالی سے ہنومان نے حق رفاقت ادا کیا۔ اُس کا عشر عشیر بھی کسی رفیق کے لئے کرنے کو ہم تیار نہ ہوں غضب پر غضب یہ ہے۔ کہ رام چندر جی کو سولہ کلان سمپورن چودہ ودیا ندھان اور اوتار ماننے والے رام چندر جی کے سچے دل سے پیرو نہ ہوں۔

ساری راماین ایسے ایسے اعلیٰ سبقوں سے پُر ہے۔ کہ جنہیں

سیکھ کر اور جن پر عمل کر کے انسان درحقیقت لوک پرلوک کا سُدھار کر سکتا ہے ٭

پرماتما! ہم کو بل دو۔ کہ ہم راماین سے سچے سبق سیکھ کر ان پر درڑھتا سے چل سکیں۔ یہ لائے ہُو۔ شور و غوغا کرنے سے تو کوئی لابھ نہ ہوا ہے۔ اور نہ آئندہ ہونے کی اُمید ہو سکتی ہے۔ وقت آگیا ہے۔ کہ زبانی اقرار چھوڑ کر رام چندر جی کی دل سے تعظیم کی جائے۔ اور اُن کی زندگی کو ہندو جاتی دستورالعمل بنا کر جس حد تک اس دستورالعمل پر چل سکتی ہے چلے۔ اور زندہ قوموں میں شمار کئے جانے کے قابل بنے۔

رام چندر جی کو ایشور اوتار۔ مکمل انسانیت کا نمونہ۔ راج رشی۔ مہاں پُرش ماننے والے کیا ہمارے الفاظ پر دھیان نہ دیں گے؟ اور اپنی زندگی رامچندر جی کے نمونہ پر بنانے کی پرتگیا نہ کریں گے؟۔

راون

اس کے کتھن سے عبرت حاصل کرو۔ بُرائی پھل لائے بغیر نہیں رہتی۔ پاپ کبھی نہ کبھی ضرور پھل دیتا ہے۔ اور پاپی کو نشٹ کئے بغیر نہیں رہتا۔ مہاں ودوان پنڈت اور ویدوں کا مُفسّر راون بُری خواہشات اور جوش انتقام کے بس ہو کر وہ کام اختیار کرتا ہے کہ لوگ آج تک بُرائی سے یاد کرتے ہیں۔ پاپ کرموں نے نہ صرف اس کا بلکہ اس کے سارے خاندان کا نشٹ کر دیا۔ پاپ کا اثر پشتوں تک پھیلتا ہے۔ کھوٹے کرم میں سکھ کی بھاونا نامور کھتا ہے راون نے سیتا کو لے جا کر اپنی رانی بنانے سے سُکھ کی بھاونا کی تھی۔ اندریوں کے بس میں ہو کر راون خود بخود دکھوں کے سمندر میں کود پڑا۔ پاپی

کے مارنے کو پاپ مہان بلی ہے۔ اس کے بل - سیتا - یودھاؤں کی ایک پیش نہ گئی - چند دن کی زندگی کے لئے دوسروں کو دُکھ دیتے تھے - آپ بھی دُکھی ہو کر حسرتناک موت مرا -

اک لکھ پوت سوا لکھ ناتی　　اُس راون گھر دیا نہ باتی

اس شعر میں اگرچہ مبالغہ ہو - لیکن اس میں شک نہیں - اُس کی عبرتناک موت سے عبرت ملتی ہے - مندودری سی دھرم پتنی برت دھارن کئے استری کے ہوتے دوسری استریوں پر بُری نگاہ ڈالنا دافعی ایسا پاپ تھا - کہ جس سے راون کا ضرور ہی ستیاناس ہوتا *

بھبیکن

راون کا بھائی ہے - لیکن سچائی کے عاشق نے سچائی کا پہلو اختیار کیا - رشتہ داری کے لحاظ اور تعلقات کو بالائے طاق رکھ کر ماں جائے بھائی کے مقابلہ میں رام چندر جی کو سچے دل سے ہر طرح سے مدد دی - اور سچ تو یوں ہے - کہ

"گھر کے بھیدی لنکا ڈھائی"

بھبیکن راون کا ساتھ چھوڑ رام چندر جی کا ساتھ دیتا ہے - کیونکہ وہ رام چندر جی کو برسرحق اور راون کو خاطی سمجھتا ہے - راون کے ابھمان - بدسلوکیوں اور پاپ کرموں نے دھرماتما بھبیکن کو رام چندر جی جیسے شدھ آچاری پُرش کی جائز حمایت پر لا کھڑا کیا *

دامودری

راون کی نیک استری خاوند کے سیتا بھگا لانے کے قابل نفرت فعل پر ہر وقت جلتی رہتی ہے۔ اور موقعہ بموقعہ ظاہر بھی کر دیتی ہے۔ کہ یہ مہاں پاپ ایک نہ ایک دن ضرور غارت کر کے رہے گا۔ سیتا کی تسلّی کرنے سے اپنی نیک دلی کا ثبوت دیتی ہے۔ بالی کی عورت تارا جو بالی کے بعد رام چندر جی آگیا سے سگریو کو بیاہی گئی۔ دامودری اور سیتا پر استریوں کو جتنا فخر ہو بجا ہے۔ اور اُن کے چلن کی جہاں تک پیروی کر سکیں ؛

مُبارک ہے!

مفصلہ ذیل کتب بارعایت ہمسے طلب کیجیئے

استری جاتی سمبندھی ناگری کتب

نام کتاب	اصلی قیمت	رعایتی قیمت
استری چرتر سنگھ	عہ/	۶/
پدمنی	۰/	-/
سیتا	۰/	-/
درگا دیوی	۰/	-/
دمینتی	۰/	-/
سنجوگتا	۰/	-/
اہلیا بائی	۰/	-/
ساوتری	۰/	-/
کرم دیوی	۰/	-/
کرشن کماری	۰/	-/
جتیمراتی	۰/	-/
استری دھرم	۰/	-/
امرت بھجن	۰/	-/
پتی کی استری	۴/	۲/

استری جاتی سمبندھی گورمکھی کتب

نام کتاب	اصلی قیمت	رعایتی قیمت
استری دھرم	۰/	-/
استری رتن	۸/	۰۳/
گھر کا درزی	۵/	۳/
درگا دیوی کا اُپدیش	۰/	-/
استری سکھشا	۲/	۱/
استری سُدھار	۸/	۵/
استری دشا	۴/	۰۱/
پتر مالا	۴/	۲/
سیتا	۰/	-/
بھجن مائی بھگوتی	۱۰/	۱/
پنجابی چھند رتنا ولی	۴/	۰۳/
فوٹو گرافی	۸/	۴/
رامائن مول	عہ/	[illegible]
بابا بندہ	۴/	۰۱/

المشتہر

مینیجر دی پبلک بال بک ڈپو شاہ عالمی دروازہ لاہور

ناول ہائے اخلاقی

ناول	قیمت	ناول	قیمت
بھرو ہیا چرتر	۶ر	غریب الوطن حصہ اول	۶ر
۔ا بکھاری المعروف بانکی پہاڑن	۱۲؎	؍؍ ؍؍ دوم	۶ر
گرہا گھر	۴ر	گردشِ ایام	۶ر
انقلاب	۴ر	نگاہِ ناز	۴ر
پشیمانی	۱۰/-	خونِ معشوق	۱۰/-
مہابھارت بطرز ناول	۱۲ر	ودیا وتی مشہور ناول مسٹر نرائن فیض پنجاب	۷ر
پدرن بطرز ناول	۴ر	جام دلربا	۳ر
مکافاتِ عمل	۵/-	چندر پربھا	۴ر
کانتا	۹/-	کوشلیا	۹ر
مجھے ضرور پڑھو	۳ر	اکبر اور جودھا بائی	۶ر

ناول ہائے متفرق

ناول	قیمت	ناول	قیمت
عجیب سازش	ار	شمشیر خان	۲ر
تحفہ دربار دہلی	۰۳/-	ارمان وصل	۰۳/-
آئینہ تمدن	۳ر	امتحان پاس کرنے کا گر	۰/-
اسرار حافظہ	۰۴/-	بہبودی	۵/-
چنبیلی	۰/-	بدنصیب بیٹا	۱/-
گلزار فرحت	۱/-	عقل کے کرشمے	۰۱/-

المشتہر

منیجر دی پبلک بال بک ڈپو شاہ عالمی دروازہ لاہور

ओ३म्

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

آریہ سمبت ۱۹۷۰۸۵۲۹۹۵

مطابق سن ۱۸۹۶

ست دھرم پرچارک پریس جالندھر شہر میں چھپا

قیمت

ओ३म्

بھومکا

قربانی اور اُسکا مشار الیہ اس نام کا ایک نہایت ہی چھوٹا سا ٹریکٹ کُل چودہ صفحہ کا عیسائیوں کی پنجاب ریلیجس بُک سوسائیٹی لاہور کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا ہے۔ پادری صاحب نے اِسمیں یہہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ وید میں مسیح کی موت بطور پیشین گوئی کے درج ہے۔ اور یہہ کہ وید میں بہت مقامات پر قربانی کا ذکر ہے جس سے مسیح کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے۔ پس وید کے ماننے والونکو چاہیے۔ کہ عیسیٰ مسیح پر وشواش لاویں۔ اور مکتی پراپت کریں۔ وغیرہ وغیرہ

پادری صاحب نے وید کے دو چار پرمان بھی اپنی اس خام خیالی کی تائید میں درج کیے ہیں۔ چونکہ ہم وید کے ماننے والے ہیں۔ اس لیئے ہمارا فرض ہے کہ پادری صاحب کی سچائی کی پڑتال کریں۔ اور جو سچ ہو اُسکو قبول کریں۔ کیونکہ ہمارا چوتھا نیم ہے کہ "سچ کے قبول کرنے اور جھوٹ کے چھوڑنے میں ہمیشہ مستعد رہنا چاہیئے" چنانچہ چوتھے نیم کے انوسار ہم نے پادری صاحب کی تحریر کا مطالعہ کیا اور امتحان کی کسوٹی پر رکھا۔ مگر کسوٹی پر رکھنے سے پادری صاحب کی تمام تحریر جھوٹھ اور لغو ثابت ہوئی۔ پس مناسب سمجھا گیا۔ کہ خاص عام کی آگاہی کے لیئے ایک ٹریکٹ کی صورت میں اسکا جواب شائع کیا جاوے۔ ۱۰ نومبر ۹۹ء مقام کرنال

اودے رام

نوٹ

اصل اعتراضات کا جواب لکھنے سے پہلے مناسب ہے۔ کہ ایک مختصر سی بحث الہام کے بارہ میں کیجاوے۔ تاکہ ناظرین کو اسکی نسبت بہی صحیح رائے قایم کرنے کا موقع ملے۔ اور آئندہ جوابات کے سمجھنے میں امداد مل سکے۔

الہامی کتاب کونسی ہے

پادری صاحبان اگرچہ زبان سے تو اقرار کرتے ہیں۔ کہ خدا پاک۔ عالم۔ کامل ہمہ دان۔ قدیم۔ رحیم۔ عادل اور سرشٹی کرتا اور مکتی داتا ہے۔ مگر حقیقت میں ایسا نہیں مانتے۔ غور کرو۔ کہ اگر وہ کامل مانتے ہوتے تو بائیبل کو آج خدا کا کلام کہنے کی جرات نہ کرتے۔ تو سوال ہوتا ہے کہ بائیبل کیا ہے۔ جواب فانی انسانوں کی تحریروں کا مجموعہ ہے۔ جنکو یہہ لوگ نبی یا پیغمبر کہتے ہیں۔ اور جو مختلف زبانوں میں پیدا ہوکر مر گئی ہیں جنکی تحریریں ایک دوسرے کی تحریر کو کہیں تردید کہیں ترمیم کرتی ہیں۔ اسی لئے بائیبل میں صدہا مقام ایسے ہیں۔ جو ایکدوسرے کی مخالف کیا بلکہ ضدیں ہیں۔ (اگر مفصل دیکھنا چاہو تو دیکھو بائیبل پر سپر درددہ) آپ دانا ہیں سوچیے کیا خدا کی کلام میں کبہی اختلاف یا درددہ ہو سکتا ہے۔ کیا خدا ناقص العقل ہے کہ جو اُسنے ایک دفعہ الہام بہیجا جو ناقص رہا۔ اور پہر دوبارہ الہام بہیجنے کی ضرورت ہوئی دیکہو حضرت موسیٰ کو توریت کا ناقص الہام دیا۔ جنکی تکمیل پہر بذریعہ انجیل کے کرنی پڑی ایک ہی کام کو دو دفعہ وہ شخص کیا کرتا ہے جسکی سمجہہ تنگ ہو۔ مگر خدا کے بارہ میں ایسا

ہرگز خیال نہیں کیا جاسکتا۔ بلکہ ہم روزمرہ مشاہدہ کرتے ہیں۔ کہ خدا کا کوئی نیم
یعنی قانون قدرت کبھی نہیں بدلتا۔ دیکھو سورج ہمیشہ پورب سے طلوع ہوتا۔ موسمیں ایک ہی
نیم سے دورہ کرتی ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ خدا کے نیموں میں کبھی تغیر نہیں
ہوسکتا مگر بائبل میں اسکے برخلاف پس بائبل ہرگز خدا کا کلام نہیں۔ اتہ لاشتیاں
رہ راست اگر آپ یہہ معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ کہ دنیا میں کونسی پستک الہامی ہے
تو یہہ یاد رکھو کہ اسکے یہہ چار نشانیاں ہونی لازمی ہیں۔ اول جیسے خدا ایک
اور کامل ہے ویسے ہی وہ پستک جو اسکے الہام کا دعوی کرے۔ ایک اور کامل ہونی
چاہیے۔ نہ کہ ناقص اور ادہوری۔ دویم خداوند عالم نے جبکہ سب جیووں کے جسمانی
فائدے اور سکھ کے لیئے زمین۔ چاند۔ سورج۔ ہوا۔ پانی۔ اناج۔ اور پہل پھول شروع دنیا سے
رچے ہیں۔ کیونکہ بنا انکے گذارہ ہو نہیں سکتا۔ تو اسی لیئے روحانی۔ پرم سکھہ یعنی موکش
کے لیئے الہام کا بھی ابتداء آفرینش میں ہونا نہایت ضروری ہے۔ ورنہ وہ لوگ جو قبل از
الہام کے پیدا ہوکر مرچکے۔ وہ الہامی پستک کے فائدے سے محروم ہے۔ اور بوجہ عدم موجودگی
الہام کے جو گناہ وہ ایام زندگی میں کرگئے ہیں۔ وہ سب کے سب خود خدا کے اوپر عاید
ہونگے۔ اور علاوہ اسکے خدا پر لاعلمی کا الزام بھی لگیگا۔ کیونکہ اگر اسکو معلوم ہوتا۔ تو وہ
پہلے سے اسکا تدارک کرتا۔ اور زیادہ تر یہہ کہ خدا پکشپاتی یعنی ایک گروہ عالم کا جانبدار
سمجھا جاوے گا۔ کیا خدا کو ان لوگوں سے زیادہ پریم ہے۔ جنکو فائدے کے لیئے الہام
پیچھے نازل کیا۔ اور انسے دشمنی تھی جنکو محروم رکھا۔ سوم الہامی پستک میں
کوئی اتہاس یعنی تاریخی واقعہ نہ ہونا چاہیئے۔ چنانچہ وید میں ایک بھی نہیں۔ اور بائبل

کہانیوں سے بھری ہوئی ہے۔ چہارم الہامی پستک میں پرمیشور وردھ یعنی ایشور
کے مخالف امور نہ ہونے چاہیئے۔ اور پنجم سرشٹی نیم (قانون قدرت خدائی صفات)
کے ور ودھ نہ ہونا چاہیئے۔ چنانچہ وید میں یہ بھی نہیں۔ مگر بائیبل میں بہت جگہ ہیں۔
اول ہی دیکھو سانپ نے آدم کو بہکایا۔ کیا سانپ بہکا سکتا ہے۔ یا بول سکتا ہے؟

ناظرین۔ ان مندرجہ بالا نشانیوں سے آپ سچے الہام کو معلوم کر سکتے ہیں۔ دنیا
میں کئی پستکیں الہام کی دعویدار ہیں۔ دیکھو نقشہ ذیل

نمبر شمار	نام پستک	کیفیت یعنی تعداد سال وعرصہ نزول الہام
۱	وید	۱۹۶۰۸۵۲۹۹۴
۲	اُستاو ژند	۴۰۸۰
۳	توریت	۳۴۱۰
۴	انجیل	۱۸۹۵ء
۵	قرآن	۱۳۱۳ء

نقشہ بالا سے ظاہر ہے کہ وید کے مقابلہ میں باقی پستکیں بلحاظ قدامت مثل خورد
سال بچوں کے ہیں۔ اور وید ہی ایک ایسی پستک ہے۔ کہ جس سے پرانی کوئی بھی کسی قسم کی
پستک بنی نوع انسان کے ہاتھ نہیں لگی۔ ویدوں کی اسقدر قدامت کو گو عیسائی صاحبان
تسلیم نہ کریں۔ تاہم وہ اسقدر تو ضرور مانتے ہیں۔ کہ سب سے پرانی کتاب دنیا میں وید ہی
وید کے مطابق جو سالوں کی مدت دی ہوئی ہے یہی سال ابتدائے آفرینش ہے۔ اگر
اسکو مفصل دیکھنا چاہو۔ تو دیکھو تاریخ دنیا حصہ اول مصنفہ پنڈت لیکھرام صاحب
آریہ مسافر جسکے مطالعہ سے اسبات کا اطمینان ہو جاویگا۔ کہ بقول عیسائیوں کے دنیا
۵۸۹۹ سال سے نہیں ہوئی ہے۔ بلکہ جو تعداد اوپر درج کی ہے۔ وہ علم جوتش

(علم ہیت) اور علم جیولوجی سے ثابت ہے۔ کہ جس سے کوئی بھی منصف مزاج شخص انکار نہیں کرسکتا۔ نظر بر جملہ حالات بالا یہہ امر پایہ ثبوت کو پہونچگیا۔ کہ وید سب پستکوں سے قدیم ہی نہیں بلکہ آغاز دُنیا سے ہیں۔ اور خدا کی صفات کا ورنن بھی اُنہیں اُبہت عمدہ طور سے ہے۔ آپکی اطمینان کے لیئے ہم ایک یوروپین پادری یعنی سمتھہ صاحب کی شہادت ذیلمیں تحریر کرتے ہیں۔ وہ اپنی کتاب تحقیق دینِ حق میں لکھتے ہیں کہ وید میں خدا کے صفات اِس طرح لکھے ہیں۔ پرمیشور بن ہاتھہ پاؤں کے پکڑتا چلتا اور بن آنکھ کے دیکھتا اور بن کان کے سُنتا ہے۔ وہ سب کچھہ جانتا ہے اسکو کوئی نہیں جانتا۔ دیکھو صفحہ ۲۸۲ مطبوعہ ۱۸۹۳ء امریکن پریس لودیانہ۔

اگر آپ وید کے بارے میں اُسکی صداقت اور عظمت کو معلوم کرنا چاہتے ہیں تو وید بہاش بہومکا مُصنفہ سری ۱۰۸ **سوامی دیانند** جی کو ملاحظہ فرمادیں۔

اِس مختصر سی بحث کے بعد پادری صاحب کے اصلی اعتراضات کا جواب لکھنا شروع کرتے ہیں۔

قربانی دراصل خدا کی نافرمانی ہے

پادری صاحب "جو خیال کہ عالمگیر ہو۔ اُسکی قدرتی اور انسانی ذات کی ضروری اصولی باتوں میں ہونے سے کوئی عذر ہو نہیں سکتا"

جواب ۔ یہہ کوئی دلیل نہیں ہوسکتی۔ دیکھو قتل۔ چوری۔ زنا شروع دُنیا سے

کیسے عالمگیر ہیں۔ آپ ہی کی بائبل سے ظاہر ہے۔ کہ آدم کے بیٹے نے اپنے بھائی کو قتل کیا۔ اور اب تک دنیا کے ہر حصہ میں اس قسم کے خیالات اور اعمال عالمگیر ہیں مگر کیا آپکے خیال کے بموجب یہہ بھی انسان کی ضروری اصولی باتوں میں سے ہو سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ جہالت میں پھنسکر انسان ایسا کرتا ہے۔ یہہ آپکی ناواقفیت ہے جو آپ ایسا خیال فرماتے ہیں۔

پادری صاحب۔ ہندوستان میں سب سے پرانی کتاب وید ہیں۔ اُن کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ زمانہ قدیم کے لوگ قربانی کو ایک بڑا ضروری اور مفید امر بتاتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔

جواب۔ ہندوستان میں نہیں بلکہ تمام دنیا میں سب سے پرانی پستک وید مقدس ہیں۔ مگر انکے مطالعہ سے قربانی کا کھوج نہیں چلتا۔ کسی رام مارگی کا بھاشا سائین کا یا مہی دھر کا دیکھہ لیا ہوگا۔ پس پادری صاحب کو پانوں جمانے کا موقعہ ملگیا۔ اور انکو وید کو بدنام کرنے قربانی کی ابتدا عرصہ پانچ ہزار برس سے بعد کی معلوم ہوتی ہے یعنی جنگ مہابھارت کے بعد جب ہندوستان میں ہر قسم کا زوال تھا۔ کوئی دھرماتما راجہ راج کرنیوالا نہ رہا۔ اور اکثر ودوان پرش لڑائی میں مارے گئے۔ اور بعض پہاڑوں میں جاکر بان پرستی ہوئے۔ جسکی وجہ سے وید کا پٹھن پاٹھن باقاعدہ نہ رہ سکا۔ تو لوگ جہالت میں پھنسکر اندریوں (حواس خمسہ) کے سکھہ پہونچا کرہی موکش ماننے لگے تبھی سے ماس اہاریوں نے جانوروں کو ذبح کر کے انکا گوشت کھانا دھرم کا ایک انگ یعنی جزو سمجھا۔ اور گوشت کے ساتھ شراب اور شراب کے ساتھ زناکاری بھی مصرم

میں داخل سمجھے گئے - اور لوگوں نے اپنی طرح اپنے دیوتاؤں کے بھی مانس شراب کا پیش
کرنا ایک دھرم کا خیال کیا - اس پنتھ کا نام وام مارگ پرسدھ ہے - یہ مت ہندوستان سے باہر
بھی دنیا کے دور دراز حصوں میں پھیل گیا ہے - ملک اٹلی کے تباہ شدہ شہروں میں سے
کئی ایک نشانات ٹیلوں سے ایسے برامد ہوئے ہیں جنمیں وام مت کی فحش علامتیں
مثلاً بلی سیکری نائیش کا مہیل اور لنگ اور بھگ وغیرہ کے نشانات پائے جاتے
ہیں - دیکھو آریہ سماچار میرٹھ ماہ پھاگن ۱۹۳۳ جلد ۴ نمبر ۱۱ صفحہ ۱۲۲ پس جب یوروپ
تک ہمکو اس مذہب کے عملی نشانات ملتے ہیں - تو ایشیا کے مغربی حصہ میں مغربی پیغمبروں کا
اپنے اپنے مذہب میں قربانی کا رواج دینا یعنی جانوروں کو ذبح کرکے اونکا خون چھڑکنا
اور گوشت کھانا - اگر دھرم کا انگ مانا گیا - تو کیا تعجب ہے - مگر سوال یہ ہے - کہ کیا یہ
قربانی خدا کو خوش کرتی ہے - اور کیا اسکے کرنے سے گناہ دور ہو سکتے ہیں - خدا
کی صفات اور اس سوال کے نفس مضمون پر غور کرنے سے ظاہر ہوتا ہے - کہ عادل اور
رحیم خدا کو بیگناہ جانوروں کی خونریزی کبھی خوش نہیں کرتی - خدا نے اپنے فضل سے
ہر ایک حیوان کو جان دی ہے - اور وہ جان عزیز بہت پیاری ہے - کسی جانور
کی جان نکلنا گویا اسکو بے بہا عطیہ ایزدی سے محروم کرنا ہے - اور اسی لئے خدا کے
عطیہ کا چھیننا دراصل خدا کی نافرمانی ہے - جسکو پادری صاحب قربانی کہتے ہیں - ویدوں میں
اسکا کہیں بھی کھوج نہیں ہے - بلکہ اسکے برخلاف جیو رکشا کا اپدیش ملتا ہے - دیکھو
یجروید میں لکھا ہے -

यजमानस्य पशून् पाहि ॥ १०

اے یجمان (گرہستی) پشوؤں کی رکشا کر - ؛ اور یجروید کے تیرہویں ادھیائے میں

لکھا ہے۔ गां माहिंसीः। अजां माहिंसीः یعنی گاے اور بکریوں کومت مارو۔ ایک اور مقام پر یجروید میں لکھا ہے۔

दृते दृंह मा मित्रस्य मा चक्षुषा सर्वाणि भूतानि समीक्षन्ताम्। मित्रस्याहं चक्षुषा सर्वाणि भूतानि समीक्षे। मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे॥

ارتھات ہم ایک دوسرے کو مِتر درشٹی سے دیکھیں۔ وغیرہ وغیرہ

ویدوں کے انوکول چلنے والے رشی مہرشیوں کا ہمیشہ سے یہی سدّھانت رہا ہے۔ کہ

अहिंसा परमो धर्मः। म० भा०

یعنی کسی ذی روح کو تکلیف نہ دینا پرم دھرم ہے۔

نہ معلوم پادری صاحب ویدوں پر یہہ کلنگ کس پرمان سے دھرتے ہیں۔ کہ انہیں قربانی لکھی ہے۔ درحالیکہ وید قربانی کی سخت مخالفت کرتے ہیں۔ اور دلیل سے یہہ ثابت ہے۔ کہ رحیم اور عادل خدا کو بیگناہ جانوروں کی خونریزیاں خوش نہیں کرسکتیں۔ بلکہ ناراض اور خفا کرتی ہیں۔ کیونکہ اُسکے احکام کی نافرمانی ہے پس ثابت ہوگیا۔ کہ جب قربانی کرنا خود گناہ ہے۔ تو گناہ کے کرنے سے گناہ ہرگز ہی دور نہیں ہوسکتا۔ جیسے کیچ آلودہ کپڑا کیچ میں دھونے سے صاف نہیں ہوسکتا معلوم ہوتا ہے۔ کہ مغربی پیغمبروں نے اپنے دین میں قربانی کا مسئلہ وام مارگ سے لیا ہے۔ کہ جسکی بنیاد جہالت اور نفس پرستی ہے۔ اِسلیئے ہم پھر کہتے ہیں۔ کہ قربانی محض خدا کی نافرمانی ہے۔

پادری صاحب۔ چنانچہ رگوید اول پرب ۱۶۲، اسلوک نمبر ۵ میں لکھا

ہے - کہ قربانی دُنیا کی ناف ہے - پھر تیتر برہم صفحہ ۱۹۸ میں وغیرہ وغیرہ

جواب- رگوید کے ساتھ پرب وغیرہ لکھنا ظاہر کرتا ہے - کہ پادری صاحب نے کبھی رگوید کا درشن بھی نہیں کیا ہے - کیونکہ اُسکی تقسیم پرب وغیرہ پر نہیں بلکہ اشٹک - ادھیائے ورگ اور منتر یا منڈل اور سکت پر ہے -

لفظ تیتریہ کو تیتر لکھا ہے - براہمن کے بجائے برہم لکھا ہے -

اب ناظرین معلوم کر سکتے ہیں - کہ پادری صاحب کی علمی لیاقت کس درجہ تک ہے - اور اُسکے مقابلہ میں ویدوں کے جاننے کا فخر کرنا کیا معنی رکھتا ہے بھلا جو ان کے حوالہ سے پرمان کو تلاش کرنا چاہے - تو کیا خاک پتہ چل سکے جبکہ نام تک صحیح نہیں لکھ سکتے - تو ارتھ کرنے میں تو کیا کچھ غلطی نہ کرینگے

यज्ञो विश्वस्य नाभिः॥ یہہ ٹکڑہ ویدمنتر کا اس طرح ہے -

اس کے ارتھ کرنے میں پادری صاحب نے دھوکہ کھایا ہے - یا جان بوجھ کر دھوکہ دیا ہے جیسا کہ اِن لوگوں کا شیوہ ہے - यज्ञ شبد کے ارتھ شت پتھ براہمن کانڈ ۱ - ادھیائے ۱ براہمن ۱ - کنڈکا ۱۳ میں اس طرح سے کیئے ہیں -

यज्ञो वै विष्णुः॥ श०

कां० १ अ० १ ब्रा० १ कं० १३

یعنی यज्ञ نام سروویاپک قادر مطلق پرمیشور کا ہے - پس ویدمنتر کے یہہ معنے ہوئے - کہ سرب ویاپک ایشور اس سنسار چکر کا مرکز یا دُھری ہے - یعنی یہہ کہ جس طرح چکر گھومتا ہے - اور دُھری نہیں پھرتی - اسی طرح ایشور اچل ہے - اور دُنیا چلایمان ہے - دوم یہ کہ جس طرح پہیہ بغیر دُھری نہیں چل سکتا - اسی طرح سنسار چکر بھی بغیر پرمیشور

کے نہیں چل سکتا - دیکھیئے کس خوبی کے ساتھ وید منتر نے جگت اور ایشور کے سمبندھ کو ورنن کیا ہے - مگر پادری صاحب کو قربانی کی دُھن نے ایسا گھیرا ہے - کہ اُنکو ہر جگہ قربانی ہی قربانی نظر آتی ہے - بروئے حوالہ بالا यज्ञ کے معنے ایشور کے ہیں - پس جہاں جہاں پادری صاحب نے اِس شبد کے معنے قربانی کیئے ہیں - وہاں وہاں درستی ہو جانے سے ارتھ صحیح ہو جاویگا - اِس سے زیادہ اِس کے بارہ میں لکھنا بیفائدہ ہے -

پادری صاحب - اب سوال خواہ مخواہ یہہ لازم آتا ہے - کہ قربانی کا خیال کیوں اتنا عالمگیر ہے - اور اِس سے کیا فایدہ ہوتا ہے - اِسکا جواب یہی ہے - کہ جب ہمارے جدامجد بابا آدم نے گناہ کیا - تو خدا نے ایک طریقہ نجات جو کہ کفارہ پر مبنی تھا - اُسپر ظاہر کیا - اور خدا نے اُس خوشخبری کو قایم رکھنے کی غرض سے قربانی کی رِیت کو اُسوقت مقرر کر دیا جسکی خبر باپ دادوں سے نسلاً بعد نسلاً چلی آتی ہے چنانچہ ظاہر ہے کہ خدا بھیڑ بکریوں یا گائے بیلوں کی قربانی سے خوش نہیں ہو سکتا بلکہ دینے صرف اتنا فایدہ تھا - کہ یہہ سب کی سب قربانیاں ایک حقیقی قربانی کی طرف اشارہ کرتے ہیں - جسکو خدا نے خود مقرر کیا - کہ تمام جہان کا کفارہ ہووے -

جواب - پادری صاحب کی تحریر پرسپر بِرودھ ہے - پہلے لکھا کہ آدم نے گناہ کیا اور خدا نے ایک طریقہ نجات جو کہ کفارہ پر مبنی تھا اُسپر ظاہر کیا - اور قربانی کی ریت کو اُسوقت مقرر کر دیا - پھر آگے چلکر اِسکی خود ہی تردید کر دی - کہ خدا بھیڑ بکریوں اور گائے بیلوں کی قربانی سے کبھی خوش نہیں ہو سکتا - وغیرہ وغیرہ -

ناظرین خود انصاف فرما دیں - کہ پادری صاحب کا کیا منشا ہے - مگر

دو ایک امور کی بابت ہم کچھہ عرض کرنا چاہتے ہیں - **اول** آدم کی گناہگاری کی بابت - **بائیبل** بتلاتی ہے - کہ آدم بوجہ نافرمانی خداوند کریم کے گنہگار ہوکر بہشت سے نکالا گیا - اور نیز یہہ کہ اُسنے اپنی اولاد میں قربانی کے مسلہ کو رواج دیا - چنانچہ اُسکے ایک بیٹے نے دوسرے کو قتل کیا - اور پھر اس قاتل کی اولاد میں سے چوتھی پشت میں لیمچ نے بتقلید اپنے بزرگ کی ایک اور جوان شخص کو قتل کیا - بعض لوگ کہتے ہیں - کہ یہہ انسانی قربانی تھی - جو لیمچ نے کی - دیکھو (لینڈ مارک آف ہسٹری مطبوعہ لنڈن ۱۸۶۸ء کا انٹرودکشن صفحہ ۳)

اب ہمکو اپنے ناظرین کیخدمت میں یہہ گذارش کرنا ہے - کہ بائیبل کا یہہ مسلہ تو بالکل غلط ہے - کہ آدم اور حوا کی اولاد سے کل دُنیا آباد ہوئی - کیونکہ آدم کا زمانہ بروئے بائیبل ۵۸۹۹ سال بیان کیا جاتا ہے - درحالیکہ ۱۹۶۰۸۵۲۹۹۱ سال سے دُنیا آباد ہے مفصل دیکھو (تاریخ دُنیا مصنفہ پنڈت لیکھہ رام) مگر ہاں اتنا کہہ سکتے ہیں - کہ مغربی پیغمبروں میں آدم سب سے پہلا پیغمبر ہے - کہ جو بوجہ نافرمانی احکام وید کے پاپی قرار دیا جاکر بھارت ورش سے معہ کُنبہ کے نکالا گیا ہوگا اگرچہ نافرمانی کی تشریح بائیبل کسی اور قسم کی کرتی ہے - کہ سانپ نے بہکایا تھا جو بالکل اوٹ پٹانگ اور نامعقول ہے - کیا سانپ کبھی بول سکتا ہے - جو اُسنے بہکایا - اِسی لیئے یقین پڑتا ہے - کہ اصلی وجہ کو چھپایا گیا ہے - مگر ہمارے خیال میں یہہ نافرمانی سوائے اِسکے کچھہ نہ ہوگی - کہ آدم وام مارگی ہوگیا ہوگا - جیسا کہ اُسکے پیشبیہ مسلہ قربانی اور نیز اُسکی اولاد کے چالچلن سے ظاہر ہوتا ہے -

سوال ہوسکتا ہے - کہ ابھی آپنے پہلے اسی رسالہ میں لکھا ہے - کہ قربانی کا مسئلہ وام مارگ سے نکلا ہے - اور وام مارگ کو پرچلیت قریبًا پانچہزار سال گزرتے ہیں - درحالیکہ مسیحی لوگ آدم کا زمانہ ۵۰۹۹ قرار دیتے ہیں - انمیں اختلاف کیوں ؟ اسکا جواب یہہ ہے کہ مہاراجہ یدہشٹر کا سمت ۴۹۹۵ ہے - جو جنگ مہابہارت سے قایم ہوا ہے - اور جبسے اب تک برابر پتروں یعنی جنتریوں میں لکھا چلا آرہا ہے - کہ جسکی صحت سے کوئی انکار نہیں کرسکتا - اسکے بعد وام مت کا آغاز ہوا ہے - اور وام مت کے بعد آدم ہندوستان سے خارج ہوا ہے آدم کے زمانہ کی تعداد جو مسیحی لوگ قرار دیتے ہیں - وہ قیاسی ہے اصلی نہیں ہے - اور اسکی صحت میں خود انکو بھی یقین نہیں ہے - کیونکہ تعداد مذکور بائیبل میں دی ہوئی شجرہ نسبوں کے نامونکی عمریں فرضی طور پر جوڑ کر قایم کی ہیں - چنانچہ ہمارے لیکھ کی تصدیق ایک کم متعصب یوروپین صاحب کی کتاب لینڈ مارکس آف ہسٹری کے انٹروڈکشن کے صفحہ اخیر سے ہوتی ہے پس فرضی کو اصلی پر ترجیح نہیں ہوسکتی - بنابران ہماری دی ہوئی تعداد درست ہے - یعنی ۴۹۹۵ کے بعد وام مت شروع ہوا - اور اس سے تہوڑے عرصہ بعد آدم ہندوستان سے خارج ہوا -

اب ایک دوسرا سوال یہہ ہوسکتا ہے - کہ بائیبل میں تو یہہ لکھا ہے - کہ آدم بہشت سے نکالا گیا - آپ کہتے ہیں - کہ ہندوستان سے - یہ اختلاف کیوں ؟

یہہ اختلاف لفظی ہے - معنوی نہیں - فارسی والے ہندوستان کو اپنی کتابوں

میں جنت نشان کہتے ہیں - وجہ ظاہر ہے - کہ انکی کتابوں میں بتلائے ہوئے
نشانات جنت اسی بھارت ورش کی مبارک زمین میں پائے جاتے ہیں - مثلاً
پھل - پھول - اناج - میوہ جات - باغات کی کثرت دودھ - دہی - گھی
قند اور مینہ وغیرہ کی افراط سرسبز پہاڑ - برفانی چشمہ دریا وغیرہ کی کثرت
اور آب وہوا کے لحاظ سے گویا تمام روئے زمین کا خلاصہ ہے - گرمی میں
پہاڑی مقامات سردی میں میدانی قطعات ایک انسان کے لئیے بہشت سے
کم کچھہ ایک نہیں - پس اس سے بڑھکر اور بہشت روئے زمین پر ہمکو دکھلا دی - اسی لئیے
تو کہا ہے - ؎ اگر فردوس بر روئے زمین ست * ہمین ست وہمین ست وہمین ست
صاحبان تعصب کو دور رکھہ کر ہماری تحریر مطالعہ فرماویں - اگر کوئی یہہ اعتراض
اوٹھاوے - کہ لفظی اختلاف بھی کیوں ہے - تو اسکا جواب یہہ ہے - کہ آدم کے
حالات تقریباً اسکے دو ہزار برس بعد موسیٰ نے توریت میں لکھے ہیں - پس یہی
کیونکر کہہ سکتے ہیں - کہ موسیٰ نے صحیح صحیح حالات قلمبند کیئے ہوں - دو ہزار کا زمانہ
ایک بڑا بھاری زمانہ ہے - جس عرصہ میں کہ وہ زبان قدیم رہ سکتی ہے - اور نہ لوگوں
کو صحیح صحیح حالات زبانی یاد رہ سکتے ہیں - اور بہت سے محاورہ بدل جایا کرتے ہیں
مگر ایک صحیح خیال صرف رہ سکتا ہے - اور اُسی خیال سے بعد کے زمانہ کے لوگ ایک کہانی
گھڑ لیا کرتے ہیں - کہ جو صلی حقیقت سے کوسوں دور ہوتی ہے - **دویم** قربانی کی بابت
گذارش ہے - کہ اگر بقول پادری صاحب خدا نے آدم پر ایک طریقہ نجات جو کفارہ پر
مبنی تھا - ظاہر کیا - اور اُس خوشخبری کو قایم رکھنے کی غرض سے قربانی کی ریت مقرر تھی

جس سے مسیح کے مصلوب ہونیکی طرف اشارہ ہے۔ تو اسپر ہمارا سوال ہے۔ کہ
آدم کے گناہ اور نیز حضرت عیسیٰ کی پیدائیش سے پہلے لوگوں کے گناہوں کا
کفارہ کس طرح ہوا۔ اور علاوہ ازیں خدا پاک کامل۔ عالم۔ سروگیہ۔ ہمہ دان
انتریامی۔ یعنی دلوں کے حالات جاننے والا۔ اور نیاکاری اور رحیم ہے۔ پس
ایسے خدا سے کب امید ہو سکتی ہے۔ کہ وہ قربانی یعنے بیگناہ غریب جانوروں
کے مارنے کی آگیا دیوے۔ اور یہی نہیں بلکہ اُسکے ذریعہ سے لوگوں کو نجات
دیوے۔ اور پھر ایک عرصہ کے بعد اپنے اس نیم کو منسوخ کر دیوے۔ اور
مسیح کو سولی پر چڑھا کر مارے۔ اور اُسکی موت کو تمام جہان کا جسمیں نیک اور بد
سب ہی ہوتے ہیں۔ کفارہ قرار دیوے۔ یہہ فعل ایک ایسا ہے۔ کہ جو کم سمجھ
انسان کا تو ضرور ہو سکتا ہے۔ خدا کی ہدایت سے ہرگز نہیں۔ اُس خداوند حقیقی
نے سب کے لئے مکتی کا مارگ سچائی کا استعمال بتلایا ہے۔ دیکھو

सत्येन पन्था विततो देवयानः। उपनिषद्

یعنی ست مارگ پر چلکر لوگ مُکتی کو پراپت ہوتے ہیں۔ مگر بائبل اسکے
برعکس کہ مسیح سے پہلے حیوانوں کی قربانی کے ذریعہ لوگ بہشت میں داخل ہوتے
رہے۔ اور مسیح کے بعد فقط اُسکی موت پر وشواس کرنے سے خواہ کیسے ہی
سخت سے سخت ظالم اور بدکردار ہوں۔ نجات پاوینگے۔ عجب معاملہ ہے۔ کہ لوگوں
کے گناہوں کی عوض مسیح کو سولی دی جاوے۔ پادری صاحبان۔ قربانی کی
بابت سوالات جرح کیجانے پر اس طرح جواب دیا کرتے ہیں۔ کہ قربانی در اصل

ایک پاک کام ہے - اِسکا انگریزی لفظ سیکری فائیس Sacrifice
ہے جو لیٹن لفظ سیسر Sacer بمعنے ہولی Holy (پاک)
سے بنتا ہے - جیسے اسی روٹ root سے Sacred
سکرڈ (پاک) انگریزی زبان میں مستعمل ہے - اور اِسکے علاوہ قربانی کے کرنے
سے اُسکے کرنے والے کو اپنے گناہوں کا اپنے معبود کے آگے اقرار کرنا پڑتا ہے
اور ساتھ ہی اِسکے اپنے مال میں سے عمدہ شے یعنی قربانی کا جانور نظر کیا جاتا
تھا - اِن وجوہات سے یہہ ایک پاک کام تھا - اِسکا یہہ جواب ہے - کہ
محض گناہوں کا اقبال خداوند کریم کو خوش نہیں کر سکتا - بلکہ اُسکا نتیجہ بلا
گلہ و شکائیت ہو گئے سے اور اُسکی مرضی پر قانع رہنے سے خداوند کریم خوش
ہو سکتا ہے - اور اپنے مال میں سے نذر کا گزراننا دُنیاوی لوگوں کو پسند آتا ہے
خدا کے بارے میں ایسا کرنا داخل گستاخی ہے - چنانچہ آجکل کے حکام
یوروپین بھی نذر یعنی ڈالی کا لینا پسند نہیں فرماتے - بلکہ ایک گونہ چڑتے
ہیں - اور یہہ جو کہتے ہیں کہ قربانی کے لغوی معنے پاک کام کے ہیں - سو یہ
ایسا مقولہ ہے - جیسے وام مارگی مانس کو پشپ (پھول) شراب کو تیرتھ
یا شدھی اور عورت کو دیو انگنا یعنی حور کہتے ہیں - پس ایک بُرے کام کا
اچھا نام رکھ دینا اسپر ہرگز موزون نہیں ہو سکتا - جیسے مانس کے بجائے پھول -
یہہ لوگ عام معترضوں کے حملوں سے بچنے کے لئے ایسے نام رکھہ چھوڑتے
ہیں - مگر Sacrifice کو جیسا کہ اُسکے لغوی معنے پاک کام کے

ہیں۔ خدا کی عبادت یا پراوپکار میں تکلیف اوٹھانا۔ یا اور کوئی رفاہ عام کا کام کرنا
اور جیوؤں کی رکشا کرنا قربانی sacrifice کہا جاسکتا ہے۔ مگر بائیبل کا
عقیدہ اور اُنکا فعل قربانی جسکو وہ sacrifice کہتے ہوئے پھولے
نہیں سماتے۔ عیسائی بھائیوں کو اس سے باز آنا چاہیئے۔ اور ویدکت مارگ پر آکر
ستیہ کا آچرن کرکے اپنے تئیں سُدھارنا چاہیئے۔ کہ جس سے مُکتی کے بھاگی بن سکیں۔
بلا آچرن شُدھی مُکتی کی امید رکھنا فضول ہے۔ جیسا کہ ایک فارسی شاعر کہتا ہے۔

ہر آنکہ تخم بدی کشت و چشم نیکی داشت • دماغ بیہودہ پُخت و خیال باطل بست

فانی انسان مسیح کا سہارا چھوڑ کر لافانی ایشور کے شرن آؤ۔ اور اُسکی اوپاسنا سے
آتم بل پراپت کرو۔ یہی مُکتی حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔

پادری صاحب۔ ست بت برہم صفحہ ۳۰ میں مسطور ہے۔ کہ حقیقی
قربانی جو کہ آنیوالی تھی۔ خود خدا ہی ہوگا۔ وغیرہ وغیرہ

جواب۔ پادری صاحب ستت پتھ براہمن ایک بڑی بھاری ضخیم پُستک ہے
صرف صفحہ لکھدینے سے کام نہیں چلتا۔ اگر صفحہ ہی لکھا تھا۔ تو اصل عبارت نقل
کی ہوتی۔ کہ جس سے تلاش میں کچھ مدد ملسکتی۔ مگر یہ تو آپ جب کرتے جب آپ
کو تحقیق حق منظور ہوتی۔ آپ کا تو مقصد ہی اور ہے۔ کہ ناپ شناپ ہندوؤں کی
کی متبرک کتاب کے حوالہ دینے سے کوئی ناواقف ہندو اسکو پڑھکر جال میں پھنس جاوے
یہ عیسائی سپرٹ ہم نے آپ میں ہی کام کرتی دیکھی۔ اب ہم کیا جواب لکھیں جبکہ
اصلی پرمان ہمارے روبرو نہ ہووے۔ آپکو ایسی تحریرات سے باز آنا چاہیئے۔

پادری صاحب ۔ پھر رگوید جلد ۱۔ پرب ۱۲۱ اشلوک ۔ ۱ میں مذکور ہے ۔ کہ خدا نے اپنے آپکو قربانی دیدیا ۔ جسکے سایہ اور جسکی موت سے حیات ابدی ملتی ہے ۔ اے ناظرین اب ذرا غور سے دیکھو کہ یہہ تمام باتیں ۔ کیا خداوند عیسیٰ مسیح کے وجود میں پوری نہیں ہوئیں ۔ کیا وہی اصل نہیں ہے ۔ جسکی طرف یہہ سب اشارہ کرتے ہیں ۔

جواب ۔ رگوید کے مقابل یہہ وغیرہ کے غلط اور بے ٹھکانہ حوالے جیسے پادری صاحب نے اس سے پہلے اس ٹریکٹ میں دئیے ہیں ۔ یہہ حوالہ بھی ویسا ہی ہے ۔ بلکہ انکا ترجمہ اُن سے بڑھکر غلط ہے ۔ ہم نہیں سمجھتے ۔ کہ عیسائی دین کے خادم اسمیں اپنی کیا فلاح سمجھتے ہیں ۔ نہ معلوم جھوٹھ لکھنے کو یہہ لوگ پاپ مانتے ہیں یا نہیں ۔ اگر ہمارا پہلا مطالعہ اور یادداشت اس موقع پر کام نہ دیتے ۔ یا یہہ کہ یہہ منتر ہمارا مطالعہ کیا ہوا نہ ہوتا ۔ تو پادری صاحب کے حوالے سے ہم ہرگز بھی اس منتر کو نہ نکال سکتے ۔ یہہ منتر ایشور کی ستوتی او پراتھنا دشنا کا ہے ۔ رگوید میں بھی ہے ۔ اور یجروید میں بھی آیا ہے ۔ پہلے اسکو نقل کرتے ہیں پھر بعد میں لفظی ترجمہ کیا جاویگا ۔

य आत्मदा बलदा यस्य विश्व उपासते प्रशिषं यस्य देवाः यस्य छायामृतं यस्य मृत्युः कस्मै देवाय हविषा विधेम॥ य० २५-१२

(**य आत्मदा**) جو بدھی اور گیان کا دینے والا **बलदा** بل یعنی روحانی اور جسمانی زور کا دینے والا **यस्य विश्व उपासते प्रशिषं यस्य देवाः** جس کے سب وِدوان ۔ یعنی عالم لوگ اُدپاسنا ۔ یعنی عبادت کرتے ہیں ۔ اور جسکے حکموں کو مانتے

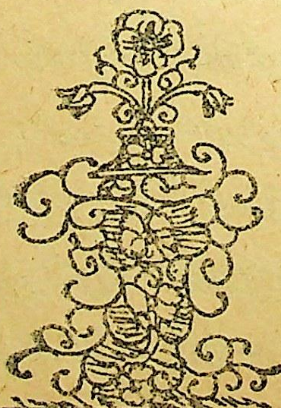
ہیں۔ یا یہہ کہ جسکی विश्वेदेवा: یعنی جملہ ویوہار کے شیش دیوتا مثلاً سورج۔ چاند
پرتھوی۔ جل۔ ہوا۔ اگنی وغیرہ جسکی دیاپتی (تصرف) میں موجود ہیں۔ اور اُنہوں
پر چلتے ہیں اور यस्य छाया جسکی چھایہ یعنی سایہ یا پناہ یا آشرا अमृतं
دُکھہ رہت یعنی دائمی سُکھہ ہے۔ اور اِس کے خلاف मृत्यु: یعنی دُکھہ ہے
اُس سُکھہ سروپ कस्मै देवाय تیج مئے ذوالجلال برہم کے لیئے
हविषा پریم اور بھگتی روپ سامگری سے विधेम ہم لوگ اُپاسنا
کریں۔

اب ہم پادری صاحب سے مخاطب ہوکر پوچھتے ہیں۔ کہ کن لفظوں کا ترجمہ آپ نے کیا ہے۔ کہ خدا نے اپنے آپکو قربانی دیدیا۔ اور جسکو سایہ اور موت سے حیاتِ ابدی ملتی ہے۔ افسوس صد افسوس۔ ناظرین ذرا غور سے دیکھیں۔ کہ وہ کونسی باتیں ہیں جو مسیح کے وجود میں پوری ہوئیں۔ اور وہ کیا اصل ہے۔ جو مسیح کی طرف اشارہ کرتی ہی ایسے غلط ترجموں سے خبردار رہنے کے لیئے اِس بارہ میں ہم اپنے ناظرین سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ ایسے مضمون کے متعلق مرحوم فاضل زبان پنڈت گوردت ایم اے کے رسالہ ویدک میگزین نمبر ۳ صفحہ ۸۰ کا مطالعہ فرماویں۔ جہاں اِس قسم کی پیشین گوئیوں کی اصل حقیقت بتلائی گئی ہے۔ ہم لفظوں کو دوہرانا نہیں چاہتے۔ آپ خود انصاف فرماویں۔

اگر آپ دل سے راستی کو پسند کرتے ہیں۔ تو ممکن نہیں کہ وید منتر کی سچائی آپکے دل میں اثر نہ کرے۔ وید منتروں کا کسی بھی تاریخی قصہ سے یا پیشین گوئی سے ہرگز

تعلق نہیں ہے۔ برہما سے لیکر آج تک مہرشی لوگ شہادت دیتے چلے آئے
ہیں۔ کہ وید ایشور کرت ہیں اور منش کے رچے ہوئے نہیں ہیں۔ اور یہ کہ کسی کا
اتہاس (تواریخ) بھی اُنمیں نہیں ہے۔ اور نہ کسی شخص کا نام اُنمیں درج ہے
بلکہ وید کے جو لفظ ہیں وہ سب کے سب یوگک یعنی بامعنی ہیں اور جسقدر ودیائیں (علوم)
انسان کے لیئے ضروری ہیں۔ وہ سب بیج روپ سے (اصولاً) ایشور نے ویدوں میں ظاہر کردیئے
ہیں۔ ہر ایک انسان سے عموماً اور ہندو بھائیوں سے خصوصاً التماس ہے۔ کہ ویدوں کے
پڑھنے پڑھانے کا بہت زور کے ساتھ رواج دیویں۔ تاکہ لوگ پادری صاحبان کے غلط
ترجموں کے دھوکے میں نہ پھنسیں۔ اور سنسار سے پاپ کا اندھکار دور ہو۔ اور عیسائی بھائیوں
سے عموماً اور پادری صاحبان سے بالخصوص گذارش ہے۔ کہ آپ بھی ویدوں کی طرف تعصب
چھوڑکر متوجہ ہوویں۔ اور ویاکرن پڑھکر صحیح ارتھ کریں۔ پھر دیکھیں۔ کہ کہاں تک
اعلیٰ درجہ کی ودیا سے بھری ہوئی ویدوں کی تعلیم ہے۔ کہ جسکے سامنے بائیبل محض قصہ
اور کہانیوں کی کتاب ہے۔ اور مسیح کی قربانی کا خیال دل سے دور کریں کیونکہ جو
مسیح اپنے آپکو موت سے نہ بچا سکا۔ تو آپ لوگوں کو کس طرح حیات ابدی عطا فرمائیگا۔ وہ
مسیح جسکی نسبت خدائی صفات منسوب کی جاتی ہیں۔ وہ مسیح جسکو خدا کا اکلوتا بیٹا بتلایا
جاتا ہے۔ اور وہ مسیح جسکو ایشور کا سچا دوست ہی ظاہر کیا جاتا ہے۔ اور وہ مسیح جسکو راسخ
الاعتقادی کا بڑا فخر تھا۔ اخیر وقت میں خدا سے بے اطمینان ہوکر مرا۔ اُس کے آخری
الفاظ یہ تھے۔ ایلی ایلی لما سبقتانی (ارتھ) اے میرے خدا اے
میرے خدا تو نے مجھے کیوں بھلا دیا۔؟ کیا یہ کلمات سچے بھگت کے مُنہ سے کبھی نکل سکتے

ہیں۔ وہ خدا جو سرو ویاپک اور سروگیہ ہے۔ کسی کو کبھی بھول سکتا ہے۔ ہرگز نہیں خدا کی شان میں ایسا نہیں کہہ سکتے۔ اور سچے بھگت وہ ہوتے ہیں جو مصیبت اور موت کو برداشت کرتے ہیں۔ مگر منہ سے اُف تک نہیں کرتے۔ اور من کی لو ایشور سے لگی رہتی ہے۔ اور اپنے آپکو ایشور کے وشواس پر چھوڑتے ہیں۔ آریہ ورت کی پستکوں میں ایسی شہادتیں ایک نہیں بلکہ متعدد مل سکتی ہیں۔ مفصل دیکھنا چاہو تو شہید گنج منگا کر پڑھو پھر سب سے زیادہ غور طلب یہ امر ہے۔ کہ یہ کونسا انصاف یا منطق ہے کہ ایسی ایک ہی شہادت سے تمام جہان کے گنہگاروں کا کفارہ ہو جاوے۔ اخیر میں ایشور سے پرارتھنا کرتے ہیں۔ کہ ہے پربھو ہم سب انسان کیا کالے کیا گورے۔ کیا حاکم کیا محکوم۔ تیری پرجا ہیں۔ تو ہمارا پتا پالن کرتا ہے۔ اور سب دکھوں کا دور کرنے والا ہے۔ تو ہمارے دلوں سے ناپاک اور مکروہ خیالات یعنی تعصب۔ ہٹ کینہ۔ بغض دور کر اور پریم پوترتا۔ پرسپر وشواس اور پروپکار کرنے کی طاقت عطا فرما۔ اوم شانتی شانتی شانتی



غزل

پڑھو ویدِ مقدس تم جو راہِ حق پہ آنا ہے
بنا اُسکے مطالعہ کے جنم ناحق گنوانا ہے

مردوں کا شرادھ بت پوجا نہیں ہے ویدمیں لکھی
یہ دہن ہے نرکا لوگوں نے رچا کیول بہانا ہے

نہیں اوتار لیتا ہے وہ ایشور قادرِ مطلق
اُسی کی تم کرو بھگتی اگر مُکتی کو پانا ہے

کرو نت ستیہ کا سیون کہو سب جیوؤں پر دایا
جو اُودست کسی کا دہن جو ایشور کو رجھانا ہے

پرناری کو مت دیکھو نگاہ بد سے اے بھائی
کرو اندری دمن اپنی جو چاہو سرگ جانا ہے

عبث وہ جھوٹھ لکھتے ہیں کہ ویدوں میں ہے قربانی
مراد اُنکی عیسائی دین پر لوگوں کو لانا ہے

مسیح کی موت ہو سکتی نہیں کفّارہ پاپوں کا
کرے کوئی بھرے کوئی عجب یہ کارخانہ ہے

نہیں ڈرتے ہیں پاپوں سے شفاعت کے بھروسے پر
یہ سمجھے ہیں کہ نبیوں کا خدا سے دوستانہ ہے

نہیں چلتی شفاعت انبیا کی اُس پربھو کے ہاں
کہ جسکے نیاؤ کے آگے نہیں اپنا بیگانہ ہے

شفاعت کے عقیدے سے لگاتے ہیں خدا پر عیب
در انحالیکہ اُسکا کل طریقہ منصفانہ ہے

صفاتِ ایزدی کو غیر میں شامل جو کرتے ہیں
اسی باعث سے اُنکا یہ عقیدہ مشرکانہ ہے

کیئے ہیں تین ٹکڑے ذات واحد پاک کامل کے
یہ تعلیم مسیحی کا انوکھا ایک طرانہ ہے

تعجب ہے عیسائی لوگ اسپر ناز کرتے ہیں
مسیح فرزندِ مریم کو خدا کا پسر مانا ہے

نہیں امداد کی اُسکی کہ جب کھینچا وہ سولی پر
عبث وہ کہتے ہیں خلقت کو کیوں ناحق بھرمانا ہے

یہ عیسی کی کراماتیں سنانے پھرتے ہیں گھر گھر
فقط جہلا کو لالچ دیکے دیں اپنا بڑھانا ہے

فانی انسان کے چیلے ہوئے کیوں تم تو شیدا
لاؤ وشواس ایشور پر نہیں دوجا ٹھکانہ ہے

ستو نہ کشا ہماری تم اگر مانو تو ہے بہتر
حیات ابدی اگر چاہو تو جھکو تم وید کی جانب
خدا کامل ہے اسکا گیان بھی ہوتا ہی بس کامل
آغاز آفرینش سے جو ہے الہام ربانی

نہیں تو وقت چوکے سی پھر پچھتاپ کہاتا ہے
پر ہو دشواس بھگتی کا بہرا جسمیں خزانہ ہے
مقابل وید کے بائبل محض ناقص فسانہ ہے
قریبا دو ارب کے جسکو اب گزرا زمانہ ہے

جبھی سے ہے اودے کم نا شک گیان کا سورج
کیا پرکاش دنیا میں یہہ سمجھے گا جو دانا ہے

آریہ سماج کے اصول

(۱) سب سچے علم اور علم سے جو کچھ معلومات ہوتی ہیں۔ اُن سب کا اصل اصول پرمیشور ہے۔

(۲) ایشور سچدانند سوروپ۔ نراکار۔ سرو شکتیمان۔ نیا کاری۔ دیالو۔ اجنما۔ سرانتر یامی نربکار۔ انادی۔ انوپم۔ انشت۔ سرو دہار۔ سرو بیاپک۔ سرو ایشور۔ اجر۔ امر ابھے۔ نت پوتر اور سرشٹی کرتا ہے۔ اُسی کی اوپاسنا کرنی یوگیہ ہے۔

(۳) وید سچے علوم کی پُستکیں ہیں۔ وید کا پڑھنا پڑھانا۔ سُننا سُنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے۔

(۴) سچ کے قبول کرنے میں اور جھوٹھ کے چھوڑنے میں ہمیشہ مستعد رہنا چاہیے۔

(۵) سب کام دھرم کے مطابق سچ اور جھوٹھ کو سوچکر کرنے چاہئیں۔

(۶) سنسار کا اُپکار کرنا اس سماج کا خاص منشاء ہے۔ یعنی جسمانی روحانی اور

غزل

پڑھو وید مقدس تم جو راہِ حق پہ آنا ہے
بنا اُسکے مطالعہ کے جنم ناحق گنوانا ہے

مردوں کا شرادھ بت پوجا نہیں ہے ویدمیں لکھی
یہہ دھن ہر زیکا لوگوں نے رچا کیوں بہانہ ہے

نہیں اوتار لیتا ہے وہ ایشور قادرِ مطلق
اُسی کی تم کرو بھگتی اگر مُکتی کو پانا ہے

کرونت ستیہ کا سیون کھوب جیوؤں پر دایا
جو رادست کسی کا دھن جو ایشور کو رجھانا ہے

پرناری کو مت دیکھو نگاہ بد سے اے بھائی
کرو اندری دمن اپنی جو چاہو سُرگ جانا ہے

عبث وہ جھوٹھ لکھتے ہیں کہ ویدوں میں ہے قربانی
مرادُ انکی عیسائی دین پر لوگوں ...

مسیح کی موت ہو سکتی نہیں کفّارہ پاپوں کا
کرے کوئی بھ...

نہیں ڈرتے ہیں پاپوں سے شفاعت کے بھروسے پر
یہہ سمجھے ہیں کہ نبیوں ک...

نہیں چلتی شفاعت انبیا کی اُس پربھو کی ہاں
کہ جسکے نیا کے آگے نہیں...

شفاعت کے عقیدے سے لگاتے ہیں خدا پر عیب
دراصل کہ اُسکا کل طریقہ منصـ...

صفاتِ ایزدی کو غیر میں شامل جو کرتے ہیں
اسی باعث سے اُنکا ہے عقیدہ مشر...

کیئے ہیں تین ٹکڑے ذات واحد پاک کامل کے
یہہ تعلیم مسیحی کا انوکھا ایک طرانہ ہے

تعجب ہے عیسائی لوگ اسپر ناز کرتے ہیں
مسیح فرزندِ مریم کو خدا کا لسر مانا ہے

نہیں امداد کی اسکی کہ جب پہنچا وہ سولی پر
عبث وہ جو کہے ہیں خلقت کو کیوں ناحق پھر بہکانا ہے

یہہ عیسیٰ کی کراماتیں سنا نے پھرتے ہیں گھر گھر
فقط جہلا کو لالچ دیکے دیں اپنا بڑھانا ہے

فانی انسان کے پیچھے ہوئے کیوں اتنے تم شیدا
لاؤ وشواس ایشور پر نہیں دوجا ٹھکانہ ہے

سنو نسخہ شا ہماری تم اگر مانو تو ہے بہتر
حیات ابدی اگر چاہو جو تم کو تم ویدکی جانب
خدا کامل ہے اسکا گیان بھی تو ہے بس کامل
آغازِ آفرینش سے جو ہو الہام ربانی

نہیں تو وقت چوکے سے پھر پچھتاپ کرنا ہے
پڑھو وشواس بھگتی کا بھرا جس میں خزانہ ہے
مقابل وید کے ... ہے

(۱۰) منافع ... ہے۔ بامنافع دستاویز اپنی شاخ کے جملہ منافع کے حقدار ہیں۔ سونی صدی مقررہ منافع والی دستاویز جاری کی جاتی ہیں۔ جو مرد عورت دونوں کیواسطے موزوں ہے

(۱۱) غریبوں کو مژدہ کہ ایک روپیہ ماہوار کی پالیسی بلا امتحان ڈاکٹر مرد عورت دونوں کے لئے جاتی ہے

(۱۲) امیروں کو مژدہ کہ خیراتی کاموں کیواسطے پالیسیاں پر خاص رعایت کی جاتی ہے

(۱۳) خیراتی کاموں کی امداد کے لئے شرح چندہ میں تخفیف ۲½ فیصدی رعایت کیجاتی ہے۔

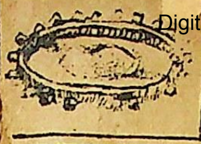
مستورات کا بیمہ معمولی شرح پر کیا جاتا ہے
امتحان ڈاکٹر کا انتظام ہے وہ ... عورات کے
بذریعہ لیڈی ڈاکٹر درج کیا جاتا ہے۔

پالیسی پر قرضہ مل سکتا ہے ... ہو سکتی

... بذریعہ بورڈ ... اور ضبط نہیں کیجاتی ہیں ... میں آسانی سے تبادلہ ہو سکتا ہے ... میں نقد روپیہ واپس مل سکتا ہے ... ہند کے اندر کام آتا اور جہاں تک عملی ... وسیع صنعت و حرفت کی بہبودی میں ... کا لگتا ... سے وہ پہنچنے پر زر بہبودی فی الفور ادا کیا جاتا ہے۔
سہل شرائط - ارزاں شرح چندہ - فوائد کی ایزادی

پراسپکٹس و فارم پتہ ذیل سے مل سکتے ہیں

... کمپنی لاہور



"طاقت" کے متعلق چند مستند ڈاکٹروں کی رائیں

(۱) ڈاکٹر گورودت سرین ماہر علم جراثیم رنگون کے سب سے بڑے ہسپتال سے تحریر کرتے ہیں۔ "ڈیر ڈاکٹر کشن چند جی آپ کی ایجاد "طاقت" واقعی اسم باسمّٰی ہے۔ میں نے پچھلے مہینے اسے ایک درجن سے زیادہ مریضوں پر استعمال کیا۔ اور مجھے یہ تحریر کرنے میں نہایت خوشی ہے۔ کہ "طاقت" نے تمام مریضوں پر نہایت نمایاں اور صحت بخش اثر ظاہر کیا ہے۔ وہ سب اپنے اندر نئی زندگی محسوس کرتے ہیں۔ اور اُن میں سے چند ایک تو اس کے اس قدر شیدا ہو گئے ہیں۔ کہ سے ہمیشہ کیلئے استعمال کرنے کا ارادہ ظاہر کرتے ہیں۔ میں آپ کو آپ کی اس حیرت انگیز ایجاد پر دلی مبارک دیتا ہوں۔ (ترجمہ چٹھی انگریزی)

(۲) ڈاکٹر گلزاری لال صاحب مرگوئی ملک برما سے تحریر کرتے ہیں۔ ڈاکٹر کشن چند جی دو نو مریض جنہیں آپکی حیرت انگیز ایجاد "طاقت" استعمال کرائی گئی ہے۔ اپنے اندر حیرت انگیز طاقت کی ترقی محسوس کرتے ہیں۔ ایک مریض کو جو دو سال سے دیگر مقوی ادویات کا استعمال کر کے مایوس ہو چکا ہوا تھا۔ آپ کی ایجاد کے استعمال سے پورے طور پر کامیابی ہوئی ہے میں اس کا وسیع طور پر تجربہ کرنا چاہتا ہوں۔ لہذا ایک درجن شیشیاں اور ارسال کر دیں۔

(۳) ڈاکٹر چونی لال صاحب چھاؤنی نصیر آباد سے تحریر کرتے ہیں۔ میں ہر سال کاڈلیور آئل اور دیگر پیٹنٹ انگریزی ادویات کا استعمال کیا کرتا تھا۔ لیکن جو طاقت آپ کی ایجاد کردہ "طاقت" سے حاصل ہوئی ہے۔ وہ کبھی کسی سے نہیں ہوئی۔ مجھے اب بہت بھوک لگتی ہے۔ اور جو کھاتا ہوں ہضم ہو جاتا ہے۔ آپ کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ (ترجمہ چٹھی انگریزی)

المشتہر

ڈاکٹر کشن چند موجد "طاقت" شہر سیالکوٹ

بھگوت گیتا

پہلا ادھیائے

راجہ دھرت راشٹر نیتر ہین ہونے کے باعث میدانِ جنگ میں شامل نہیں ہو سکتے تھے - اس لئے آپ اپنے وزیر سنجے سے جسے دویہ درشٹی حاصل تھی یا یُوں کہئے جو ٹیلیفون اور دُوربین کی ایجاد سے اس زمانہ میں بھی پُورا فائدہ اُٹھا سکتا تھا سوال کیا -

(۱) دھرت راشٹر "کہو سنجے کروکھشیتر کے میدان میں میرے بیٹوں اور پانڈوں نے جنگ کے لیئے جمع ہو کر کیا کیا"؟

(۲) سنجے "مہاراج سُنئیے - اس وقت آپ کے بڑے بیٹے دریودھن اپنے گُرو درونا آچاریہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہہ رہے ہیں" :-

(۳) آچاریہ جی ! پانڈوں کی عظیم الشان فوج کا ملاحظہ فرمائیے جس کو آپ کے ہوشیار شِش (شاگرد) دروپد کے بیٹے نے آراستہ کیا ہے" :-

(۴ - ۵ - ۶) "دیکھیئے اس فوج میں بڑے بڑے شُورما اور کماندار، بھیم، ارجن - یویودھان - وراٹ - دروپد مہارتھی - دھرشٹ کیتو - کاشی راج پروجیت کنت بھوج - شیئویہ - یُدھامینو - وِکرانت - اتموجا - ابھمینو - اور دروپدی کے مہارتھی دلاور بیٹے جو اکیلے سینکڑوں اور ہزاروں کا مقابلہ کرتے ہیں بمع اور لاکھوں یودھاؤں کے شامل ہیں" :-

(۷) آچاریہ جی! اب اپنی فوج کے بہادروں کے نام عرض کرتا ہوں"+

(۸-۹) "سنئے سب سے پہلے ہمارے آچاریہ (گرو) آپ - بھیشم - کرن کرپا آچاریہ - اشوتھاماں - وِکرن - سوم آدیتہ - ان ہمیشہ فتح یاب ہونے والے سورماؤں کے علاوہ اور بہت سے جانثار - بہادر - جنگ کے ماہر کماندار ہمارے ساتھ شامل ہیں"

(۱۰) "لیکن ہماری فوج جس کے کمانڈر انچیف (سپہ سالار) بھیشم پتامہ ہیں کافی مضبوط نہیں ہے بر خلاف اس کے پانڈوؤں کی فوج جنرل بھیم کے زیر حکم نہایت مضبوط ہے"

(۱۱) "اس لئے اے محترم بزرگ آچاریہ آپ الگ الگ اپنی اپنی واری کا خیال رکھتے ہوئے بھیشم جی کی ہر طرح سہائتا کریں"-

۰۰۰ راجہ دھرت راشٹر کو کہتے ہیں" مہاراج جونہی دریودھن کی بات ختم ہوئی

(۱۲) "کوروی لشکر کے تیجسوی سپہ سالار بھیشم پتامہ نے دریودھن کے حوصلہ کو برقرار رکھنے کے لئے شیر کی طرح گرج کر اپنا سنکھ بجایا"

(۱۳) "بس پھر کیا تھا - ہر طرف سنکھ - بھیری - گاؤ چہرہ - نفیری - ڈھول دھونسہ کئی قسم کے نقارے اور جنگی باجے بجنے شروع ہوئے جن کی آواز سے زمین و آسمان کانپ اٹھا"

(۱۴-۱۵-۱۶) "سفید گھوڑوں کے نہایت خوبصورت رتھ میں بیٹھے شری کرشن جی نے "پانچ جنیہ" ارجن نے "دیودت" یدھشٹر نے "انت" سہدیو نے منی پشپک" نکل نے "سگھوش" اور بھیم نے سب سے بڑا "پونڈر" نامی سنکھ بجایا"+

(۱۷-۱۸) دھشٹ دمن - وراٹ - ساتکی - دروپد - کاشی راج - شکنڈی اور دروپدی کے بیٹوں جیسے بڑے بڑے کماندار دس ہزار سے اکیلا مقابلہ

کرنے والے مہارتھی اور مہا باہو سبھدرا کے بیٹے سب نے علیحدہ علیحدہ سنکھ بجائے"۔

(۱۹) "اِن سنکھوں کی ہولناک آواز نے کوروی فوج کے دل دہلا دیئے اور زمین و آسمان گونج اُٹھا"۔

(۲۰-۲۱) سنجے راجہ دھرت راشٹر کو کہتے ہیں "مہاراج جس وقت دونو لشکروں میں جنگ کی تیاریاں ہونے لگیں اور کوروں کے لشکر نے خوب لیس ہو کر ہاتھ اُٹھائے تو ارجن نے سری کرشن چندر سے مخاطب ہو کر کہا مہاراج کرپا کر کے میرے رتھ کو عین میدان جنگ کے مرکز میں لیجا کر کھڑا کیجئے"۔

(۲۲) "کیونکہ میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ لڑتے سمے مجھے کن کن جوانمردوں کا مقابلہ کرنا پڑے گا"۔

(۲۳) میں اِن ناعاقبت اندیش بھائیوں (دھرت راشٹر کے بیٹوں) کو بھی دیکھنا چاہتا ہوں جو مرنے کے لئے میدان جنگ میں اکٹھے ہوئے ہیں"۔

(۲۴) "فرض کی دیوی کے پجاری ارجن کے رتھبان سری کرشن چندر مہاراج نے فوراً ارجن کے رتھ کو دونو صفوں کے درمیان لا کھڑا کیا اور کہا"

(۲۵) "کنتی پتر! ارجن! بھیشم۔ درونا آچاریہ اور سب سورما تیرے سامنے کھڑے ہیں۔ کوروں کے سرداروں کو دیکھ لے"۔

(۲۶-۲۷) "ارجن نے جونہی ایک نظر میدانِ رزمگاہ پر ڈالی۔ دو تو طرف اپنے عزیز دوست۔ بھائی۔ ماموں۔ دادا۔ گرو۔ بیٹے۔ پوتے اور نزدیکی سمبندھی کھڑے دیکھ کر دِلاور تیرانداز تھرا اٹھا"۔

(۲۸) "پریم اور موہ کی زبردست کشش سے مغلوب ہو۔ اُس نے سہمی ہوئی آواز میں کرشن چندر کو مخاطب کر کے بڑے دُکھ سے کہا"۔

(۲۹-۳۰) "مہاراج! اپنے اِن تمام رشتہ داروں اور دوستوں کو یہاں بغرض جنگ اکٹھا ہوئے دیکھ کر میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے ہیں۔ بدن میں رعشہ اور حلق خشک ہو رہا ہے۔ میرے ہاتھ کانپ رہے ہیں میرا گانڈیو دھنش گرا جاتا ہے۔ میرا ہر ایک اعضا درد سے بے حال ہے۔ مجھے کسی طرح بھی چین نہیں۔ میرے تمام جسم میں آگ سی لگ رہی ہے آہ! میرا دماغ چکر کھا رہا ہے"۔

(۳۱) "مجھے نہایت بُرے شگون نظر آ رہے ہیں اپنے ہی عزیزوں کو مار کر بھی بھلا کبھی شانتی نصیب ہو سکتی ہے"۔

(۳۲-۳۳) "مجھے ایسی جیت سے ہار ہی اچھی ہے۔ میں ایسی فتح کا طالب نہیں۔ نہ میں ایسے راج اور حکومت میں کچھ سُکھ دیکھتا ہوں جو اپنے سمبندھیوں کو مار کر حاصل کیا جاوے"۔ مجھے ایسی زندگی سے ہی نفرت ہے۔ جن کے لئے میں راج سکھ چاہتا تھا وہ ہی یہاں مرنے مارنے کو کھڑے ہیں۔

(۳۴) "یہ دیکھئے وہ میرے گورو ہیں۔ تو یہ چچازاد بھائی۔ اُدھر ماموں اور سُسر ہیں تو اِدھر پوتے۔ سالے اور سمبندھی کھڑے ہیں"۔

(۳۵) "اے ظالموں کو ڈنڈ دینے والے مدھوسودن" اگر یہ مجھے مارنا بھی چاہیں تو کم از کم میں اِن کے مارنے کے لئے تیار نہیں ساری پرتھوی کے راج کے لئے تو کیا تین لوکوں کا راج بھی مجھے ایسے مکروہ کام کے لئے راغب نہیں کر سکتا"۔

(۳۶) "اے جنار دھن۔ دھرت راشٹر کے لڑکوں کی جان لینے سے ہمیں کوئی خوشی حاصل نہ ہو گی گو یہ مہا پاپی ہیں مگر پھر بھی اِن کو مار ڈالنا پاپ ہو گا"۔

(۳۷) "یہ ہمارے لئے کسی طرح بھی مناسب نہیں ہے کہ اپنے

چچازاد بھائیوں کو ماریں۔ مہاراج! اپنے عزیزوں کو مار کر ہم کو کس طرح شانتی نصیب ہوگی"۔

(۳۸) "حکومت کی ہوس نے اُن کی عقل پر پتھر رکھدئے ہیں اور اس لالچ میں اُن کو خاندان کی تباہی کا بھی خیال نہیں"۔

(۳۹) لیکن اے جنار دھن! جب مجھکو اس سے سارے خاندان بلکہ ساری جاتی کی تباہی نظر آتی ہے۔ میں کیوں اس مہا پاپ کا مُرتکب بنوں"۔

(۴۰) کُل ناش ہونے سے تمام خاندانی اوصاف تباہ ہو جاتے ہیں۔ اور دھرم کی جگہ ادھرم تمام خاندان پر اپنا اثر جما لیتا ہے۔

(۴۱) جب خاندان میں دھرم کا نام و نشان نہیں رہتا۔ تو اُس خاندان کی استریاں پتی برت دھرم کا پالن کرنا چھوڑ دیتی ہیں جس سے ورن شنکر (مخلوط النسل) اولاد پیدا ہونے لگتی ہے"

(۴۲) "ایسی اولاد کے ہونے سے پتر ترپن کی رسومات ادا نہیں ہوتیں جس سے اُس خاندان کے بزرگ سب نرک میں جاتے ہیں اور اُن کی روح کو کبھی شانتی نصیب نہیں ہو سکتی"۔

(۴۳) "خاندان کو تباہ کر کے ورن شنکر اولاد پیدا کرانے والے پاپی لوگ اپنا جاتی دھرم۔ کُل دھرم۔ اور دیش دھرم سب کچھ تباہ کر ڈالتے ہیں"۔

(۴۴) "پس اے جنار دھن! جن کا کُل دھرم نشٹ ہو جاوے اُن کی آتما کو کبھی سُکھ نصیب نہیں ہوتا یہی ہم مدتوں سے سُنتے چلے آئے ہیں"۔

(۴۵-۴۶) آہ! انسانی گراوٹ کا یہ کیسا ہولناک نظارہ ہے کہ ہم چند روزہ دنیاوی حکومت و شوکت کے لالچ میں اپنے قریبی سے قریبی رشتہ داروں اور عزیز سے عزیز دوستوں کی جان لینے کو بھی تیار ہو گئے ہیں"۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

(ارجن بڑی بیتابی سے ہتھیار پھینک دیتا ہے) ۔ ۔ ۔ ۔ مجھ سے ایسا کبھی

نہ ہوگا۔ میں اسی میں اپنی بہتری سمجھوں گا۔ اگر میرے بھائی دریودھن اور اُس کے ساتھی مجھے اس حالت میں جبکہ میں سب ہتھیار تیاگ چکا ہوں مار ڈالیں۔

(۴۷) سنجے (دھرت راشٹر کو مخاطب کر کے کہتا ہے) مہاراج! عین میدان جنگ میں ہتھیار چھوڑ نہایت افسوس اور رنج کی حالت میں ارجن رتھ کے اندر چُپ چاپ بیٹھ گیا*

دوُسرا ادھیائے

سنجے نے راجہ دھرت راشٹر کو مخاطب کر کے کہا

(۱) "جب کرشن چندر نے پریم اور موہ سے متاثر ہوئے ارجن کی نہایت دردناک حالت دیکھی تو اُسے مندرجہ ذیل اُپدیش کیا"۔

(۲) "ارجن! ایسے نازک سمہ پر تم یہ کیسی ذلیل حرکت کرتے ہو جس سے کبھی سُکھ نصیب نہیں ہوگا ہاں ہمیشہ کے لئے تمہارے ماتھے پر کلنک کا ٹیکہ ضرور لگ جائیگا"۔

(۳) "اے کنتی پُتر! کائیروں کی سی باتیں چھوڑ اور دل کو مضبوط کر کے جنگ کے لئے آمادہ ہو کیونکہ ایسی نامردی تجھ جیسے سور بیر کے لئے زیبا نہیں"، (ارجن نے جواب دیا)

(۴) "مہاراج! میں قابل تعظیم بزرگ بھیشم اور پُوجنیہ گرُو درونا آچاریہ کے مقابلہ میں ہتھیار باندھ کر کیسے لڑ سکتا ہوں"۔

(۵) قابلِ تعظیم بزرگوں کو مار کر راج حاصل کرنے سے تو بھیکھ مانگ کھانا اچھا ہے۔ بزرگوں کا خون کبھی رنگ لائے بغیر نہیں رہیگا*

(۶) "ہاں مہاراج! ہمکو یہ بھی تو معلوم نہیں کہ آخر فتح کس کی ہوگی وہ جن کو مار کر ہیں خود زندہ رہنا پسند نہیں کرتا دریودھن وغیرہ میرے بھائی سامنے کھڑے ہیں +

(۷) "مہاراج! میں اس وقت اچھے بُرے کی تمیز نہیں کرسکتا کم دلی سے میرا جوش دب گیا ہے - میں آپ کی شرن آیا ہوں اپنا ناچیز ششش (شاگرد) سمجھ کر مجھے سچا دھرم اُپدیش کیجیے"

(۸ - ۹) تمام روئے زمین کی باامن حکومت پاکر بھی میرا وہ رنج دور نہیں ہوگا جس نے مجھے اب حواس باختہ بنا دیا ہے" -

سنجے نے دھرت راشٹر سے کہا "بس اب ارجن کرشن چندر سے اتنا کہکر خاموش ہوگیا کہ میں نہیں لڑونگا -

(۱۰) سری کرشن چندر نے جب عین دو صفوں میں کھڑے ارجن کو اس قدر غمگین اور اُداس دیکھا تو مسکرا کر فرمایا

(۱۱) ارجن! تو باتیں تو بڑے عالموں کی طرح کرتا ہے لیکن سمجھتا اتنا بھی نہیں کہ بہادر ایسے موقعہ پر جان جاویگی یا رہیگی اِن باتوں کو نہیں سوچا کرتے -

(۱۲) میں - تو - اور یہ سب راجے مہاراجے پہلے نہ تھے اور اب ہیں ایسا مطلق نہیں - نیستی سے کوئی چیز ہستی میں نہیں آتی - یہ سب ہمیشہ تھے - اب ہیں اور یقیناً آئندہ بھی ہوں گے -

(۱۳) جس طرح زندگی میں بچپن - جوانی - اور بُڑھاپا مختلف حالتیں تبدیل ہوتی ہیں - اسی طرح آتما (روح) کے ایک جسم کو تیاگ دوسرے دوسرے میں پرویش کرنے کا نام موت ہے - مستقل مزاج اور عقلمند لوگ موت کے نام سے گھبرایا نہیں کرتے -

(۱۴) ارجن! سُکھ دُکھ صرف محسوس کرنے سے ہی ہوتے ہیں اِن کا

تعلق ناش ہونے والی اندریوں سے ہے اِس لئے ان کی پرواہ نہ کرنی چاہئے۔

(۱۵) جس کے لئے دُکھ سُکھ برابر ہوں وہی دائمی شانتی اور نجات کا مستحق ہے۔

(۱۶) ہستی سے نیستی اور نیستی سے ہستی نہیں ہو سکتی۔ دُنیا کے عالم آج تک اسی نتیجہ پر پہونچے ہیں۔

(۱۷) جو ہر چیز میں پھیل رہا ہے وہی غیر فانی ہے اس کو کبھی کوئی ناش نہیں کر سکتا۔

(۱۸) جسم کا ناش ہوتا ہے مگر آتما امر اور غیر فانی ہے اِس کی ابتدا اور انتہا نہیں اے بھارت! تو تمام خوف وہراس کو دل سے نکال جنگ کے لئے تیار ہو اس وقت یہی تیرا دھرم ہے"۔

(۱۹-۲۰) "آتما نہ کسی کو مارتا ہے۔ نہ مرتا ہے۔ نہ کبھی پیدا ہوتا ہے سب سے قدیم۔ ہمیشہ قایم رہنے والا۔ لاتغیر اور جسم کے ناش ہونے پر ناش نہیں ہوتا"۔

(۲۱) "جو آتما کی اصل ماہیت کو سمجھتا ہے وہ اچھی طرح جانتا ہے کہ وہ نہ کسی کو مارتا ہے اور نہ اُس کو کوئی مار سکتا ہے"۔

(۲۲) "جس طرح پُرانے کپڑوں کو اُتار کر انسان نئے کپڑے پہنتا ہے اسی طرح آتما بھی ایک جسم کو چھوڑ نیا چولا بدلتا رہتا ہے۔

(۲۳-۲۴) ارجن! میں بار بار کہتا ہوں۔ آتما امر ہے اِس کو ہوا سُکھا نہیں سکتی۔ آگ جلانے۔ پانی گلانے اور ہتھیار کاٹنے کی طاقت نہیں رکھتے یہ ہمیشہ ایک ہی حالت میں رہنے والا ہے"۔

(۲۵) "یہ تصور میں نہیں آتا۔ نہ دکھائی دیتا ہے۔ اس کو کسی کا خوف

نہیں ۔ پھر تو اے بیر میں نہیں سمجھتا تو کس کشمکش میں ہے +

(۲۶ - ۲۷) ارجن! اگر تمہارا یہ خیال ہو۔کہ جیو آتما ہمیشہ پیدا ہوتا اور مرتا رہتا ہے۔تو بھی تمہیں متفکر نہ ہونا چاہیئے۔کیونکہ جو پیدا ہوا۔ وہ ضرور مریگا۔اور جو مر گیا۔ وہ ضرور پیدا ہوگا۔جب ایک بات ہوکر رہیگی تو اُس کے لئے فکر کرنے سے کیا حاصل ؟

(۲۸) ارجن! یہ سب وجود نہ پہلے تھے اور نہ آئندہ رہیں گے۔ ان کا وجود صرف حال کے لئے ہے۔ پھر ان کے واسطے تمہارا غم وگریہ عبث نہیں تو کیا ہے ؟

(۲۹) کوئی اسے حیرت سے دیکھتا ہے کوئی حیرت سے بتاتا اور کوئی حیرت سے سنتا ہے۔ مگر دیکھ کر۔کہہ کر اور سنکر بھی کوئی اس کی ماہیت کو نہیں جانتا +

(۳۰) ارجن! ان سب اشخاص کا جیو آتما لازوال ہے۔ اس لئے تمہیں ان کے لئے فکرمند نہ ہونا چاہیئے +

(۳۱) تمہارا خائف ہونا کھشاتر دھرم کے لحاظ سے بھی بے جا ہے۔کیونکہ کھشتری کے لئے دنیا میں دھرم یُدھ سے اچھی کوئی چیز نہیں ہے +

(۳۲) ارجن! اتفاق سے پیش آنے والا یہ یُدھ سورگ کا کھلا ہوا دروازہ ہے اور ایسے یُدھ خوش قسمت کھشتریوں ہی کو پیش آتے ہیں +

(۳۳) اگر تم نے اس دھرم یُدھ سے جی چُرایا۔ تو یاد رکھو۔ تمہارے دھرم اور تمہاری نیک نامی پر پانی پھر جائیگا اور پاپ کا بھاگی الگ بننا پڑے گا +

(۳۴) عوام نہیں کا ئیر کہکر بدنام کرینگے لیکن ایک کھشتری کے لئے ذلت سے موت اچھی ہے

(۳۵) مہارتھی سمجھیں گے ۔کہ ارجن ڈر کے مارے بھاگ گیا۔اور پہلے جن لوگوں کی نظروں میں تمہاری بڑی وقعت تھی وہی تمہیں حقیر خیال کرینگے +

(۳۶) جب دشمن تمہارے زور بازو کی ہنسی اڑائیں گے ۔ تو سوچو۔کہ اُسوقت تمہیں کتنا بڑا دکھ ہوگا +

(۳۷) ارجن! اگر لڑائی میں مارے گئے تو سورگ ملیگا ۔اگر فتح پائی تو سلطنت ہاتھ آئیگی ۔ اس لئے جنگ آزمائی کے لئے تیار رہو جاؤ +

(۳۸) رنج و راحت ۔ نفع و ضرر اور فتح و شکست کو یکساں سمجھ کر یُدھ کرو۔ پھر تمہیں کوئی پاپ نہ ہوگا +

(۳۹) ارجن! اب تک میں نے تم سے سانکھ کی تعلیم بیان کی۔اب یوگ کی

تلقین سُنو۔ جو تمہیں کرم کی قید سے چھڑا دیگی +

(۴۰) اس پر تھوڑا سا عمل کرنا بھی اکارت نہیں جاتا۔ پورے طور پر عمل نہ بھی ہو سکے تو بھی کوئی پاپ نہیں ہوتا اور اس کا چھوٹا ساحصہ بھی خوفِ عظیم سے بچا لیتا ہے +

(۴۱) اے کورونندن! اُدیوگی پُرشوں کی رائوں کا مرکز ایک ہی ہوتا ہے۔ لیکن آلسی لوگوں کے خیالات شاخ در شاخ ہوتے ہیں

(۴۲۔۴۳) حرص و ہوا کے شکار اور سورگ کے امیدوار جنم کو کرم کا نتیجہ بتاتے اور حصولِ لذت و دولت کے لئے انواع واقسام کی بے انتہا رسومات ادا کرنے کی ہدایت کرتے ہیں۔ اے ارجن! ویدوں کی لفظی بحث کے شائق مورکھ لوگ ایسی بے نتیجہ باتیں بنا کر کہتے ہیں۔ کہ اِن کے سوا اور کچھ بھی نہیں ہے۔

(۴۴) مگر لذت و دولت کے مبتلاؤں اور اُن بے ثمر باتوں کے شیداؤں کو یکسوئی نصیب نہیں ہو سکتی +

(۴۵) پُرش ترگنی[۱] ہونے کی وجہ سے ویدوں کی لفظی بحث میں پڑ جاتے ہیں۔ ارجن! تم اِن تینوں سے الگ ہو کر ستوگنی بنو۔ اور کام۔ کرودھ۔ لوبھ۔ موہ رنج و راحت وغیرہ دَوندوؤں[۲] کا خیال چھوڑ دو۔ یہ کیسے رہیگی؟ وہ کیسے ملیگی؟ اس کا بھی فکر نہ کرو۔ بلکہ آتمک بل حاصل کرو

(۴۶) جس طرح ہر طرف پانی بہانے والے چشمے سے انسان کے بہت سے کام نکلتے ہیں۔ ویسے ہی گیانی برہمن چاروں ویدوں سے مستفید ہوتا ہے +

(۴۷) تمہارا فرض صرف کام کرنا ہے نتیجے پر تمہیں کوئی اختیار نہیں۔ اس لئے نتائج افعال کا خیال چھوڑ دو۔ مگر ترکِ افعال اختیار نہ کرو +

(۴۸) دھننجے! یوگ میں استحکام حاصل کرنے کیلئے تعلقات سے کنارہ کشی کر کے اور کامیابی و ناکامی میں یکساں رہکر کرم کرو۔ کیونکہ ہر حال میں یکساں رہنے ہی کو یوگ کہتے ہیں +

(۴۹) ارجن! اس گیان یوگ کے سامنے کرم ایک حقیر چیز ہے۔ کیونکہ کرموں کے نتائج کے امیدواروں کو حقیر کہا گیا ہے اس لئے تم گیان یوگ کی پناہ لو +

(۵۰) گیانی پُرش اسی دنیا میں پاپ اور پُن سے چھوٹ جاتے ہیں۔ اسلئے تم گیان یوگ میں دل لگاؤ۔ لیکن گیان یوگ کے لئے کرموں میں کشل ہونا بسا ضروری ہے

(۵۱) عقلمند شخص کرموں کے نتائج کا

[۱] ستا۔ رج اور تم اِن تینوں گنوں والا۔ [۲] متضادات

خیال ترک کرکے اور جنم کی قید سے مخلصی
پاکر سرورِ ابدی کے مقام کو حاصل کر لیتے ہیں
(۵۲) جب تمہاری عقل بھی موہ کی کدورت
سے پاک صاف ہو جائیگی۔ تو تم بھی شنیدہ
اور شنیدنی دونو سے بے پرواہ ہو جاؤگے
(۵۳) شرتی میں شک رکھنے والی تمہاری
بُدھی کو جب سکُون اور یکسوئی نصیب ہوگی
تب تمہیں یوگ میسّر ہوگا +
(۵۴) ارجن نے یہ سُنکر پوچھا۔ اے
کیشو! عقل ساکن رکھنے والے اور محویت
کے عالم میں رہنے والے کی کیا شناخت
ہے؟ وہ کس طرح سے بولتا ہے؟ اور چلتا
بیٹھتا کیونکر ہے +

بھگوان کرشن بولے

(۵۵) ارجن! جب انسان دل کی خواہشات
سے دست بردار ہو کر آتما میں محو ہو جاتا
ہے۔ تب وہ ساکن عقل (ستھت پرگیا)
کہلاتا ہے +
(۵۶) جو دُکھ میں ثابت قدم، سُکھ سے
بے پرواہ۔ کرودھ۔ محبت اور خوف سے
آزاد ہے۔ وہی ساکن عقل کہلاتا ہے +
(۵۷) جو سب سے بے تعلق رہتا ہے اور
نیکی یا بدی کے پیش آنے پر خوشی یا رنج
محسوس نہیں کرتا اسی کی عقل ساکن ہوتی ہے
(۵۸) جیسے کچھوا اپنے اعضا کو پیٹ میں سکیڑ
لیتا ہے۔ ویسے ہی جب انسان بھی
اپنے حواس کو محسوسات سے ہٹا لیتا ہے
تو وہ ساکن عقل بن جاتا ہے +
(۵۹) حواس کو غذا نہ دینے سے محسوسات
تو دور ہو جاتے ہیں مگر ان کی خواہش
بنی رہتی ہے۔ لیکن پاربرہم کے درشن
سے یہ خواہش بھی مٹ جاتی ہے +
(۶۰) ارجن! یہ اندریاں ایسی بدلگام ہیں
کہ انسان کا دل اپنے بچاؤ کے لئے ہزار
کوشش کرنے پر بھی ان سے مغلوب ہو
جاتا ہے +
(۶۱) اسلئے ان سب کو محسوسات سے ہٹا کر
مجھ سے لو لگاؤ۔ کیونکہ اس شخص کی عقل
ساکن ہوتی ہے۔ جو حواس پر قابو پا لیتا ہے
(۶۲) محسوسات کے دھیان سے اُنکی
محبت پیدا ہوتی ہے۔ محبت سے
کام (خواہش) اور کام سے
کرودھ (غضب) ظاہر ہوتا
ہے +
(۶۳) کرودھ سے موہ اور موہ سے سہو
پیدا ہوتا ہے۔ سہو سے عقل زائل ہوتی
ہے۔ اور عقل کے زائل ہونے سے زوال
آتا ہے +
(۶۴) جو شخص اندریوں کو قابو کرکے
اور راگ دویش سے ہٹا کر محسوسات کا مزہ

ط اندریاں۔ ۵۲ اندریوں کے وشے +

چکھتا ہے۔ وہی حقیقی سرور کو حاصل کرتا ہے +

(۶۵) جسکی وجہ سے اُس کے تمام دُکھ مٹ جاتے ہیں۔ اور بہت جلد اس کی عقل ساکن ہو جاتی ہے +

(۶۶) بے لگام اندریوں والے آدمی میں عقل نہیں ہوتی۔ نہ ہی اُس کا جی یوگ میں جم سکتا ہے۔ اور یوگ کے بغیر اطمینان نصیب نہیں ہو سکتا۔ پھر اطمینان سے بے بہرہ شخص کو سُکھ کیسے مل سکتا ہے؟

(۶۷) جب من اندریوں کے قابو چڑھ جاتا ہے۔ تو وہ عقل کو یوں کھینچ لے جاتی ہیں جیسے تیز ہوا کا جھونکا پانی پر تیرنے والی کشتی کو بہالے جایا کرتا ہے +

(۶۸) اس لئے اے مہاباہو! جس شخص نے حواس کو محسوسات کے تعاقب میں جانے سے بخوبی روک لیا ہے۔ وہی ساکن عقل کہلانے کا حقدار ہے +

(۶۹)[۵۱] جو عام جانداروں کیلئے رات ہے۔ جتیندریہ اس میں جاگتا ہے۔ اور جس میں عام جاندار جاگتے ہیں وہ مُنی کیلئے رات ہوتی ہے +

(۷۰) لبریز اور بے حرکت سمندر میں چاروں طرف سے آکر غائب ہو جانے والے بڑے بڑے دریاؤں کی طرح جس شخص کے من میں سب خواہشیں غائب ہو جاتی ہیں۔ وہی اطمینان کو حاصل کرتا ہے۔ مگر لذائذ کے خواہشمند کی قسمت اس سے مختلف ہوتی ہے +

(۷۱) تمام خواہشات سے کنارہ کش ہو کر بے غرضی سے کام کرنے والا بے حرص و ہوا شخص ہی سچا اطمینان حاصل کر سکتا ہے +

(۷۲) ارجن! یہی برہم سنتھتی[۵۲] ہے۔ اِسے ہی پا کر انسان تعلقات سے آزاد رہتا ہے۔ اور آخری وقت بھی اسی میں قیام کر کے نروان[۵۳] پد کو پا لیتا ہے +

تیسرا ادھیائے

ارجن کہنے لگا

(۱) جناردھن! اگر آپ کی رائے میں گیان کرم سے افضل ہے۔ تو اے کیشو! پھر آپ مجھے ایک خوفناک کرم میں شریک ہونے پر کیوں مجبور کرتے ہیں؟

(۲) آپ کی متضاد تقریر سے میری عقل چکراتی ہے۔ مہربانی کر کے صاف طور پر ایک بات بتائیں۔ جو میرے لئے

۵۱ اس شلوک کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ اپنے فرض کو سمجھنے والے شخص کی حالت عوام سے بالکل مختلف ہوتی ہے +
۵۲ برہم میں قیام کرنا۔ ۵۳ مکتی

بہتر ہو +

بھگوان کرشن نے جواب دیا

(۳) ارجن منو ! اِس دُنیا میں دو عقیدے ہیں۔ جیسا کہ میں پہلے کہ چکا ہوں۔ یعنی گیانیوں کے لئے سانکھیہ یوگ اور یوگیوں کے لئے کرم یوگ +

(۴) اِنسان کرم کو چھوڑ کر کرم سے آزاد نہیں ہو سکتا۔ اور نہ ہی اس کے ترک سے کمال کو حاصل کر سکتا ہے +

(۵) نہ کوئی شخص ایک لمحے کے لئے بھی درحقیقت بے کار رہ سکتا ہے۔ کیونکہ ہر شخص طبعی طور سے کرم کرنے پر مجبور ہے

(۶) جو شخص کرم اندریوں کو روک کر دل میں محسوسات کا دھیان رکھتا ہے۔ اس بیوقوف کو پاکھنڈی کہنا چاہیئے +

(۷) لیکن جو شخص کرم اندریوں کو من کے آدھین کر کے اور بے تعلق رہکر کرم کرتا ہے اے ارجن! وہی شخص افضل کہلانے کا مستحق ہے +

(۸) کرم کے ترک سے کرم کا کرنا بہتر ہے۔ اس لئے تمہیں بھی کرتویہ کرموں کا عمل میں لانا ضروری ہے۔ ورنہ کرم کے ترک سے تو ایک دن تمہارے جسم کا قیام بھی مشکل ہو جائیگا +

(۹) یگیہ[1] سمجھ کر کئے جانے والے کرموں کے علاوہ اس دُنیا میں اور جتنے کرم اِنسان سے سرزد ہوتے ہیں۔ وہ سب اس کی پابندی کا باعث ہوتے ہیں۔ اس لئے اے کُنتی پُتر! تم بے تعلق ہو کر کرم کرو +

(۱۰) یگیہ کے ذریعہ سرشٹی کی رچنا کر کے پرجاپتی نے لوگوں سے کہا تھا۔ کہ اسی سے تم بڑھو۔ اور اسی سے تمہارے مقاصد پورے ہوں +

(۱۱) تم اس سے دیوتاؤں کو بڑھاؤ اور وہ تمہیں بڑھائینگے۔ اس طرح کے باہمی برتاؤ سے تمہارا کلیان ہوگا +

(۱۲) جب دیوتا[2] یگیہ سے سیر ہونگے تو تمہیں خاطرخواہ مُرادیں دینگے۔ لیکن جو شخص اُن کی دی ہوئی چیزوں سے اُن کا حصہ دئے بغیر مستفید ہوتا ہے وہ چور ہے

(۱۳) یگیہ سے بچا ہوا طعام تناول کرنے والے نیک آدمی سب پاپوں سے چھوٹ جاتے ہیں۔ لیکن جو خود غرض تن پروری کیلئے کھانا بناتے ہیں وہ پاپ کو پراپت ہوتے ہیں +

(۱۴) جانداروں کی زندگی کا مدار اناج پر ہے۔ اناج مینہ سے پیدا ہوتا ہے مینہ کا انحصار یگیہ پر ہے اور یگیہ کرم کا نتیجہ ہے +

[1] ریاضت۔ تپیا۔ قربانی۔ sacrifice [2] عالم فاضل

(۱۵) کرم کا آغاز برہما[۱] سے ہے اور برہما کا مبدا ذاتِ لازوال ہے۔ اس لئے برہما کو یگیہ میں ہمیشہ سب سے افضل مانا جاتا ہے +

(۱۶) اس طرح چلنے والے کرم چکر کی جو شخص تقلید نہیں کرتا۔ ارجن! لذات کے دام میں پھنسا ہوا وہ پاپی عبث جیتا ہے +

(۱۷) جو شخص آتما سے سرور۔ اطمینان اور قناعت حاصل کرتا ہے۔ اُسے کسی کرم کی ضرورت نہیں رہتی +

(۱۸) اس دنیا میں اُسے نہ تو کئے ہوئے سے کچھ غرض ہوتی ہے۔ اور نہ نہ کئے ہوئے سے۔ نہ ہی حصولِ مقصد کے لئے اُسے موجوداتِ عالم میں سے کسی کا سہارا تاکنا پڑتا ہے +

(۱۹) اس لئے تم ہمیشہ بے تعلق ہو کر وہ کرم کرو۔ جن کا کرنا تمہارے لئے لازم ہے۔ کیونکہ جو شخص بے تعلق ہو کر کرم کرتا ہے۔ وہی پرم پُرش پرماتما کو حاصل کر سکتا ہے +

(۲۰) جنک آدی مہاتماؤں نے بھی کرموں ہی سے کمال پایا تھا۔ اس لئے دنیا کی بہتری کے خیال سے لازم ہے کہ تم بھی کرم کرنے میں کمر بستگی اختیار کرو +

(۲۱) کیونکہ بڑے آدمیوں کے کاموں کو دنیا دستور العمل بنا لیتی ہے۔ اور وہ جس معیار کو قایم کرتے ہیں۔ عوام اُس کی تقلید کو باعث فخر سمجھتے ہیں +

(۲۲) ارجن! باوجود اس بات کے کہ تینوں لوک میں میرے لئے کوئی بھی کرم لازم نہیں ہے۔ اور کوئی بھی چیز ایسی نہیں ہے۔ جو مجھے میسر نہ ہو۔ تاہم میں کرم کرنے میں کوتاہی نہیں کرتا +

(۲۳) کیونکہ اگر میں اس بارے میں غفلت اختیار کروں۔ تو میری دیکھا دیکھی لوگ بھی ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ رہیں گے +

(۲۴) دُنیا میں ابتری پھیل جائیگی۔ اور ورنوں کی پریشانی و مخلوق کی تباہی کا سارا الزام مجھ پر آئیگا +

(۲۵) ارجن! جس دلی تعلق کے ساتھ جاہل لوگ کرم کرنے میں مصروف ہوتے ہیں۔ عقلا کو دُنیا کی بہبودی کیلئے ویسی ہی بے تعلقی کے ساتھ کرموں کا کرنا لازم ہے +

(۲۶) کرموں سے دلبستگی رکھنے والے کم سمجھ لوگوں کی عقل کو پریشان کرنا عقلمندی سے دور ہے۔ بلکہ سرگرمی کے ساتھ خود بھی مشغول ہونا چاہئے۔ اور اُنہیں بھی کرم کرنے کی ہدایت کرنی چاہئے +

(۲۷) کرم انسان کا طبعی خاصہ ہیں لیکن خود پسند اور بیوقوف لوگ خیال کرتے ہیں

[۱] برہما کے معنی بعضوں نے "چاروں وید کا وکتا" اور بعضوں نے بذات خود "وید" کئے ہیں +

کہ وہ اُن کے فاعل ہیں +

(۲۸) اے مہا باہو! گُن کرم کے وبھاگ کے تتو کو جاننے والا یہ سمجھ کر کہ محسوسات کا تعلق صرف حواس سے ہے - خود آزاد رہتا ہے +

(۲۹) کم سمجھ آدمی جو طبعی خواص کی وجہ سے گُن کرم کی قید میں گرفتار رہیں - گیانی کو انہیں اُس راستے سے ہٹانا ٹھیک نہیں ہے

(۳۰) ارجن! دلی صداقت کے ساتھ اپنے سب کرموں کو میرے سمرپن کر دو - اور غرض و تعلق سے آزاد ہو کر خوشی سے یُدھ میں شریک ہو +

(۳۱) جو لوگ نکتہ چینی سے کنارہ کر کے خلوص ارادت کے ساتھ میری تعلیم پر عمل کرتے ہیں - وہی کرموں سے نجات پاتے ہیں +

(۳۲) لیکن اس تعلیم میں عیب جوئی کر کے عمل سے دور بھاگنے والے بیوقوف گویا تباہی کے کنارے پر کھڑے ہیں +

(۳۳) جب ایک گیانی شخص بھی چیشٹا کرنے کیلئے طبعاً مجبور ہے - تو عوام اپنے طبعی خواص کی طرف رجوع کرنے میں معذور سمجھے جانے کے قابل ہیں - پھر اندریوں کو روک رکھنے سے کیا حاصل ؟

(۳۴) ہر ایک اندری کے وشے کا نتیجہ راگ یا دویش ہوتا ہے - ان دونو ہی سے

بچنا چاہئے - کیونکہ سالکانِ راہِ طریقت کے لئے یہ دونو راہزنوں سے کم نہیں ہیں +

(۳۵) پرائے اعلےٰ فرض سے اپنا ادنےٰ فرض بھی افضل ہوتا ہے - اس لئے اپنے فرض کی ادائیگی میں اگر موت بھی آ جائے تو ہرج نہیں - لیکن پرایا فرض ایک خطرناک چیز ہے +

ارجن نے پوچھا

(۳۶) اے کرشن! پھر وہ کون ہے - جسکی تحریک سے انسان اپنی مرضی کے خلاف بھی گناہ کا ارتکاب کرنے کیلئے مجبور ہو جاتا ہے

بھگوان کرشن بولے

(۳۷) وہ کام اور کرودھ ہیں - جو رجوگن سے پیدا ہوتے ہیں - اور بڑے حریص اور مہا پاپی ہیں - ارجن! تم انہیں دنیا میں اپنا سب سے بڑا دشمن سمجھو +

(۳۸) جس طرح دھوئیں سے آگ - کدورت سے آئینہ اور جھلی سے جنین گھرا ہوتا ہے ویسے ہی کام اور کرودھ آتم گیان کو گھیرے ہوئے ہیں +

(۳۹) ارجن! گیانیوں کا پرانا دشمن "کام" آگ کی طرح کبھی سیر ہونے میں نہیں آتا - اور ہر وقت اُن کے گیان کا نرغہ کئے رہتا ہے +

(۴۰) حواس - من اور بدھی اس کے مسکن ہیں - جہاں سے یہ گیان کو گھیر کر

شریر کو غافل بنا دیتا ہے +

(۴۱) اس لئے اے بھرت کُل تِلک! حواس پر قابو پاکر پہلے اس علم و عقل کے تباہ کرنے والے موذی کا خاتمہ کرو +

(۴۲ - ۴۳) جسم سے حواس - حواس سے من - من سے بُدھی اور بُدھی سے برتر پرماتما ہے - ارجن! جو اس طور پر بُدھی سے برتر بتایا گیا ہے - اُسے جانکر اور آتما کو پرماتما میں محو کر کے تم اس کام روپی دشمن کو ہلاک کرو +

چوتھا ادھیائے

بھگوان کرشن بولے

(۱) یہ لازوال یوگ پہلے پہل میں نے وِوَسوان پر ظاہر کیا تھا - وِوَسوان نے منو کو بتایا اور منو نے اِکشواکو کو سکھایا +

(۲) ارجن! اس طرح سے یہ یوگ بہت پرانا ہے - اور سب راج رِشی اِسے جانتے تھے - مگر امتدادِ زمانہ نے اس پر تاریکی کا پردہ ڈال دیا تھا +

(۳) لیکن تم میرے بھگت بھی ہو اور مِتر بھی - اسی سبب سے اس قدیمی یوگ کو جو بہتر اکبر ہے - آج میں نے تم پر ظاہر کر دیا ہے ۔

ارجن نے حیرت زدہ صورت بنا کر پوچھا

(۴) لیکن آپ تو اب پیدا ہوئے! اور وِوَسوان کے زمانے کو مدتیں گذر چکی ہیں - مجھے کیونکر یقین آسکتا ہے - کہ اتنی مدت پہلے آپ ہی نے اس کا پرکاش کیا تھا +

بھگوان کرشن بولے

(۵) ارجن! میرے اور تمہارے بہت جنم ہو چکے ہیں - میں ان سب کو جانتا ہوں لیکن تم نہیں جانتے +

(۶) گو میں جنم اور فنا سے برتر ہو چکا ہوں اور موجودات کا ایشور[1] ہوں - تاہم میں اپنی مایا[2] سے اپنی پرکرتی کا آسرا کر کے کبھی کبھی ظاہر ہوتا رہتا ہوں +

(۷) بھارت[3]! جب کبھی دھرم کو زوال آجاتا ہے - اور ادھرم کی ترقی ہوتی ہے اُسوقت میں اپنی آتما کو ظاہر کیا کرتا ہوں +

[1] مراد یہ ہے کہ مُکتی کے ایشورج کو حاصل کر کے ایشوری مرتبے کو پہنچ چکا ہوں [2] گیان [3] پورب کرموں سے بنے ہوئے سوبھاؤ سے مراد ہے اس سارے شلوک نمبر ۵ سے ظاہر ہوتا ہے کہ مُکتی پائے ہوئے جیو دنیا کے کلیان کیلئے اپنی اچھا سے پھر بھی جنم لے سکتے ہیں انہیں کو اوتار کہا جاسکتا ہے [4] بھرت کُل کا نام لیوا - ارجن مراد ہے

(۸) نیکوں کی حفاظت - بدوں کی تباہی اور دھرم کی اقامت کیلئے میں وقتاً فوقتاً وجود اختیار کرتا رہتا ہوں +

(۹) ارجن! جو شخص میرے حیرت انگیز جنم اور کرم کی حقیقت کو سمجھ لیتا ہے وہ ترکِ قالب کے بعد پھر جسم کی قید میں نہیں پھنستا۔

(۱۰) راگ - بھے اور کرودھ سے چھوٹ کر۔ میری پناہ میں آکر۔ میرے مقاصد کو سمجھ کر اور گیان کی تپسیا سے پوتر ہو کر بہت لوگ میری ذات میں وصل ہو چکے ہیں۔

(۱۱) جو شخص جس طرح سے میری طرف آتا ہے۔ میں بھی اُسے ویسے ہی گرہن کرتا ہوں ارجن! درحقیقت سب لوگ میرے ہی راستے کے مسافر ہیں۔

(۱۲) کرم سدھی[51] کے طالب دُنیا میں دیوتاؤں کے یگیہ کرتے ہیں۔ کیونکہ منش لوک میں کرم کا پھل بہت جلد مِل جاتا ہے +

(۱۳) گُن - کرم کے لحاظ سے چاروں ورن میں نے ہی پیدا کئے ہیں۔ اور اگرچہ میں انکا خالق ہوں۔ تاہم مجھے اکرتا[52] اور لازوال سمجھو۔

(۱۴) نہ تو کرم مجھے آلودہ کر سکتے ہیں۔ اور نہ ہی مجھے کرم پھل کی آرزو ہے۔ جو شخص میری اِس حقیقت کو سمجھ لیتا ہے۔ وہ کرموں کی پابندی میں نہیں آتا +

(۱۵) پہلے طالبانِ نجات نے بھی اسی حقیقت کو سمجھ کر کرم کئے تھے۔ اس لئے تم بھی وہ کرم کرو۔ جن پر متقدمین عمل پیرا ہو چکے ہیں۔

(۱۶) کرم کیا ہے؟ اور اکرم کون ہے؟ اس سوال کے حل میں بڑے بڑے دانا بھی گھبرا جاتے ہیں۔ اس لئے میں تمہیں وہ کرم بتاتا ہوں جنہیں عمل میں لا کر تم دکھوں سے چھوٹ جاؤ گے +

(۱۷) کرم[53] - وِکرم[54] اور اکرم[55] تینوں کی ماہیت کا جاننا بہت ضروری ہے۔ اگرچہ کرم کی ماہیت کا سمجھنا ذرا ٹیڑھی کھیر ہے +

(۱۸) جو شخص کرم میں اکرم کا اور اکرم میں کرم کا مشاہدہ کرتا ہے۔ وہ عقلمند ہے اور سب کرم کرتے ہوئے ایک سا رہتا ہے۔

(۱۹) جسکی تمام کوششیں بے غرض ہیں۔ اور جسکے تمام کرموں کو گیان اگنی جلا چکی ہے۔ دانا اُسے پنڈت کہتے ہیں۔

(۲۰) جو کرم کے نتیجے سے غرض نہ رکھ کر ہمیشہ مطمئن اور بے پرواہ رہتا ہے۔ وہ کرموں کے کرتے ہوئے بھی کچھ نہیں کرتا۔

(۲۱) جو اُمیدوں سے رہائی پا چکا ہے۔ جس نے چت اور آتما کو قابو کر لیا ہے اور جو پابندیوں سے برتری حاصل کر چکا ہے وہ صرف جسم سے کرم کرنے سے گنہگار نہیں ہو سکتا

(۲۲) جو بے خواہش میسر آئی ہوئی چیزوں پر قناعت کرتا ہے۔ متضاد خیالات سے

۵۱ کامیابی۔ حصولِ مقصد۔ ۵۲ فاعلیت سے برتر ۵۳ کرنے کے قابل (نیک)، ۵۴ بُرے کام ۵۵ ترکِ افعال

دل کو پاک رکھتا ہے۔ تعصب سے بے تعلق اور کامیابی و ناکامی میں یکساں رہتا ہے۔ وہ کرم کرتے ہوئے بھی پھندوں میں نہیں پھنستا۔

(۲۳) بے تعلق۔ آزاد۔ گیان میں متفرق اور کرم کو ریاض سمجھ کر عمل میں لانے والے کے سب کرم معدوم ہو جاتے ہیں۔

(۲۴) ارپن[ا]۔ ساگری۔ ہون اور اگنی سب کو برہم تصور کرنے والا شخص برہم میں واصل ہو جاتا ہے۔

(۲۵) بعض یوگی دیو یگیہ کی اُپاسنا کرتے ہیں۔ بعض یگیہ[عق] کو یگیہ[عا] کے ذریعے برہم اگنی میں ہون کر ڈالتے ہیں +

(۲۶) بعض حواس[ع] کو ضبط[ع] کی آگ میں جلاتے ہیں۔ بعض محسوسات[ع] کو حواس کی آگ میں جلا ڈالتے ہیں۔

(۲۷) بعض حواس اور پران[ع] دونو کرموں کو گیان سے جلائی ہوئی خود ضبطی[ع] کی یوگ اگنی میں ہون کر دیتے ہیں۔

(۲۸) بعض درویہ[ع] یگیہ کرتے ہیں۔ بعض تپ[ع] یگیہ میں مصروف رہتے ہیں۔ بعض لوگ یگیہ کا شغل رکھتے ہیں۔ اور بعض خود ضبط جبید ربہ پُرش سوادھیائے[لله] اور گیان یگیہ سے پریم رکھتے ہیں۔

(۲۹) بعض پران کو اپان وایو میں اور بعض اپان کو پران وایو میں جلا دیتے ہیں بعض پران اور اپان دونو کی حرکات کو روک کر پرانایام میں محو رہتے ہیں۔

(۳۰) بعض مقررہ مقدار کے مطابق غذا کھا کر پرانوں میں پرانوں کو جلا ڈالتے ہیں۔ یہ سب یگیہ کے جاننے والے ہیں اور یگیہ کے ذریعے گناہوں سے پاک ہو جاتے ہیں۔

(۳۱) جو یگیہ سے بچا ہوا امرت کا سا بھوجن لگاتے ہیں۔ وہ سناتن برہم کو پا لیتے ہیں ارجن! جو یگیہ نہیں کرتے۔ ان کیلئے اِس لوک میں بھی ٹھکانا نہیں ہے۔ عاقبت کا تو کیا ذکر ہے۔

(۳۲) اس طور پر جو بہت سے یگیہ ویدوں میں بیان کئے گئے ہیں۔ وہ سب کرم سے پیدا ہوتے ہیں۔ اس عقدے کو حل کرنے سے موکش مل جاتی ہے۔

(۳۳) ارجن! درویہ یگیہ سے گیان یگیہ افضل چیز ہے۔ کیونکہ سب کرموں کا خاتمہ گیان پر ہی ہوتا ہے۔

(۳۴) تتو درشی گیانیوں کی عزت۔ التجا اور خدمت کرنے سے تمھیں وہ گیان

ا سروتا۔ ہون کرنے کا چوبی چمچہ [عه] آتما [عه] قربانی Sacrifice [عه] اندریان [عه] ستن یم [عه] اندریوں کے وشے [عه] نفسِ زندگی۔ حیات [عه] آتم سن یم [عه] خیرات [عه] زہد [لله] مطالعۂ علوم +

حاصل ہوگا۔

(۳۵) جسے پاکر ارجن! پھر تم ایسے موہ میں نہیں پھنسوگے۔ اور موجودات عالم کو آتما سے نیز مجھ سے الگ نہ پاؤ گے۔

(۳۶) تمہارے پاپ تمام پاپیوں سے بڑھ کر بھی کیوں نہ ہوں؟ تاہم گیان کی کشتی پر سوار ہو کر تم پاپ کے سمندر کو بآسانی عبور کر جاؤ گے

(۳۷) ارجن! جس طرح شعلہ زن آگ ایندھن کو جلا کر راکھ بنا دیتی ہے۔ ویسے ہی گیان اگنی تمام کرموں کو جلا کر نیست و نابود کر ڈالتی ہے

(۳۸) اس دنیا میں گیان کی سی پوتر چیز کوئی نہیں ہے۔ جسے یوگ سدھی کرنے والا شخص وقت آنے پر خود بخود حاصل کر لیتا ہے

(۳۹) شردھالو۔ جتیندریہ اور مستعد شخص گیان کو حاصل کر لیتا ہے۔ اور اسے پاتے ہی کامل اطمینان تک پہنچ جاتا ہے۔

(۴۰) بیوقوف۔ بےیقین اور شکی آدمی نباہ ہو جاتا ہے اور اس بدبخت کی نہ دنیا سنورتی ہے نہ عاقبت۔ نہ ہی اسے سکھ نصیب ہوتا ہے۔

(۴۱) ارجن! بے تعلق رہکر کرم کرنے والا اور گیان کی تلوار سے شکوک کو قطع کر دینے والا خود ضبط شخص کرموں کی قید سے چھوٹ جاتا ہے

(۴۲) اسلئے اے بھارت! تم بھی ان شکوک کو جو اگیان کی وجہ سے تمہارے دل میں پیدا ہو گئے ہیں۔ گیان کی تلوار سے کاٹ دو۔ اور یوگ کا آسرا لے کر اٹھو +

پانچواں ادھیائے

ارجن نے پوچھا

(۱) کرشن! آپ نے کرم سنیاس[1] اور کرم یوگ[2] دونو کی تعریف کی ہے۔ لیکن ان میں سے جو طریق بہتر ہے۔ وہ مجھ سے واضح طور پر بیان فرمائیں۔

بھگوان کرشن بولے

(۲) اگرچہ کرم سنیاس اور کرم یوگ دونو ہی کلیان کاری ہیں۔ تاہم کرم سنیاس سے کرم یوگ اچھا ہے۔

(۳) ارجن! نہ کسی سے نفرت کرتا ہے نہ کسی سے طلب رکھتا ہے۔ اور متضاد خیالات سے الگ ہٹتا ہے۔ وہ کرم کرنے پر بھی ہمیشہ سنیاسی[3] سمجھا جاتا ہے +

(۴) بچوں کی رائے میں سانکھ اور یوگ دو الگ الگ چیزیں ہیں۔ لیکن پنڈت ایسا نہیں کہتے۔ کیونکہ دونو میں سے کسی ایک پر اچھی طرح عمل کرنے سے دوسرے کا پھل بھی مل جاتا ہے۔

(۵) جو رتبہ سانکھ سے ملتا ہے۔ وہی یوگ سے ہاتھ آتا ہے۔ اس لئے سانکھ اور یوگ دونو

[1] ترک اعمال [2] کرم یوگ اعمال [3] تارک +

کو ایک سمجھنے والا شخص ہی حق شناس کہلانے کا مستحق ہے۔

(۶) اے مہاباہو! یوگ کے بغیر سنیاس ہیں کامیابی مشکل امر ہے۔ لیکن یوگ کے راستے پر چلنے والا منی بہت جلد برہم کو پالیتا ہے۔

(۷) یوگی۔ پاک نفس۔ خود ضبط۔ جتیندریہ اور سب کی آتماؤں کو اپنی آتما سمجھنے والا شخص کرم کرتے ہوئے بھی بے لوث رہتا ہے۔

(۸-۹) تتودرشی یوگی دیکھتے۔ سنتے۔ چھوتے۔ سونگھتے۔ کھاتے۔ چلتے۔ سوتے۔ دم لیتے۔ بولتے۔ دیتے۔ لیتے۔ آنکھوں کے کھولتے اور بند کرتے ہوئے بھی سمجھتا ہے کہ وہ کچھ نہیں کرتا۔ بلکہ یہ سب حواس کے محسوسات ہیں۔

(۱۰) جو شخص بے تعلق ہو کر اور برہم کے ارپن کر کے کرم کرتا ہے وہ پاپ سے ملوث نہیں ہوسکتا۔ جس طرح کنول کا پتہ پانی میں رہتے ہوئے بھی نہیں بھیگتا۔

(۱۱) آتما کی شدھی کے لئے یوگی شخص بے تعلق ہو کر صرف جسم۔ من۔ بدھی اور اندریوں ہی کے ذریعہ کرم کرتے ہیں۔

(۱۲) اور کرم پھل کا خیال چھوڑ کر کامل اطمینان کو پالیتے ہیں۔ لیکن ایکت[۱] شخص اپنی بوالہوس کی وجہ سے نتائج کے طلبگار ہو کر جنجال میں پھنس جاتے ہیں۔

(۱۳) جتیندریہ آتما من سے سب کرموں کو ترک کر کے اس نو دروازوں والے شہر[۲] میں آرام سے رہتا ہے۔ وہ نہ خود کچھ کرتا ہے۔ اور نہ کسی کو کرنے کی تحریک کرتا ہے۔

(۱۴) اس دنیا کے افعال۔ پندارِ فاعلیت اور افعال و نتائج کے باہمی تعلق کا پیدا کرنے والا پرماتما نہیں ہے۔ بلکہ طبعی خواص کی وجہ سے انکا ظہور ہوتا ہے۔

(۱۵) پرماتما کسی کے پاپ اور پن کو نہیں لیتا۔ بلکہ گیان پر اگیان کے محیط ہونے کی وجہ سے لوگ بھول میں پڑے ہوئے ہیں۔

(۱۶) لیکن جن لوگوں کا آتم گیان اگیان کو دور کر چکا ہے۔ اُن کا وہ گیان سورج کی طرح پرماتما کے سوروپ کو روشن کر دیتا ہے۔

(۱۷) جنکی بدھی اور آتما اُس پرماتما میں لگی ہوئی ہے۔ جن کا وشواس اور معراج بھی وہی ہے۔ وہ گیان کے ذریعہ پاپوں سے چھوٹ کر مکتی کو حاصل کر لیتے ہیں۔

(۱۸) گائے۔ ہاتھی۔ کتے۔ فاضل برہمن اور چنڈال کو ایک ہی نظر سے دیکھنے والے پنڈت کہلاتے ہیں۔

(۱۹) اصولِ مساوات کے ماننے والے اسی جنم میں سنسار کو جیت لیتے ہیں اور پرماتما کی بے عیب ذات میں جو ہمیشہ یکساں رہتی ہے حاصل ہو جاتے ہیں۔

۱۔ جو یوگی نہ ہو ۲۔ [illegible]

(۲۰) مرغوب چیزوں کے پانے سے خوش اور نامرغوب کے پیش آنے سے دُکھی نہ ہونے والا ساکن عقل ہوش مند گیانی برہم میں واصل ہو جاتا ہے +

(۲۱) لذائذ ظاہری سے دھیان ہٹا کر آتما میں سکھ پانے والا شخص آتما کو برہم میں وصل کر کے لافانی سرور کو حاصل کر لیتا ہے۔

(۲۲) ارجن! حواسِ ظاہری سے پیدا ہونے والے لذائذ دُکھ کا باعث ہیں۔ کیونکہ وہ پیدا ہو کر مٹ جاتے ہیں۔ اسلئے عقلمند آدمی اُن میں محو نہیں ہوتا۔

(۲۳) اس دنیا میں جو شخص مرنے سے پہلے کام اور کرودھ کے جوش کو روکنے کی طاقت حاصل کر لیتا ہے۔ وہی یوگی اور وہی سکھی کہلانے کا مستحق ہے +

(۲۴) جسے آتما ہی میں سکھ ملتا ہے۔ جو آتما ہی میں محو رہتا ہے۔ اور جو آتما ہی سے روشنی پاتا ہے۔ وہی یوگی برہم میں وصل ہو کر مکتی کو حاصل کرتا ہے۔

(۲۵) جنکے پاپ مٹ چکے ہیں جنکے شکوک دور ہو گئے ہیں جنکی آتما تمام جانداروں کی بھلائی میں محو ہو رہی ہے۔ وہی رشی مکتی کو پاتے ہیں۔

(۲۶) کام کرودھ سے بری۔ خود ضبط۔ اور خود شناس جتیندریہ دونو لوک میں مکت ہوتے ہیں۔

(۲۷ - ۲۸) لذائذ ظاہری سے الگ ہو کر ابروؤں کے بیچ میں دونو آنکھوں کو جما کر اور نتھنوں میں آنے جانے والی اپان اور پران وایو کو یکساں کر کے من بدھی اور اندریوں کو بس میں لانے والا۔ خوف خواہش اور غصے کو ترک کرنے والا اور مکتی کی خواہش رکھنے والا مُنی ہمیشہ ہی مکت ہوتا ہے۔

(۲۹) ارجن! مجھے یگیہ اور تپ کا بھوگنے والا۔ تمام لوکوں کا مالک اور سب جانداروں کا رفیق سمجھنے والا شخص سچی شانتی حاصل کرتا ہے

چھٹا ادھیائے

بھگوان کرشن بولے

(۱) جو شخص کرم پھل سے قطع تعلق کر کے کرنے کے قابل کرموں کو کرتا ہے وہی سنیاسی اور وہی یوگی ہوتا ہے۔ نہ کہ آگ کا استعمال چھوڑ دینے والا اور ترکِ فعل اختیار کرنے والا

(۲) اسے پانڈو پتر! جسے سنیاس کہا جاتا ہے اُسے ہی تم یوگ سمجھو۔ کیونکہ سنکلپوں کو چھوڑنے کے بغیر کوئی شخص بھی یوگی نہیں بن سکتا +

(۳) یوگ کی کامنا کرنے والے مُنی کے کرم یوگ کی تحصیل کا ذریعہ کہلاتے ہیں۔ مگر یوگ میں پختگی حاصل کر لینے پر شانتی اُسکا ذریعہ کہلاتی ہے

(۴) پُرش جب کرم اور محسوسات سے قطع تعلق کر کے سنکلپوں کو تیاگ دیتا ہے تبھی وہ کامل یوگی کہلاتا ہے۔

(۵) آتما ہی سے آتما کا اُدّھار کرنا چاہئے اور آتما کو گرانا نہ چاہئے۔ کیونکہ آتما ہی اپنا دوست اور آتما ہی اپنا دشمن ہے۔

(۶) اُس شخص کا آتما اپنا دوست ہے جس کے آتما نے اپنے تئیں جیت لیا ہے۔ لیکن آتما کو قابو نہ کر سکنے والے پُرش کا آتما دشمن کی طرح اُسکے ساتھ دشمنی کا برتاؤ کرتا ہے۔

(۷) آتما کو جیت لینے والے شانتی سروپ مُنش کا اُچیہ آتما سرد و گرم۔ رنج و راحت اور عزت و ذلت میں یکساں رہتا ہے۔

(۸) گیان و گیان سے بھرپور۔ بے عیب جتیندریہ۔ اور مٹی۔ پتھر و سونا کو برابر سمجھنے والا یوگی یُکت کہلاتا ہے۔

(۹) رحمدل۔ دوست۔ دشمن۔ اُدسینی مدھیت۔ یگانا۔ بیگانا۔ نیک اور بد کو ایک نظر دیکھنے والا سب سے برتر ہوتا ہے

(۱۰) یوگی کا فرض ہے۔ کہ چیت اور آتما کو بس میں لا کر۔ حرص و ہوا سے آزاد ہو کر اور گوشۂ تنہائی اختیار کر کے آتما کو سمادھی میں لگائے۔

(۱۱) پوتر ستھان میں پہلے کُشا۔ کُشا پر مرگ چھال۔ اور مرگ چھال کے اوپر کپڑا اچھا کر نہ بہت بلند اور نہ زیادہ نیچا ستھر آسن بنائے۔

(۱۲) اور اُس آسن پر بیٹھ کر من کو ایکاگر کر کے چیت اور اندریوں کو کریا سے روک کر آتما کی شُدھی کے لئے یوگ کا ابھیاس کرے

(۱۳) جسم۔ سر اور گردن کو قائم۔ اَچل اور ایک سیدھ میں کر کے چاروں طرف سے دھیان ہٹا کر اپنے ناک کی کونپل پر نظر جمائے۔

(۱۴) اور شانت آتما کے ساتھ نڈر ہو کر۔ برہمچریہ بَرت دھارن کر کے من کو یم نیموں سے روک کر چیت کو پرماتما[۱] میں لگاتا ہوا اُس[۲] کو اپنا سہارا سمجھے۔

(۱۵) اپنے من کو بس میں کر لینے والا یوگی اِس طرح سے اپنے آتما کو ہمیشہ یوگ میں مشغول رکھ کر اُس شانتی کو حاصل کر لیتا ہے جس کا معراج پرماتما میں قائم رہنے والی مکتی ہے

(۱۶) لیکن اے ارجن! پیٹو کو یوگ پراپت نہیں ہو سکتا۔ نہ ہی بھوکا رہنے والا یوگ کو حاصل کر سکتا ہے۔ ایسا ہی نہ زیادہ سونے والا اور نہ بہت جاگنے والا یوگی بن سکتا ہے۔

(۱۷) جس شخص کا آہار بیوہار۔ کام دھندا سونا اور جاگنا اعتدال کے ساتھ ہوتا ہے اُسی کا یوگ دُکھوں کا ناشک ہوتا ہے

(۱۸) جب بس میں کیا ہوا چیت کا مناؤں

[۱] اصل لفظ مچت ہے جسکے معنی مجھ میں چیت لگانے والا ہے اور مراد پرماتما میں چیت لگانے والا ہے۔

[۲] اصل لفظ مت پارا ہے جسکے معنی مجھ کو اپنا سہارا سمجھنے والا ہے اور مراد پرماتما کو اپنا سہارا سمجھنے والا ہے۔

سے بالاتر ہو کر پرماتما میں محو ہو جاتا ہے۔
تب ہی منش یوگی کہلاتا ہے۔

(۱۹) جس یوگی نے اپنے چت کو یوگ کے ذریعے پرماتما میں قائم کر لیا ہے۔ اُسے بند ہوا والے مقام میں رکھے ہوئے چراغ کی بے حرکت لو کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے۔

(۲۰-۲۱-۲۲-۲۳) جس اوستھا میں یوگ کے ابھیاس سے بس میں کیا ہوا چت اُپرام ہو جاتا ہے۔ جس اوستھا میں آتما پرماتما کو دیکھتا ہوا پرماتما ہی میں سنتوش کو پراپت ہوتا ہے۔ جس اوستھا میں وہ انتہائی سُکھ ملتا ہے۔ جسے بُدھی ہی جان سکتی ہے۔ اور جو اندریوں کے احساس سے بہت اوپر ہے۔ اور جسے یوگی ہی جانتا ہے۔ اور جس میں قایم ہو کر یوگی برہم کے یتھارتھ گیان سے دُور نہیں ہوتا۔ جس اوستھا کو پراپت کر کے اُس سے زیادہ کی آرزو نہیں رہتی۔ اور جسے پا کر بڑے سے بڑا دکھ بھی ڈگمگا نہیں سکتا۔ اُسی اوستھا کو دُکھوں سے چھڑانے والا یوگ سمجھنا چاہئے۔ اور نشچنت ہو کر نشچے پُوروک ایسے یوگ کا ابھیاس کرنا چاہئے۔

(۲۴-۲۵) سنکلپ سے پیدا ہونیوالی سب کامناؤں کو پورے طور پر ترک کر کے اندریوں کو من کے ذریعے سب طرف سے[۱] ہٹا کر نہایت استقلال کے ساتھ رفتہ رفتہ ویراگ کو حاصل کر کے اور کامل طور پر نشچنت ہو کر من کو آتما میں لگانا چاہئے۔

(۲۶) بے قرار اور چنچل من جس جس طرف جائے اُدھر ہی سے اُسے ہٹا کر پرماتما میں لگا کے بس میں کرنا چاہئے۔

(۲۷) ایسے شانت چت۔ برہم میں لین۔ رجوگن سے مخلصی پائے ہوئے اور گناہوں سے پاک یوگی کو اعلےٰ درجے کی راحت نصیب ہوتی ہے۔

(۲۸) جس یوگی کے پاپ دور ہو چکے ہیں۔ وہ اس طور پر اپنے آتما کو ہمیشہ برہم کے ساتھ وصل کرتا ہوا اس انتہائی سرور کو حاصل کر لیتا ہے جو برہم میں قایم ہے۔

(۲۹) سم درش[۲] یوگی سب جگہ تمام بھوتوں[۳] میں پرماتما کا جلوہ دیکھتا ہے۔ اور سب بھوتوں کو پرماتما میں ملاحظہ کرتا ہے۔

(۳۰) جو یوگی مجھ[۴] کو سب جگہ اور سب چیزوں کو مجھ[۴] میں دیکھتا ہے۔ ایسے سم درشی کی نظروں سے میں[۴] اوجھل نہیں ہوتا۔ اور نہ ہی وہ میری[۴] آنکھوں سے اوجھل ہوتا ہے۔

(۳۱) جو یوگی توحید کی نگاہ سے مجھے[۴] سب بھوتوں میں ویاپک جانتا ہوا میری[۴] پرستش کرتا ہے۔ وہ سب کام کرتا ہوا بھی مجھ[۴] میں قیام کرتا ہے

[۱] اندریوں کے وشیوں (محسوسات) سے الگ۔ [۲] سب کو ایک نظر دیکھنے والا۔ [۳] مخلوقات [۴] پرماتما سے مراد ہے

(۳۲) اے ارجن! جو سب کے رنج و راحت
کو اپنے رنج و راحت کے مساوی جانتا ہے
میری رائے میں وہی کامل یوگی سمجھا جانے
کے قابل ہے۔

ارجن نے پوچھا

(۳۳) اے مدھوسودن! آپ نے
مساوات کے احوال والا جو یہ یوگ بیان
کیا ہے۔ من کی چنچلتا کے سبب میں اس
میں ستھر ستھتی[۱] کو نہیں دیکھتا۔

(۳۴) کرشن! من بڑا چنچل۔ بڑا زبردست
اور نہایت مضبوط ہے۔ یہ شریر اور اندریوں
کو متھ ڈالتا ہے۔ میں اس کا روکنا ہوا کے
مٹھی میں تھامنے کی طرح مشکل سمجھتا ہوں۔

بھگوان کرشن نے جواب دیا۔

(۳۵) ارجن! اس میں شک نہیں کہ
من بڑی ہی مشکل سے قابو میں آتا ہے
اور بڑا چنچل ہے۔ لیکن اے کنتی کے
نورِ نظر! یہ ابھیاس اور ویراگ سے بآسانی
قابو کیا جا سکتا ہے۔

(۳۶) جس شخص کا من آتما کے آدھین نہیں
ہوا۔ میری رائے میں اسے یوگ کا حصول
مشکل ہے۔ لیکن جس شخص کا من آتما کے
آدھین ہو چکا ہے اور وہ خود ثابت قدم ہے
وہ اپائے کرکے اس یوگ کو حاصل کر لیتا ہے

ارجن نے پوچھا

(۳۷) کرشن! شردھالو لیکن جتن نہ کرنے
والا یوگ سے گرا ہوا شخص اگر یوگ کی تکمیل نہ
کر سکے۔ تو اس کا انجام کیسا ہوتا ہے۔

(۳۸) اے مہا باہو! کرم اور گیان یوگ
دونو سے گرا ہوا وہ بے استقلال اور برہم
کی راہ سے بے خبر شخص کیا ابر کے چھوٹے
ٹکڑے کی طرح فنا ہو جاتا ہے؟

(۳۹) کرشن! میرے دل میں یہ شک
پیدا ہو گیا ہے اور آپ اس شک کو نہ
صرف رفع کرنے کے قابل ہیں۔ بلکہ آپ
کے سوا دوسرا کوئی شخص مجھے اس شک کو
دور کر سکنے کے قابل دکھائی نہیں دیتا
اسلئے کرپا کرکے میرے اس شک کو رفع کیجیے

بھگوان کرشن بولے

(۴۰) اے پارتھ! لوک اور پرلوک میں
کہیں بھی اسے فنا نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ
اے عزیز! نیکی کرنیوالا کبھی خرابی میں
نہیں پڑ سکتا۔

(۴۱) یوگ سے گرا ہوا وہ شخص پُن کرنے
والوں کے لوک کو حاصل کرکے عرصہ
دراز تک اس جگہ قیام کرنیکے بعد اقبالمند
اور پوتر اشخاص کے ہاں جنم لیتا ہے۔

(۴۲) یا عقلمند یوگیوں کے خاندان میں
پیدا ہوتا ہے۔ لیکن اس دنیا میں ایسا جنم
شاذ و نادر ملتا ہے۔

[۱] پختگی۔

(۴۳) اے کورونندن! وہاں جنم لے کر وہ اپنے پہلے جنم کے بُدھی سنیوگ کو حاصل کرتا ہے۔ اور پھر یوگ کی تکمیل کیلئے کوشش کرتا ہے۔

(۴۴) اس پہلے جنم کے ابھیاس کے سنسکار کو اس جنم میں حاصل کر کے یوگ کا وہ جگیاسو پرکرتی کے بندھنوں سے چھُوٹ جاتا ہے۔

(۴۵) کئی جنموں کی سخت محنت کے بعد سدھی کو حاصل کرنے والا وہ نِش پاپ آتما یوگی سادھنوں سے پھر جتن کرتا ہے اور پرم گتی کو حاصل کر لیتا ہے۔

(۴۶) یوگی تپسویوں سے بڑا ہوتا ہے وہ گیانیوں اور کرم کانڈیوں سے بھی بڑھ کر مرتبہ رکھتا ہے۔ اس لئے ارجن! تم یوگی بننے کی کوشش کرو۔

(۴۷) یوگیوں میں سے بھی جو یوگی چت لگا کر اور شردھا سے میرا دھیان کرتا ہے وہ مجھے سب سے بڑھ کر عزیز ہے۔

ساتواں ادھیائے

بھگوان کرشن بولے

(۱) اے پارتھ! مجھ میں من لگا کر۔ میرا ہی سہارا لیکر اور شکوک سے الگ ہو کر یوگ میں مشغول ہونے سے مجھے پورے طور پر تو جس طرح سے جان سکتا ہے۔ اس کی کیفیت غور سے سُن۔

(۲) وہ گیان اور وِگیان میں تمہیں کامل طور پر بتاتا ہوں۔ جسے جان لینے کے بعد اس دنیا میں اور کچھ جاننا باقی نہیں رہتا۔

(۳) سِدھی کے حصول کیلئے ہزاروں میں سے کوئی ایک انسان ہی کوشش کرتا ہے پھر اُن کوشش کرنے والے سِدھوں میں سے بھی کوئی ایک ہی میری اصلی حقیقت کو سمجھتا ہے۔

(۴) مٹی۔ پانی۔ آگ۔ ہوا۔ آکاش من۔ بُدھی اور اہنکار الگ الگ یہ میری آٹھ پرکرتیاں ہیں۔

(۵) اے مہا باہو! میری یہ آٹھوں پرکرتیاں اپرا (ادنیٰ) ہیں۔ میری پرا (اعلیٰ) پرکرتی اِن سے الگ ہے۔ اور وہ جیو کہلاتی ہے۔ جس سے یہ چلنے پھرنے والا جسم قایم ہے۔

(۶) تمام جاندار انہی پرکرتیوں سے بنے ہیں۔ لیکن کل عالم کی پیدائش اور فنا کا منبع میں ہوں۔

(۷) اے دھننجے! مجھ سے بڑا اور کوئی نہیں ہے۔ اور یہ جملہ عالم مجھ میں اس طرح سے پرویا ہوا ہے۔ جیسے تاگے میں موتی۔

پرماتما سے مراد ہے علم ذات معرفت کی لیاقت کامل اپھر دل جس میں مختلف خیالات پیدا ہوتے ہیں [illegible]

(۸) اے کنتی کے لختِ جگر! پانیوں میں رس۱۔ چاند اور سورج میں چمک۔ سارے ویدوں میں اوم۔ آکاش میں شبد۲۔ اور انسانوں میں پرشارتھ۳ میں ہوں۔

(۹) پرتھوی میں خوشبو۔ اگنی میں چمک۔ تمام جانداروں میں زندگی اور مرتاضوں میں ریاضت میں۴ ہوں۔

(۱۰) اے پارتھ! تو مجھے۵ جملہ مخلوقات کا قدیمی منبع یقین کر۔ عاقلوں کی عقل اور جلال والوں کا جلال بھی مَیں۶ ہی ہوں۔

(۱۱) اے بھرت کل تلک! میں۷ طاقتوروں کی وہ طاقت ہوں۔ جو کام۸ اور راگ۹ سے پاک ہے۔ اور انسانوں میں وہ کام۱۰ ہوں جو دھرم کا مخالف نہیں ہے۔

(۱۲) تو مجھے۱۱ ساتوک۔ راجس۱۲ اور تامس۱۳ گنوں۱۴ کا منبع سمجھ۔ مَیں۱۵ اِن گنوں میں مقیم نہیں ہوں۔ بلکہ یہ گن مجھ میں قیام رکھتے ہیں۔

(۱۳) یہ جملہ عالم اِن تینوں صفاتی خواص کی وجہ سے بھول میں پڑ کر مجھ۱۶ لازوال کو جو اِن تینوں سے بالاتر ہے۔ نہیں جانتا۔

(۱۴) اگرچہ میری اِس صفاتی مایا (فطرت) پر عبور حاصل کرنا مشکل امر ہے۔ لیکن جو لوگ میری طرف قدم اٹھاتے ہیں وہ اِس سمندر کو تیر ہی جاتے ہیں۔

(۱۵) بد اعمال۔ بیوقوف۔ کمینہ فطرت۔ اسُر بھاؤ والے (بد خصلت) اور ایسے انسان جنکا گیان پرکرتی کی قیود کی وجہ سے زائل ہو چکا ہے مجھے حاصل نہیں کر سکتے۔

(۱۶) اے بھرت کل سریشٹ ارجن! چار قسم کے نیک انسان مجھے۱ یاد کیا کرتے ہیں دُکھیا جگیاشو۔ غرضمند اور گیانی۔

(۱۷) اِن چاروں میں سب سے افضل نتیہ یکت۲ اور ایک۳ بھگت گیانی ہی ہے۔ میں اُسے عزیز ہوں۔ اور وہ میرا۴ پیارا ہے۔

(۱۸) گو یہ سب اچھے ہیں۔ لیکن گیانی تو میرا۵ ہی آتما ہے۔ اور وہ یکت۶ آتما بھی مجھے۷ ہی اپنا معراج تصور کرتا ہے۔

(۱۹) وہ گیانی بہت سے جنموں کے بعد مجھے۸ پاکر یہ سمجھنے کے قابل ہوتا ہے۔ کہ یہ سب واسُودیو (پرماتما) ہی ہے۔ سو ایسا مہاتما نہایت کمیاب ہے۔

(۲۰) (باقی ماندہ تینوں قسم کے انسان جنکا گیان خواہشات کی وجہ سے زائل ہو چکا ہے اپنی اپنی پرکرتی کے نیموں (خواص طبعی) سے مجبور کر کے دوسرے دیوتاؤں کی اُپاسنا کرتے ہیں۔

۱ ذائقہ۔ ۲ آواز کی خاصیت ۳ ہمت۔ حوصلہ استقلال ۴ پرماتما سے مراد ہے۔ ۵ شہوانی جذبات ۶ الفت ۷ صفات۔ خواص ۸ متلاشی حق ۹ ہمیشہ ذاتِ باری میں محو رہنے والا ۱۰ ایک پرماتما کا پریمی ۱۱ یوگی ۱۲ ورن روپی پورب سو بھاؤ۔

(۲۱) جو بھگت عقیدت کے ساتھ کسی دیوتا کی اُپاسنا کرنے کی خواہش کرتا ہے۔ میں اُس کے اعتقاد کو اُسی میں استحکام دیتا ہوں۔

(۲۲) وہ شردھالو بھگت ان دیوتاؤں کی پرستش کرنے سے میرے مقررہ نیموں کے مطابق اپنی اُن خواہشات کو (تو) حاصل کر لیتے ہیں +

(۲۳) (لیکن) اُن کم عقلوں کا وہ ثمرہ ختم ہو جانے والی چیز ہے۔ (تاہم) دیوتاؤں کے پرستا دیوتاؤں کو اور میرے طالب مجھے حاصل کر لیتے ہیں۔

(۲۴) وہ اگیانی میری لازوال اور اعلےٰ ترین حقیقت سے ناواقف ہونے کے باعث مجھ اویکت[۱] کو ویکت[۲] سمجھتے ہیں۔

(۲۵) یوگ مایا کے پردے میں چھپا ہوا میں ہر ایک کو دکھائی نہیں دے سکتا۔ اور یہ جاہل لوگ مجھ آغاز و انتہا سے بزتر کو نہیں جانتے

(۲۶) ارجن! میں ماضی۔ حال اور مستقبل اِن تینوں زمانوں کی مخلوقات کا علم رکھتا ہوں۔ لیکن مجھے کوئی نہیں جانتا۔

(۲۷) (کیونکہ) اے بھارت! راگ و دویش سے پیدا شدہ دوندوؤں[۳] کی محبت کے سبب تمام مخلوق غفلت میں گرفتار ہے۔

(۲۸) (البتہ) جن نیک اعمال اشخاص کے پاپ کا ذخیرہ ختم ہو چکا ہے وہ اِن دوندوں کی اُلفت سے مخلصی پا کر عزم مصمم کے ساتھ میری اُپاسنا کرتے ہیں۔

(۲۹) جو لوگ بڑھاپے اور موت سے چھٹکارا پانے کیلئے مجھ پر بھروسہ رکھ کر کوشش کرتے ہیں۔ وہ برہم۔ ادھیاتم اور کرم کو تمام و کمال جان لیتے ہیں۔

(۳۰) جو لوگ ادھی بھوت۔ ادھی دیو اور ادھی یگیہ کے ساتھ مجھے جان لیتے ہیں وہ نزع کے وقت بھی مجھے نہیں بھولتے۔

آٹھواں ادھیائے

ارجن نے پوچھا:۔

(۱) وہ "برہم" کیا ہے؟ "ادھیاتم" کسے کہتے ہیں؟ "کرم" کا کیا مطلب ہے؟ اور اے پرشوتم! "ادھی بھوت" اور "ادھی دیو" سے کیا مراد ہے؟

(۲) اے مدھوسودن! "ادھی یگیہ" کیا ہے؟ اور وہ اِس جسم میں کونسی چیز ہے؟ اور نزع کے وقت آتما کو بس میں کر لینے والے شخص آپ کو کیسے جان لیتے ہیں؟

بھگوان کرشن بولے:۔

(۳) لازوال اور اعلےٰ ترین ہستی کو "برہم" اور سوبھاؤ کو "ادھیاتم" کہتے ہیں۔ اور

---

[۱] بزتر از ظہور۔ غیر نمایاں۔ [۲] نمایاں [۳] کام۔ کرودھ۔ رنج و راحت وغیرہ متضادات جنکا ذکر ادھیائے ۲ شلوک ۔۔ میں بھی آچکا ہے +

جانداروں کی پیدائش ونشوونما کا صدور "کرم" کہلاتا ہے۔

(۴) ارجن! فانی اشیا کو "ادھی بھوت" اور پُرش کو "ادھی دَیو" کہتے ہیں۔ اور اسی جسم میں "ادھی یگیہ" میں ہوں۔

(۵) جو شخص حالتِ نزع میں میرا تصور کرتا ہوا خاکی جسم کو ترک کرتا ہے۔ وہ بلاشبہ میری ذات کو حاصل کر لیتا ہے۔

(۶) اور نزع کے وقت جس مقصد کا تصور کرتا ہوا وہ جسم کو چھوڑتا ہے۔ وہ ہمیشہ اُسی کے تصور میں رہنے کے سبب سے حاصل کر لیتا ہے۔

(۷) اسلئے ہر دم میرا دھیان رکھ۔ اور جنگ کر۔ من اور بُدھی کو میرے ارپن کر کے تو یقیناً مجھے پائیگا۔

(۸) ارجن! یوگ ابھیاس کی تحصیل سے من کو یکسو کر کے تصور جمانے سے پرم پُرش پرماتما کا حصول ہوتا ہے۔

(۹-۱۰) جو شخص نزع کے وقت من کو یکسو کر کے بھگتی سے آراستہ ہو کر اور پرانوں کو یوگ کی طاقت سے دونوں ابروؤں کے بیچ میں اچھی طرح سے ٹھہرا کر اس علیم۔ قدیم مالک حقیقی۔ لطیف۔ الطف ترین۔ موجودات کے قائم رکھنے والے۔ قیاس سے برتر۔ منور بالذات اور تاریکی سے مبرا پرم پُرش پرماتما کا تصور کرتا ہے۔ وہ اُسے پالیتا ہے +

(۱۱) جسے ویدوں کے جاننے والے لازوال بتاتے ہیں۔ جسے تارک لوگ کوشش سے حاصل کرتے ہیں۔ اور جسکے حصول کیلئے برہمچریہ برت اختیار کیا جاتا ہے۔ میں نہایت اختصار سے تمہیں اُس منزل کا راستہ بتاتا ہوں۔

(۱۲-۱۳) جو شخص جسم کے سب دروازوں کو بند کر کے۔ من کو ہردے میں روک کر۔ اور اپنے پرانوں کو مُوردھا میں چڑھا کر یوگا بھیاس کے ذریعے برہم کے ایک حرفی نام "اوم" کا ورد کرتا ہوا میرا تصور باندھ کر جسم کو چھوڑتا ہے۔ وہ اعلےٰ ترین منزل پر پہنچ جاتا ہے۔

(۱۴) ارجن! اُس نیتہ یکت یوگی کے لئے جو یکسو ہو کر بلاناغہ ہر دم مجھے یاد کرتا رہتا ہے۔ میں ایک سہل الحصول چیز ہوں۔

(۱۵) مجھے حاصل کر کے اعلےٰ ترین منزل پر پہنچ چکنے والے مہاتما لوگ تناسخ کے فانی اور دُکھ دینے والے چکر میں نہیں پھنستے۔

(۱۶) ارجن! برہم لوک تک جسقدر لوک ہیں۔ وہ سب تناسخ کے چکر میں پھنسے ہوئے ہیں۔ لیکن اے کنتی کے نورِ نظر! مجھے پاکر اس جنم مرن سے چھٹکارا ہو جاتا ہے۔

(۱۷) ایک ہزار چترگی کا "برہم دن" اور ایک ہزار چترگی کی "برہم رات" جاننے والے یوگی ہی دن اور رات کے جاننے والے ہیں۔

گیتا کے سچے عامل — دو ویکانند، رام کرشن۔ سوامی رام داس، دھرم ویر حقیقت ہوتے ہیں، جنکے سنہرے جیون چرتر ... انکے لاہور نے شائع

(۱۸) نظر نہ آنے والی پرکرتی سے جملہ موجودات "برہم دن" کے آغاز میں ظہور پاتے اور "برہم رات" کے ہونے پر اُس نظر نہ آنے والی پرکرتی میں غائب ہو جاتے ہیں۔

(۱۹) ارجن! یہ سب لازمی طور سے "برہم رات" کے آغاز میں غائب اور "برہم دن" کے طلوع پر پھر ظاہر ہو جاتے ہیں۔

(۲۰) وہ ازلی اور لطیف ترین ہستی نظر نہ آنے والی پرکرتی سے بہت پرے ہے۔ اور موجودات کے فنا ہو جانے پر بھی وہ لازوال رہتی ہے۔

(۲۱) اول الذکر لطیف اور لازوال ہستی جس کا مرتبہ بہت بلند بیان کیا گیا ہے۔ اور جسے حاصل کر کے بازگشت نہیں ہوتی وہ میرا اعلےٰ ترین مقام ہے۔

(۲۲) وہ پرم پُرش جس سے کل موجودات کا قیام ہے۔ اور جو ہر شے پر محیط ہے صدقِ ارادت ہی سے مل سکتا ہے۔

(۲۳) اے بھرت کُل تلک! یوگی لوگ جن جن اوقات میں جسم کے چھوڑنے سے مکتی اور تناسخ کو حاصل کرتے ہیں۔ میں تم سے اُن کی تفصیل بیان کرتا ہوں۔

(۲۴) آگ۔ روشنی۔ دن۔ شُکل پکش اور اُترائین نامی ششماہی میں جسم کے چھوڑنے سے برہم کے جاننے والے برہم کو پاتے ہیں۔

(۲۵) دھوئیں۔ اندھیرے۔ رات۔ کرشن پکش اور دکھشائین نامی ششماہی میں جسم کے چھوڑنے والے یوگی چاند کے نور تک پہنچکر پھر لوٹ آتے ہیں۔

(۲۶) اس دنیا میں روشن اور تاریک دو قدیم راستے تسلیم کئے گئے ہیں۔ جن میں سے ایک نجات دلاتا ہے اور دوسرے سے بازگشت ہوتی رہتی ہے۔

(۲۷) اور یوگی ان دونوں سے واقفیت حاصل کر کے غلطی نہیں کھاتا۔ اسلئے اے ارجن! تمہیں ہمیشہ یوگ میں مصروف رہنا چاہئے۔

(۲۸) ویدوں کے پاٹھ۔ یگیہ۔ تپ اور دان کا جو ثواب بیان کیا گیا ہے۔ یوگی پُرش برہم کے جاننے سے اس سب کو پھلانگ جاتا ہے اور اعلےٰ ترین ازلی مقام کو حاصل کر لیتا ہے۔

نواں اُدھیائے

بھگوان کرشن بولے:- سوامی میں تمہیں نیک خصلت سمجھکر یہ وہ مخفی ترین علم معرفت بتاتا ہوں۔ جس سے واقف ہو کر تم جملہ کمزوریوں سے چھوٹ جاؤ گے۔ یہ علم جملہ علوم و اسرار کا سرتاج۔ پاک۔ اعلےٰ۔ عین الیقین۔ امرِ حق سہل الحصول اور لازوال ہے۔

(۳) ارجن! اس امرِ حق پر اعتقاد نہ رکھنے والے میری ذات تک رسائی نہ پاکر عالمِ فانی ہی کے راستوں میں گھومتے رہتے ہیں۔

(۴) دکھائی نہ دے سکنے والے روپ سے میں نے اس سارے جگت کو پھیلایا ہوا ہے جملہ موجودات کا قیام بھی میرے ہی سبب سے ہے۔ میرا قیام اُنکی وجہ سے نہیں ہے۔

(۵) تم میرے اِس ایشوری[1] یوگ کو دیکھو۔ کہ نہ تو موجودات مجھ میں مقیم ہیں۔ اور نہ میں ظاہر کرنے اور قایم رکھنے والا ہونے کے باوجود موجودات میں مقیم ہوں۔

(۶) جس طرح ہر طرف پھیل سکنے والی ہوا آکاش میں قیام رکھتی ہے۔ ویسے ہی جملہ موجودات کو مجھ میں مقیم سمجھو۔

(۷) ارجن! کلپ[2] کے انجام میں جملہ موجودات مجھ میں غائب ہو جاتے ہیں۔ اور پرلے[3] کے بعد کلپ کے شروع ہونے پر بھی پھر انہیں وجود میں لے آتا ہوں۔

(۸) میں ان جملہ بے بس موجودات کو اُن کی پرکرتیوں کا لحاظ رکھ کر اپنی پرکرتی سے بار بار ظہور دیتا رہتا ہوں۔

(۹) ارجن! یہ کرم مجھے پابند نہیں کر سکتے کیونکہ میں بیگانوں کی طرح ان سے بے تعلق رہتا ہوں

(۱۰) ارجن! پرکرتی میری ہی مدد سے جملہ موجودات کو ظہور میں لاتی ہے۔ اسلئے یہ عالم بار بار پیدا ہوتا رہتا ہے۔

(۱۱-۱۲) جاہل لوگ مجھ موجودات کے مالک کو دیہہ دھاری[4] شخص سمجھ کر میری اعلےٰ ترین حقیقت کو نہ جانتے ہوئے اپنی نادانی کا اظہار کرتے ہیں۔ اُن کی تمنائیں۔ اسلئے اُن کے افعال اور ان کا گیان سب بے ثمر ہوتے ہیں۔ ایسے راکھشی[5] اور آسُری[6] پرکرتی والے کم فہم لوگ دھوکے میں پھنسے ہوئے ہیں۔

(۱۳) دیوی[7] پرکرتی والے مہاتما مجھے عالم کا مبدا اور فنا سے بالاتر سمجھ کر یکسوئی سے میری اُپاسنا[8] کرتے ہیں۔

(۱۴) ثابت قدمی کے ساتھ کوشش کرنیوالے یوگی ہمیشہ کیرتن۔ پوجن اور بھگتی سے میری اپاسنا کیا کرتے ہیں۔

(۱۵) بعض دوسرے گیان یگیہ سے۔ بعض مجھے اور اپنے تئیں واحد سمجھکر۔ بعض مجھے اور اپنے تئیں الگ الگ تصور کرکے۔ اور بعض مجھے بہت سی مختلف اشکال اختیار کرنے والا مان کر میری اُپاسنا کرتے ہیں۔

(۱۶) میں ہی کرم ہوں۔ میں ہی یگیہ ہوں میں ہی اناج ہوں۔ میں ہی اوشدھی ہوں میں ہی منتر ہوں۔ میں ہی گھی ہوں۔ میں ہی آگ ہوں۔ اور میں ہی ہَوَن ہوں۔

(۱۷) میں ہی اس جگت کا باپ۔ ماں۔ محافظ اور دادا ہوں۔ میں ہی جاننے کے قابل

---

[1] الوہیت۔ خدائی طاقت [2] برہم دن = ایک ہزار چترجگی [3] برہم رات = ایک ہزار چترجگی۔ [4] آدمی۔ [5] [6] دیوتا کا عکس [7] سوبھاو [8] دیوتا خصلت (۸) عبادت (۹) دنیا۔

اور متبرک لفظ "اوم" ہوں اور میں ہی
رگ - یجر اور شام ہوں -

(۱۸) اس جگت کی رفتار - اسکا مربی - آقا
شاہد - ملجا و ماویٰ - رفیق - آغاز و انجام کا
مقام اور لافانی بیج بھی میں ہی ہوں -

(۱۹) ارجن! میں ہی گرمی - میں ہی بارش
میں ہی کھینچنے والا اور میں ہی ترک کرنے
والا ہوں - حیات و ممات اور حق و باطل بھی
میں ہی ہوں -

(۲۰) سوم رس کے پینے والے - معائب سے پاک
اور تینوں ویدوں کے عالم جوگیوں سے
میری پوجا کر کے سورگ کیلئے التجا کرتے
ہیں - وہ مقدس سُرئیندر لوک[1] کو حاصل کر کے
اُس روشن ترین لوک میں دیوی نعمات کو
حاصل کرتے ہیں -

(۲۱) اور اُس بڑے سورگ لوک کی لذات
کا لطف اُٹھا کر ثواب کے ختم ہو جانے پر
اس دُنیائے فانی میں لوٹ آتے ہیں - اور
اس طرح سے ترئی دھرم پر عمل پیرا ہو کر
خواہشات کی پابندی کے سبب آمد و رفت
میں رہتے ہیں -

(۲۲) جو یوگی من کو یکسو کر کے میری اُپاسنا
کرتے ہیں - میں اُنہیں مدد دیتا اور اُنکی
حفاظت کیا کرتا ہوں -

(۲۳) دوسرے دیوتاؤں کے بھگت بھی
جو اعتقاد کے ساتھ اُنکی پرستش کرتے ہیں -
ارجن! بے قاعدہ طور پر وہ بھی میرے ہی
پوجاری ہیں -

(۲۴) سب یگیوں کا قبول کرنے والا اور
مالک بھی میں ہی ہوں - اور وہ میری اس
حقیقت کو نہ جاننے کے سبب گر جاتے ہیں -

(۲۵) دیوتاؤں کے پوجاری دیوتاؤں کو
پتروں کے پوجاری پتروں کو - بھوتوں کے
پوجاری بھوتوں کو اور میری پوجا کرنے
والے مجھے حاصل کرتے ہیں -

(۲۶) جو شخص صدقِ ارادت کے ساتھ مجھے
پتے - پھول - پھل اور پانی بھی پیش کرتا ہے
میں اُس صدقِ ارادت سے پیش کئے ہوئے
تحفے کو محبت سے قبول کرتا ہوں -

(۲۷) ارجن! تم جو کچھ کرتے ہو - جو کچھ کھاتے
ہو - جو یگیہ کرتے ہو - جو کچھ دیتے ہو اور جو
تپ کرتے ہو - وہ سب میرے اَرپن کردو -

(۲۸) اس طور پر تم نیک و بد نتائج والے
کرموں کی قیود سے چھوٹ کر سنیاس نما
یوگ میں مصروف ہو کر اور مکتی کو پا کر مجھے
حاصل کر سکو گے -

(۲۹) میرے لئے جملہ موجودات یکساں
ہیں - نہ کوئی میرا دشمن ہے - اور نہ کوئی
میرا دوست ہے - البتہ جو شخص صدقِ عقیدت
کے ساتھ مجھے یاد کرتے ہیں - میں اُنہیں

سلہ دیو لوک - سورگ -
سلہ دیوتاؤں کی

اور وہ مجھ میں وصل ہو جاتے ہیں ۔

(۳۰) اگر کوئی نہایت بدچلن شخص بھی یکسوئی کے ساتھ مجھے یاد کرتا ہے تو اُسے بھی نیک چلن سمجھنا چاہئیے - کیونکہ اُس کا ارادہ نیک ہے ۔

(۳۱) وہ شخص بہت جلد دھرماتما بنکر اطمینان کو پالیتا ہے - ارجن! میں تمہیں یقین دلاتا ہوں - کہ میرا بھگت کبھی تباہ نہیں ہوتا ۔

(۳۲ - ۳۳) ارجن! میری پناہ میں اگر عورت - ویش - شودر اور وہ اشخاص بھی جنہیں مجسم پاپ کہنا چاہئیے اعلےٰ ترین منزل پر پہنچ جاتے ہیں - پھر دھرماتما برہمنوں اور بھگت کھشتریوں کا تو کہنا ہی کیا ہے؟ اسلئے تم بھی اس فانی اور راحت سے خالی دُنیا کو پاکر میرا بھجن کرو ۔

(۳۴) مجھ میں دل لگاؤ - میری بھگتی کرو - میری بندگی کرو - اور میرے ہی لئے یگیہ کرو - اس طور سے تم اپنے آپ کو میرے حوالے کر کے مجھے پالوگے +

دسواں ادھیائے

بھگوان کرشن بولے :- (۱) ارجن! تم مجھے نہایت ہی عزیز ہو - اسلئے تمہارے بھلے کی خاطر میں اس اعلےٰ کلام کو پھر بیان کرتا ہوں - سُنو

(۲) دیوتا اور مہرشی میری ابتدا سے نابلد ہیں - کیونکہ میں سب دیوتاؤں اور مہرشیوں کا مبدا ہوں ۔

(۳) جو گیانی شخص مجھے اجنما - انادی اور موجودات کا مالک سمجھتا ہے وہ سب پاپوں سے چھوٹ جاتا ہے ۔

(۴ - ۵) عقل و علم - ہوشیاری عفو راستی - ضبطِ حواس - ضبطِ دل - رنج و راحت - پیدائش و فنا - خوف نڈرنا اہنسا - مساوات - قناعت - ریاضت فیاضی - نیکنامی اور بدنامی انسان کے ان انواع و اقسام کے خصائل کا میں ہی پیدا کرنے والا ہوں ۔

(۶) ساتوں مہرشی[1] - ان سے پہلے کے چاروں مہرشی[2] اور منو میری حقیقت کے جاننے والے یہ سب میرے من سے پیدا ہوئے - جنکی نسل سے اس دُنیا کے سب انسان ہیں ۔

(۷) جو شخص میری اس حقیقت اور یوگ کو ٹھیک طور سے جان لیتا ہے وہ بلاشبہ ایسے سکون کو حاصل کر لیتا ہے - جسے کبھی جنبش نہیں ہو سکتی ۔

[1] بھرگو - مرینچ - اتری - پلست - پلہ - کرتو اور وسشٹ [2] اگنی - وایو - آدتیہ اور انگرا - جنہیں چاروں ویدوں کا گیان ملا تھا +

(۸) میری حقیقت سے آگاہی رکھنے والے عقلمند تسلیم کر کے کہ میں موجودات کا مبدا اور منظہر ہوں - میرا بھجن کیا کرتے ہیں -

(۹) دل و جان کو مجھ میں لگا کر جو لوگ باہم میرا ذکر و اذکار کرتے ہیں - وہ قناعت کو حاصل کر کے ہمیشہ خوش و خرم رہتے ہیں -

(۱۰) اُن نتیہ یُکت یوگیوں کو جو دلی الفت کے ساتھ میرا بھجن کیا کرتے ہیں - وہ عرفان دیا کرتا ہوں - جس سے وہ مجھے حاصل کر لیتے ہیں -

(۱۱) اُن پر مہربانی کرنے کے خیال سے اُن کی بدھی میں قیام کر کے میں گیان کے روشن چراغ سے اُن کی جہالت کی تاریکی کو دور کر دیتا ہوں -

ارجن نے پوچھا (۱۲-۱۳) سب رشی - دیورشی - نارد - اَست - دیول اور ویاس آپ کو پرم برہم - پرم دھام - پرم پوتر - پرش - لافانی - نورِ مطلق - آدی دیو - اجنما اور سرو ویاپک کہتے ہیں - اور آپ خود بھی مجھ سے ایسا ہی فرماتے ہیں -

(۱۴-۱۵) اے کیشو! آپ نے جو کچھ مجھ سے فرمایا - میں ان سب باتوں کو راست تسلیم کرتا ہوں - بھگوان! آپ کی ماہیت کو دیوا اور دانو کوئی بھی نہیں جانتا - اور اے پُرشوتم! اے مخلوقات کے پیدا کرنے والے! اے موجودات کے آقا! اے دیووں کے دیو! اے دُنیا کے مالک! آپ خود ہی اپنے آپ سے آگاہ ہیں -

(۱۶) میں چاہتا ہوں - کہ آپ مجھ سے اپنے اُن ظہورات کی تفصیل بیان کیجئے - جن سے آپ نے ان عالموں کو معمور کر رکھا ہے

(۱۷) اے یوگی کرشن! میں آپ کو کس تصور کی مزاولت سے جان سکتا ہوں؟ اور بھگوان! کن کن وسائل سے میں آپ کا تصور کر سکتا ہوں؟

(۱۸) جناردن! اپنے یوگ اور اسکے ظہورات کا مجھ سے بہ تفصیل بیان کیجئے - آپ کے آبِ حیات کے سے کلام کو سُنکر مجھے سیری نہیں ہوتی -

بھگوان کرشن نے جواب دیا - (۱۹) اے کورو بنس کے فخر! تمہاری خواہش کے مطابق میں تمہیں اپنے بڑے بڑے ظہورات بتاتا ہوں - اگرچہ اُنکی کوئی انتہا نہیں ہے -

(۲۰) ارجن! میں سب جانداروں کے ہردے میں رہنے والا آتما ہوں - اور میں ہی اُن کا آغاز - درمیان اور انجام ہوں

(۲۱) میں آدیتوں میں سے وِشنو - منورات میں سے روشن آفتاب - ہواؤں میں سے مریچی اور تاروں میں سے چاند ہوں -

(۲۲) میں ویدوں میں سے سام وید - دیوتاؤں میں سے اِندر - اِندریوں میں سے من اور جانداروں میں سے زندگی ہوں -

(۲۳) میں رُدروں میں شنکر - یکھشوں اور راکھشسوں میں سے کوبیر - وسوؤں میں سے آگ اور پہاڑوں میں سے میرو [illegible]

(۲۴) ارجن! مجھے پروہتوں میں سب سے
افضل برہسپتی جانو۔ میں سینا پتیوں میں
سے سکند اور آبی مخزنوں میں سے سمندر ہوں
(۲۵) میں مہرشیوں میں سے بھرگو۔ لفظوں
میں سے اوم۔ یگیوں میں سے جپ یگیہ
اور ساکن چیزوں میں سے ہمالیہ ہوں۔
(۲۶) میں درختوں میں سے پیپل۔ دیورشیوں
میں سے نارد۔ گندہربوں میں سے چترتھ
اور کاملوں میں سے کپل منی ہوں۔
(۲۷) مجھے گھوڑوں میں سے اُچّے شروا
(جو امرت سے پیدا ہوا تھا) ہاتھیوں
میں سے ایراوت اور انسانوں میں سے راجہ
تصور کرو۔
(۲۸) میں ہتھیاروں میں سے بجر۔ گؤوں
میں سے کام دھین۔ اور سرپوں میں سے
باسکی۔ اور نسل بڑھانے والا کام دیو ہوں
(۲۹) میں ناگوں میں سے اننت۔ پانی
کے رہنے والوں میں سے وَرُن۔ پتروں
میں سے اَریما اور سزا دینے والوں میں سے
یَم ہوں۔
(۳۰) میں دَیتیوں میں سے پرہلاد۔ شمار
کنندوں میں سے کال۔ حیوانات میں سے
شیر۔ اور پرندوں میں سے گرڑ ہوں۔
(۳۱) میں تیز رفتاروں میں سے ہوا ہتھیار
بندوں میں سے رام چندر۔ مچھلیوں میں
سے مگرمچھ۔ اور ندیوں میں سے گنگا ہوں
(۳۲) ارجن! میں جملہ مصنوعات کا آغاز

وسط اور انجام ہوں۔ میں علوم میں سے
ادھیاتم وِدیا۔ اور مباحثات میں سے
امر زیر بحث ہوں۔
(۳۳) میں حروف تہجی میں سے अ
اور تراکیبِ حروف میں سے دو حروف
کا ملاپ ہوں۔ میں وہ زمانہ ہوں جسکی
کوئی انتہا نہیں ہے میں سب کا صانع ہوں۔
(۳۴) میں سب کو فنا کرنے والی موت
ہوں۔ میں آنے والوں کی پیدائش کا مبدا
ہوں۔ میں عورتوں کی نیک سیرتی۔
خوبصورتی۔ شیریں زبانی۔ قوتِ حافظ
تیز فہمی۔ استقلال اور تحمل ہوں۔
(۳۵) میں سام وید کے گیتوں میں سے
برہت سام۔ چھندوں میں سے گایتری
مہینوں میں سے ماگھ کا مہینہ اور رِتوؤں
میں سے بسنت رِتو ہوں۔
(۳۶) میں دھوکا بازوں میں دھوکا بازی
جلال والوں میں جلال۔ فاتحوں میں فتح۔
ہمت والوں میں چستی۔ اور ساتوک پرکرتی
والوں میں ستوگن ہوں۔
(۳۷) میں یادوؤں[1] میں سے کرشن۔
پانڈووں میں سے ارجن۔ مُنیوں میں سے
ویاس اور کوشیروں[2] میں سے شُکر[3] ہوں
(۳۸) میں سزا دینے والوں میں سزا۔

[1] یدوبنسی چھتری۔ وہ خاندان جسمیں کرشن جی کا
جنم ہوا تھا [2] شاعر [3] شُکر آچاریہ۔ دیوتاؤں کے
گرو ... برہسپتی ... ہیں ... بنام

فتح کی خواہش کرنے والوں میں راج نیتی۔ اسرار میں خموشی۔ اور گیانیوں میں گیان ہوں

(۳۹) موجودات میں جو کچھ بھی ہے۔ اُس سب کا بیج میں ہی ہوں۔ متحرک یا ساکن کوئی بھی شے ایسی نہیں ہے۔ جو میرے بغیر ظہور میں آئی ہو۔

(۴۰) ارجن! میرے ظہورات کی کوئی انتہا نہیں ہے۔ اپنے ظہورات کی تفصیل جو میں نے تم سے بیان کی ہے۔ یہ تو برائے نام ہے

(۴۱) دنیا میں جو چیز شان۔ جوہر۔ عظمت یا طاقت رکھتی ہے۔ جان لو۔ کہ وہ میرے ہی نور کے ایک شمے سے پیدا ہوتا ہے۔

(۴۲) لیکن ارجن! ان باتوں کو طوالت دینے سے کیا فائدہ؟ حاصل کلام یہ ہے کہ کل عالم کو میں نے اپنے ایک کرشمے سے نمود دے رکھا ہے۔

گیارہواں ادھیائے

ارجن بولا:۔ (۱) میرے حال پر رحم فرما کر آپ نے برہم ودیا کے جو مخفی ترین اسرار بیان کئے۔ اُن سے میری جہالت دُور ہو گئی۔

(۲) اے کنول نیتر! موجودات کی پیدائش و فنا اور آپ کی لافانی عظمت کا حال بھی میں نے آپ سے بہ تفصیل سُن لیا۔

(۳) اب اے پربھو! میں آپ کے اُس ایشوری روپ کو دیکھنا چاہتا ہوں جس کا آپ نے مجھ سے ذکر فرمایا ہے۔

(۴) بھگوان! اگر آپ سمجھتے ہیں۔ کہ میں اُسکے دیکھنے کی اہلیت رکھتا ہوں تو اے یوگیوں کے سرتاج! مجھے اپنے اُس لازوال روپ کا درشن کرا دیجئے۔

بھگوان کرشن نے جواب دیا:۔

(۵) میرے انواع واقسام کے۔ عجیب و غریب۔ رنگا رنگ اور مختلف اوضاع کے سینکڑوں اور ہزاروں روپ دیکھو۔

(۶) بھارت! آدیتوں۔ وسوؤں۔ رُدروں۔ نکھشتروں۔ ہواؤں اور پہلے نہ دیکھے ہوئے حیرت خیز عجائبات کو دیکھو۔

(۷) ارجن! اب تم ساکن اور متحرک موجودات کے ساتھ تمام عالم کو اور جو کچھ تم اور دیکھنا چاہتے ہو۔ اُس سب کو میرے اس جسم کے ایک حصے میں مقیم دیکھو

(۸) لیکن تم مجھے اپنی ان ظاہری آنکھوں

(بقیہ نوٹ ص ۳۴) "شکر نیتی" معروف ہے۔ جس کی ہمپایہ "راج نیتی" میں آج تک دوسری کتاب نہیں بن سکی۔ کیا سنسکرت اور کیا دوسری زبانوں میں۔ راج نیتی کا یہ مشہور و معروف گرنتھ ہی ہندوؤں کے پاس ایک ایسی چیز ہے جس سے ہندوؤں کی پرانی ترقیوں کا بخوبی پتہ لگ سکتا ہے اس کتاب کا سنسکرت سے سلیس اردو میں مترجم کتاب ہذا نے بہ لاگت کثیر و محنت شدید ایک مفید ترجمہ تیار کیا ہے۔ جسکی خوبی ملاحظہ سے تعلق رکھتی ہے اسکے متعلق مینجر نیک بھنڈار لاہور سے خط و کتابت کریں
[illegible]

سے نہیں دیکھ سکتے۔ اسلئے میں تمہیں باطنی
آنکھیں عطا کرتا ہوں۔ جن سے تم میری
یزدانی قدرت کو دیکھ سکوگے۔
سنجے نے کہا (۹) مہاراج! یہ کہ کر مہایوگی
کرشن نے ارجن کو اپنا وِشوروپ دکھایا
(۱۰-۱۱) جسمیں بے شمار منہ سب بے شمار آنکھیں
اور بے شمار عجائبات ہیں۔ جو بے شمار
مجلّے زیور پہنے اور بے شمار چمکیلے ہتھیار
لگائے ہوئے ہے جو نادر مالاؤں اور پوشاکوں
سے آراستہ اور نایاب خوشبویات سے پیراستہ
ہے۔ جو قدرت مجسم۔ نورِ مطلق اور بے انتہا ہے
اور جس کا منہ سب طرف ہے۔

(۱۲) اگر ہزار سورج کی روشنی ایک دم
نمودار ہو جائے۔ تو وہ اس مہاتما کے
نور کے کسی قدر مشابہ ہو سکتی ہے۔

(۱۳) جب ارجن نے دیوتاؤں کے دیوتا
کے اس وِشوروپ شریر کے ایک حصے
میں تمام عالم کو جو بے شمار حصص پر مشتمل
ہے۔ موجود پایا۔

(۱۴) تو مارے حیرت کے اس کے رونگٹے
کھڑے ہو گئے۔ اور اُس نے سر جھکا کر
کرشن جی سے دست بستہ التماس کی۔ کہ

(۱۵) بھگوان! میں آپکے اس جسم میں
تمام دیوتاؤں کو۔ ہر قسم کی مخلوق کی
جماعات کو۔ برہما جی کو جو کنول آسن پر
رونق افروز ہیں۔ تمام رشیوں کو اور عجیب
وغریب سانپوں کو دیکھ رہا ہوں۔

(۱۶) اے وِشوروپ والے سب کے مالک
میں ہر طرف آپکے بے انت روپ کے
بے شمار بازو۔ بے شمار شکم۔ بے شمار منہ اور
بے شمار آنکھیں دیکھ رہا ہوں۔ مجھے آپ
کا آغاز۔ انجام اور وسط نظر نہیں آتا۔

(۱۷) میں آپ کو مُکٹ پہنے۔ گدا اور چکر
لئے چاروں طرف روشنی پھیلانے والا
نور کا ایک بُقعہ پاتا ہوں۔ جس پر آنکھ
نہیں ٹھیرتی۔ آپ کا جلال جلتی ہوئی
آگ یا چمکتے ہوئے سورج کی مانند بے نظیر ہے

(۱۸) مجھے آپ کی ذات لازوال۔ اعلےٰ
ترین۔ جاننے کے قابل۔ اس دُنیا کا
حقیقی سہارا۔ ازل سے دھرم کی محافظ
اور قدیم معلوم ہو رہی ہے۔

(۱۹) میں دیکھتا ہوں کہ آپ کا آغاز
وسط اور انجام نہیں ہے۔ آپ کی طاقت
بے پایاں ہے۔ آپ کے بازو بے شمار ہیں
چاند اور سورج آپ کی آنکھیں ہیں۔ آپ کا
چہرہ روشن آگ کی مانند دمکتا ہے۔ اور
آپ نے اپنے جلال سے تمام عالم کو روشن
کر رکھا ہے۔

(۲۰) آپ ارض و سما کے درمیان اور
چاروں اطراف میں پھیلے ہوئے ہیں
آپ کی اس عجیب اور جلیل حرارت کو
دیکھ کر تینوں لوک کانپ رہے ہیں۔

(۲۱) دیوتاؤں کی جماعتیں آپ میں براجمان
ہیں۔ کئی خوف زدہ دست بستہ کھڑے

آپ کی ثنا گا رہے ہیں - مہرشیوں اور سدھوں
کے گروہ بھی "سوستی" کہہ کر آپ کے محامد پڑھ
رہے ہیں -

(۲۲) رُدر - آدیتہ - وسو - سادھیہ - وشو
اشونی - مرت - اُشما - گندھرب - یکش اور
آسروں کی جماعتیں سب کی سب آپ کو
حیرت سے دیکھ رہی ہیں -

(۲۳) اے مہا باہو! آپ کی اس عظیم
مُورت کو جس میں منہ - آنکھیں - بازو - ٹانگیں
پاؤں شکم اور خوفناک دانت نہائت کثرت
سے ہیں - دیکھ کر سارا عالم کانپ رہا ہے اور
میرا بھی یہی حال ہے -

(۲۴) اے وشنو! آپ کی آسمان سے
باتیں کرتی ہوئی - رنگا رنگی - منہ پھیلائے
ہوئے اور بڑی بڑی چمکدار آنکھوں والی
صورت کو دیکھ کر میرا دل دہل رہا ہے اور
تسکین نہیں آتی -

(۲۵) آپ کا مہیب دانتوں والا اور آتش
اجل کی مانند لال بھبوکا منہ دیکھ کر مجھے
اطراف کا علم بھی نہیں رہا - اور قرار نہیں
آتا - اے دیوتاؤں کے مالک! اے عالم کے
ملجا و ماوٰی! مجھ پر رحم کر -

(۲۶ - ۲۷) دھرتراشٹر کے تمام فرزند -
راجاؤں کے گروہ - بھیشم - درون - کرن
اور ہمارے بڑے بڑے مردان کارزما
کے سب آپکے ڈراؤنے دانتوں والے
مہیب مونہوں میں تیزی سے گھسے

جا رہے ہیں - جن میں سے کئی ایک چکنا
چُور سروں کے بل دانتوں کی درزوں
میں بھی اٹکے ہوئے دکھائی دیتے ہیں -

(۲۸) جس طرح دریا کے پانی کا بہاؤ سمندر
کی طرف جایا کرتا ہے ویسے ہی اس دُنیا
کے دلاور سب طرف سے آپکے شعلہ افشاں
مونہوں میں گھسے آتے ہیں -

(۲۹) جس طرح پروانے فنا ہونے کے لئے
بے اختیار ہو کر بے اختیار گرے پڑے ہیں
ویسے ہی یہ لوگ بھی ہلاک ہونے کے لئے
آپ کے مونہوں میں تیزی سے داخل
ہو رہے ہیں -

(۳۰) اے وشنو! آپ اپنے شعلہ افشاں
مونہوں سے تمام لوگوں کو لقمے کی مانند
چبا رہے ہیں - اور آپ کا زبردست جلال
تمام عالم کو روشن کر کے حرارت بخش رہا ہے

(۳۱) اے دیوتاؤں کے سرتاج! کرپا کیجئے
مجھے بتائیے - کہ آپ ایسی ڈراؤنی صورت
والے کون ہیں؟ میں آپ کو نمسکار کرتا ہوں
اور آپ کی اصلیت کو جاننے کی تمنا رکھتا ہوں
کیونکہ میں آپ کے اس ظہور کو نہیں سمجھ سکا -

بھگوان کرشن بولے (۳۲) میں عالم کو
معدوم کرنے والی اجل ہوں - اور لوگوں
کی ہلاکت کے لئے یہاں پر ظاہر ہوا ہوں -
فریقین کے جو جنگجو یہاں موجود ہیں تمہارے
لڑائی سے الگ رہنے پر بھی یہ نہیں بچینگے -

(۳۳) اس لئے اے سویہ ساچین! اُٹھو -

اور دشمنوں پر فتحیاب ہو کر نیکنامی حاصل کر کے
اس بڑی سلطنت کا حظ اٹھاؤ۔ ان لوگوں کو
تو میں نے پہلے ہی مار رکھا ہے۔ تم کو تو برائے
نام صرف ایک ذریعہ بننا ہوگا۔

(۳۴) میرے مارے ہوئے درون۔
بھیشم۔ جیدرتھ۔ کرن اور دیگر دلاوران
کارآزما کو ہلاک کرنے کے لئے بے تامل ہو کر
جنگ کرو۔ تم لڑائی میں ضرور فتح پاؤ گے۔

سنجے نے کہا (۳۵) کرشن کی یہ بات سنکر
تاج پوش ارجن نے دست بستہ نمسکار کی
اور سر جھکا کر مارے خوف کے بھرائی
ہوئی آواز سے بولا۔

(۳۶) اے ہرشی کیش! یہ بجا ہے۔ کہ ایک
دنیا آپ کی حمد وثنا کا ذکر کر کے مسرت اور
دل بستگی کو حاصل کرتی ہے۔ راکھش آپکے
خوف سے ہر طرف بھاگے پھرتے ہیں۔ اور
سدھوں کے گروہ آپ کو نمسکار کرتے ہیں۔

(۳۷) اور وہ کیونکر نمسکار نہ کریں؟ جبکہ
اے مہاتمن! آپ سب کے بزرگ اور برہما
کی بھی علت غائی ہیں۔ اے بے انت!
اے دیوتاؤں کے سرتاج! اے عالم
کے جلی! آپ لازوال۔ حق وباطل سے
برتر اور پربرہم ہیں۔

(۳۸) اے انت روپ! آپ دیوتاؤں
کا مبدا۔ ذات قدیم۔ دنیا کا اصلی سہارا۔
سب کچھ جاننے والے۔ جاننے جانے کے
قابل۔ عالی مقام اور [illegible] موجودات کے

بنانے والے ہیں۔

(۳۹) آپ وایو۔ یم۔ اگنی۔ ورن
چندرما۔ پرجاپتی اور پرپتامہ ہیں۔ میں
آپ کو بار بار نمسکار کرتا ہوں۔ اور پھر
بار بار نمسکار کرتا ہوں۔

(۴۰) اے "سب کچھ"! آپ کو آگے پیچھے
اور سب طرف سے نمسکار ہو۔ آپ بے پایاں
قوت اور بے انداز پراکرم کے مالک اور
محیط کل ہیں۔ اسلئے آپ ہی سب کچھ ہیں۔

(۴۱-۴۲) آپ کو دوست خیال کر کے۔ آپ
کی عظمت کو نہ پہچان کر۔ بے خبری یا پریم سے
کرشن! یادو!! اور سکھا!!! کہ کر میں نے
آپ کی جو گستاخی کی ہے۔ اور ازراہ مذاق
کھیلتے۔ سوتے۔ بیٹھتے اور کھاتے وقت
نیز تخلیے میں اور بر سر بزم آپ کی جو بے
ادبی کی ہے۔ اسکے لئے میں اے عدیم المثال!
آپ سے معافی چاہتا ہوں۔

(۴۳) اے لاثانی قدرت رکھنے والے
آپ اس ساکن ومتحرک موجودات کے قابل
تعظیم پتا اور گورو ہیں۔ اور تینوں عالم
میں کوئی آپ کا مثل نہیں۔ آپ سے بڑا
تو کیا ہو سکتا ہے؟

(۴۴) اس لئے اے مہاپربھو! میں سر
جھکا کر۔ پرنام کر کے آپ سے التجا کرتا ہوں۔
کہ جیسے باپ بیٹے کا۔ دوست دوست
کا اور شوہر بیوی کا قصور معاف کر دیتا
ہے۔ ویسے ہی اے دیو! آپ میرا قصور

بھی معاف کر دیجئے ۔

(۴۵) آپ کے نا دیدہ جلال کو دیکھ کر مجھے خوشی تو ہوئی ۔ لیکن مارے خوف کے میرا دل بھی دہل رہا ہے ۔ اس لئے اے دیوتاؤں کے آقا! اے عالم کے ملجا! مہربانی کر کے مجھے وہی پہلا سا دیو روپ دکھائیے ۔

(۴۶)[1] جو مکٹ پہنے ۔ گدا اور چکر ہاتھ میں لئے تھا ۔ اے وشو روپ! اے سہسر باہو! میں آپ کا وہی چتر بھج روپ دیکھنا چاہتا ہوں ۔ بھگوان کرشن نے فرمایا :-

(۴۷) ارجن! تم پر مہربان ہو کر میں نے اپنے یوگ کی طاقت سے یہ پُر جلال ۔ لا انتہا اور اپنا اصلی وشو روپ تمکو دکھا دیا ہے ۔ جسے تم سے پہلے اور کسی نے نہیں دیکھا تھا ۔

(۴۸) اے کورو بنس کے دلاور! تمہارے سوا اس دنیا میں کوئی شخص میرے اس روپ کو نہ ویدوں کے پاٹھ کر لینے سے ۔ نہ یگیہ کر چھوڑنے سے ۔ نہ خیرات کر دینے سے ۔ نہ کرم کانڈ سے اور نہ ہی کڑی تپسیا سے دیکھ سکتا ہے ۔

(۴۹) میری اس مہیب صورت کو دیکھ کر مت گھبراؤ ۔ اور بدحواس نہ بنو ۔ بلکہ خوف کو دل سے دور کر کے اطمینان کے ساتھ پھر میری وہی صورت دیکھو ۔

سنجے بولا :-

(۵۰) یہ کہکر بھگوان کرشن نے ارجن کو دوبارہ اپنا اصلی روپ دکھایا ۔ اور خوشنما صورت اختیار کر کے اس خوف زدہ کو تسکین دی

ارجن نے عرض کی :- (۵۱) جناردن! آپ کی اس خوشنما انسانی صورت کو دیکھ کر اب مجھے ہوش آیا ہے ۔ اور میری طبیعت برقرار ہوئی ہے ۔

بھگوان کرشن نے فرمایا :-

(۵۲) میری جس صورت کو تم نے دیکھا ہے اس کا دیکھنا نہایت مشکل امر ہے اس کے دیکھنے کے لئے تو دیوتا بھی ترستے ہیں ۔

(۵۳) جس طرح تم نے مجھے دیکھا ہے ۔ ویسا ہ ویدوں کے پڑھ لینے ۔ تپسیا کر چھوڑنے ۔ خیرات کر دینے ۔ اور یگیہ کر لینے سے نہیں دیکھا جا سکتا ۔

(۵۴) میری یہ صورت کامل بھگتی سے ہی دیکھی اور سمجھی جا سکتی ہے ۔ اور اسی سے میرا وصال نصیب ہوتا ہے ۔

[1] یہ شلوک گیتا کے مصنف کا ہے اور صریحاً بعد میں ملایا ہوا معلوم ہوتا ہے کیونکہ (۱) ہتھیار نہ پہنے کا عہد کر کے کرشن جی نے میدان جنگ میں قدم رکھا تھا ۔ پھر انکی اصلی صورت میں گدا اور چکر کہاں سے آئے ؟ جو ارجن دیکھنا چاہتا ہے (۲) کرشن جی کو سارے مہا بھارت میں دو بازوؤں والا بیان کیا گیا ہے ۔ اور یہاں ارجن اُنکے چار بازو دیکھنا چاہتا ہے ۔ اگرچہ چار بازو والے انسان کا ہونا ناممکن نہیں ہے ۔ لیکن اس بارے میں مہا بھارت صریحاً کرشن جی کے دو بازو بتا رہی ہے ۔ تو امر مجبوری ہے ۔ ان وجوہات سے اس شلوک کو ملاوٹی سمجھ کر نظر انداز کر دینا چاہیئے ۔ مترجم نے اسلئے ترجمہ

(۵۵) ارجن! اپنے کرموں کو میرے ارپن
کر دینے والا مجھے ہی اپنا معراج سمجھنے والا
میری ہی بھگتی کرنے والا - تعلقات سے
کنارہ کش - اور کسی سے عداوت نہ
رکھنے والا شخص ہی مجھے حاصل
کر سکتا ہے -

بارہواں ادھیائے

ارجن نے پوچھا :- (۱) جو بھگت اس
طور سے صفات میں دل لگا کر آپ کی
پرستش کرتے ہیں - اور جو آپ کی لازوال
و بے نشان ذات کی اُپاسنا کرتے ہیں -
اُن میں سے کون شخص یوگ کا بہترین طریق
جانتا ہے ؟

بھگوان کرشن بولے :- (۲) جو لوگ ہمیشہ
من کو یوگ کے ذریعہ مجھ میں لگا کر صدق
ارادت سے میری اُپاسنا کرتے ہیں - میں
انہی کو اچھا یوگی سمجھتا ہوں -

(۳ - ۴) نیز سب کو ایک آنکھ سے دیکھنے
والے اور سب کے بہی خواہ جو لوگ حواس کو
روک کر لازوال - ناقابل بیان - بے
نشان - محیط کل - یہ سرور - قیاس مقدس
قائم و بے تغیر ذات کی پرستش کرتے ہیں
وہ بھی مجھ کو پا لیتے ہیں -

(۵) لیکن بے نشان ذات کا دھیان
جمانے والوں کو زیادہ دقت پیش آتی ہے
کیونکہ دیہہ دھاریوں کے لئے بے نشان
کا تصور مشکل امر ہے -

(۶ - ۷) ارجن! میرے جو مشتاق مجھ میں
دل لگا کر - تمام کرموں کو میرے ارپن
کر کے لاشریک بھگتی سے میرا تصور باندھتے
اور میری اُپاسنا کرتے ہیں - میں انہیں بہت
جلد فنا کے سمندر سے پار اُتار دیتا ہوں -

(۸) جب من اور بُدھی کو مجھ میں لگا کر
مجھی کو اپنا ملجا بناؤ گے - تب بلاشبہ مجھے
حاصل کر سکو گے -

(۹) ارجن! اگر تم من کو مجھ میں نہیں لگا
سکتے - تو یوگ کے ابھیاس سے میرے
حصول کی کوشش کرو -

(۱۰) اگر تم ابھیاس کی طاقت بھی نہیں
رکھتے - تو میرے طالب بن کر کرم کرو - میرے
لئے کرم کرنے سے بھی تم کمال کو حاصل کر سکو گے -

(۱۱) اگر تم یہ بھی نہیں کر سکتے - تو میرے حصول
کے لئے آتما کو بس میں کر کے اور نتائج کا خیال
چھوڑ کر سب کرم کرو -

(۱۲) کیونکہ ابھیاس سے گیان - گیان سے
دھیان اور دھیان سے نتائج کا خیال
چھوڑنا اچھا ہے - اور نتائج کا خیال
چھوڑنے سے اطمینان نصیب ہوتا ہے

(۱۳ - ۱۴) کسی سے عداوت نہ رکھنے
والا - ہر ایک جاندار کا دوست - رحمدل
موہ اور اہنکار سے خالی - رنج و راحت

میں یکساں۔ عفو پسند۔ قانع۔ یوگی۔ آتما کو بس میں کر لینے والا۔ صمیم العزم اور من و بُدھی کو میرے ارپن کر دینے والا میرا بھگت مجھے نہایت عزیز ہے۔

(۱۵) جس سے لوگ نہیں ڈرتے اور جو لوگوں سے خائف نہیں ہوتا۔ نیز جو خوشی۔ حسد۔ خوف اور غصے سے آزاد ہے وہ مجھے نہایت عزیز ہے۔

(۱۶) بے غرض۔ پاک صاف۔ ہوشیار۔ تعلقات سے بیگانہ۔ مکروہات سے بری اور نتائج کی آرزو چھوڑ کر سب کام کرنے والا میرا بھگت مجھے نہایت عزیز ہے۔

(۱۷) جو محبت اور نفرت سے آزاد ہے جسے نہ کسی کا افسوس اور نہ کسی کی آرزو ہے اور جس نے نیک و بد کو ترک کر دیا ہے۔ میرا وہ بھگت مجھے نہایت عزیز ہے۔

(۱۸-۱۹) دوست و دشمن۔ عزت و ذلت۔ سرد و گرم۔ اور رنج و راحت کو یکساں سمجھنے والا۔ بے تعلق زندگی بسر کرنے والا۔ تعریف و مذمت کو برابر جاننے والا۔ خاموشی پسند۔ جو کچھ مل جائے اسی پر قناعت کر لینے والا۔ خانہ بدوش۔ صمیم العقل و راسخ العقیدہ شخص مجھے نہایت عزیز ہے۔

(۲۰) مجھے ہی اپنا معراج سمجھنے والے میرے جو بھگت خلوص العقیدت سے میرے مندرجہ بالا امرت کے سے دھرم اُپدیش پر عمل کرتے ہیں۔ وہ مجھے نہایت ہی عزیز ہیں۔

تیرہواں ادھیائے

ارجن بولا:- (۱) اے کیشو! میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے پرکرتی۔ پُرش۔ کھشیتر کھشیترگیہ گیان اور گیہ کے معنے سمجھا دیں۔

بھگوان کرشن نے فرمایا:-

(۲) ارجن! اس جسم کو عقلا کھشیتر اور اس کے جاننے والے کو کھشیترگیہ کہتے ہیں

(۳) ارجن! سب کھشیتروں میں کھشیترگیہ بھی مجھے ہی سمجھو۔ کھشیتر اور کھشیترگیہ کے علم کو گیان کہتے ہیں۔ اور میری رائے میں یہی اصل گیان ہے۔

(۴) وہ کھشیتر جیسا ہے۔ جو خواص اور جو عیوب رکھتا ہے۔ اور جس طرح سے پیدا ہوتا ہے۔ اور وہ کھشیترگیہ جیسا ہے اور جیسی قدرت رکھتا ہے۔ مجمل طور پر ان باتوں کا بیان مجھ سے سنو۔

(۵) رشیوں نے۔ ویدوں نے۔ اور مدلل و تیقن برہم سوتروں نے مختلف انواع سے یہی راگ گایا ہے۔

(۶-۷) پانچوں مہابھوت۔ اہنکار۔ بدھی۔ پرکرتی۔ گیارہوں اندریاں گیان اندریوں کے پانچوں وشے اِچھیا دویش۔ سکھ۔ دکھ۔ سنگھات۔ چیتنا۔

۱؎ بعض کتابوں میں یہ شلوک نہیں پایا جاتا۔ لیکن اسکے بغیر اگلا سلسلہ نہیں چل سکتا۔ اسلئے معلوم نہیں

اور دھرتی یہ سب کیشتر اور اُس کے وکاروں کا مختصر بیان ہے ۔

(۸) انکساری ۔ راست شعاری ۔ رحمدلی تحمل ۔ راست بازی ۔ گورو کی خدمت گزاری صفائی ۔ استقلال ۔ ضبطِ دل ۔

(۹) محسوسات سے بے تعلق ۔ ترک انانیت پیدائش ۔ موت ۔ بڑھاپے اور بیماری کی تکالیف کے نقائص سے آگاہ رہنا ۔

(۱۰) بیوی بچوں اور گھر کی اُلفت میں نہ پھنسنا ۔ آزاد رہنا ۔ کامیابی اور ناکامی میں یکساں رہنا ۔

(۱۱) کامل طور پر مجھ میں محو ہو کر سری لا شریک بھگتی کرنا ۔ تنہائی میں رہنا ۔ بھیڑ بھاڑ سے واسطہ نہ رکھنا ۔

(۱۲) ہمیشہ ادھیاتم گیان میں مصروف رہنا اور تتو گیان کے حصول کیلئے شاستروں کا مطالعہ رکھنا ۔ یہی گیان ہے ۔ اور اس کا عکس اگیان کہلاتا ہے ۔

(۱۳) اب میں اُسکی تفصیل بیان کرتا ہوں جو جاننے کے لائق ہے اور جسے جان کر نجات ملتی ہے ۔ وہ پر برہم انادی ہے جسے حق و باطل کے الفاظ سے یاد نہیں کیا جا سکتا ۔

(۱۴) اُسکے ہاتھ اور پاؤں ۔ اُس کی آنکھیں ۔ سر اور منہ اور اس کے کان سب جگہ موجود ہیں ۔ اور اُس نے سارے عالم کو گھیر رکھا ہے ۔

(۱۵) وہ تمام اندریوں کے افعال کو روشنی بخشتا اور خود جملہ حواس سے مبرا ہے وہ پابندیوں سے آزاد اور تمام موجودات کو قائم رکھے ہوئے ہے ۔ وہ صفات سے منزہ اور بہمہ صفت موصوف ہے ۔

(۱۶) وہ تمام موجودات کے اندر بھی ہے ۔ اور باہر بھی ۔ وہ ساکن بھی ہے اور متحرک بھی ۔ وہ دور بھی اور قریب بھی ۔ لیکن کمالِ لطافت کی وجہ سے معلوم نہیں ہو سکتا ۔

(۱۷) وہ غیر منقسم ہونے پر بھی موجودات میں منقسم معلوم ہوتا ہے ۔ وہ جاننے کے قابل ۔ جانداروں کا پرورش کنندہ ۔ پیدا کرنے اور ہلاک کرنے والا ہے ۔

(۱۸) وہ تمام نوروں کا نور ہے اور تاریکی سے برتر ہے ۔ وہ گیان مجسم ۔ گیان سے جانا جانے اور جاننے کے قابل سب کے دلوں میں مقیم ہے ۔

(۱۹) یہ کھشیتر ۔ گیان اور گییہ کا مختصر بیان ہے ۔ اِسے سمجھ لینے سے میرا بھگت مجھے حاصل کر لیتا ہے ۔

(۲۰) پرکرتی اور پُرش دونو کو بھی انادی سمجھو ۔ اور عیوب وصفات کو پرکرتی سے پیدا شدہ تصور کرو ۔

(۲۱) کاریہ ۔ کارن اور کرتا ہونے کی وجہ سے پرکرتی کو اور سکھ ۔ دُکھ کا بھوگ ہونے کی وجہ سے پُرش کو ہیتو بیان کیا گیا ہے ۔

(۲۲) پُرش پرکرتی میں قیام کر کے پرکرتی

سے پیدا شدہ گنوں کو بھوگتا ہے۔ اور گنوں کے اس تعلق کی وجہ سے وہ اچھی اور بُری جونوں میں جنم لیتا ہے۔

(۲۳) اُپ درشٹا۔ انومنتا۔ بھرتا۔ بھوگتا اور مہیشور پرماتما کو اس جسم میں پرم پُرش بھی کہتے ہیں۔

(۲۴) جو اس طور پر پُرش۔ پرکرتی اور اُسکی صفات کو سمجھ لیتا ہے۔ وہ کسی حال میں رہے۔ پھر جنم نہیں لیتا۔

(۲۵) بعض لوگ دھیان جما کر آتما میں آتما سے آتما کو دیکھتے ہیں۔ بعض سانکھ سے بعض یوگ سے اور بعض کرم یوگ سے اُس کا دیدار پاتے ہیں۔

(۲۶) لیکن ان طریقوں کو نہ جاننے والے جو لوگ دوسروں سے سُن کر ہی اُپاسنا کر لیا کرتے ہیں۔ شُرتی پر عمل کرنے والے وہ لوگ بھی فنا کے سمندر کو عبور کر جاتے ہیں۔

(۲۷) ارجن! دنیا میں جسقدر بھی ساکن و متحرک مخلوق پیدا ہوتی ہے۔ وہ سب کھشیتر اور کھشیترگیہ کے ملاپ سے پیدا ہوتی ہے۔

(۲۸) جو شخص دیکھتا ہے۔ کہ پرمیشور تمام مخلوقات میں یکساں ہے۔ اور ان کے فنا ہونے سے فنا نہیں ہوتا۔ وہی اہلِ بینش کہلا سکتا ہے۔

(۲۹) ایشور کو جو سب جگہ یکساں ہے۔ یکساں دیکھنے والا شخص اپنے آتما کو ہلاک نہیں ہونے دیتا اور اعلےٰ ترین منزل پر پہنچ جاتا ہے۔

(۳۰) جو شخص سمجھتا ہے۔ کہ سب کرم پرکرتی ہی سے صدور پاتے ہیں۔ اور آتما اکرتا ہے۔ وہی سچا روشن ضمیر ہے۔

(۳۱) جب اُسے موجودات کی کثرت پرماتما کی وحدت میں سمائی ہوئی اور اُسی وحدت سے پھیلی ہوئی دکھائی دینے لگ جاتی ہے۔ اُسی وقت وہ برہم کو پا لیتا ہے۔

(۳۲) ارجن! پرماتما کی لازوال ذات انادی اور نرگن ہونے کی وجہ سے جسم کے اندر رہکر بھی نہ کوئی کرم کرتی ہے اور نہ تعلقات میں گرفتار ہوتی ہے۔

(۳۳) جس طرح سرب ویاپک آکاش لطیف ہونے کے سبب کسی شے سے آلودہ نہیں ہوتا۔ ویسے ہی آتما بھی جسم میں سب جگہ موجود ہونے کے باوجود تعلقات سے الگ رہتا ہے۔

(۳۴) ارجن! جیسے ایک ہی سورج اس جملہ عالم کو منور کرتا ہے۔ ویسے ہی آتما سارے جسم کو روشن کئے ہوئے ہے

(۳۵) جو شخص اس طور پر کھشیتر اور کھشیترگیہ کے فرق۔ نیز جیو کے پرکرتی سے مخلصی پانے کو چشم معرفت سے جان لیتے

۱ صفات۔ ۲ علیم ۳ جزا و سزا دینے والا۔

چودہواں ادھیائے

بھگوان کرشن بولے:-

(۱) جس گیان کی بدولت سب منیوں نے پرم سدھی کو حاصل کیا۔ اسی افضل ترین گیان کو میں تم سے مکرر بیان کرتا ہوں

(۲) اسی گیان کے ذریعہ میری ہمسری حاصل کر کے وہ نہ تو دنیا کے آغاز میں جنم لیتے ہیں۔ اور نہ ہی پرلے کا دکھ اٹھاتے ہیں۔

(۳) یہ پرکرتی یونی کی مثال ہے۔ میں اس میں گربھ ٹھیراتا ہوں۔ تب اے ارجن! تمام جانداروں کی پیدائش ہوتی ہے

(۴) سب یونیوں میں سے جو مورتیاں پیدا ہوتی ہیں۔ پرکرتی اُنکی یونی اور میں اُن کا بیج ڈالنے والا باپ ہوں۔

(۵) ست۔ رج۔ اور تم یہ تینوں گُن پرکرتی سے پیدا ہوتے ہیں۔ اور غیرفانی جیواتما کو جسم میں پھنسا دیتے ہیں۔

(۶) اے نیک مرد! ان تینوں میں سے ستوگن پاک صاف ہونے کی وجہ سے منوّر اور بے نقص ہوتا ہے۔ اور وہ سُکھ گیان کے بندھنوں سے آتما کو جکڑ دیتا ہے۔

(۷) رجوگن کی اصل راگ ہے۔ اور وہ ترشنا کے تعلقات سے پیدا ہو کر کرم کے بندھنوں سے آتما کو باندھ دیتا ہے۔

(۸) تموگن جہالت سے پیدا ہوتا ہے۔ اگیانتا سستی اور نیند کے رشتوں سے باندھ دیتا ہے۔

(۹) ستوگن سُکھوں میں رجوگن کرموں میں اور تموگن گیان کو ڈھانپ کر اگیانتا میں پھنسا دیتا ہے۔

(۱۰) رجوگن اور تموگن کے مغلوب ہونے پر ستوگن۔ ستوگن اور تموگن کے مغلوب ہونے پر رجوگن۔ اسی طرح ستوگن اور رجوگن کے مغلوب ہونے پر تموگن نمودار ہوتا ہے۔

(۱۱) جس وقت اس جسم کے تمام دروازوں کو گیان کا نور روشن کر دے۔ اس وقت ستوگن کا غلبہ سمجھنا چاہیئے۔

(۱۲) ارجن! لالچ۔ تدبیر۔ کوشش اضطراب اور خواہشات رجوگن کے غلبے کی علامات ہیں۔

(۱۳) تیزی عقل۔ کاہلی۔ جہالت۔ اور غفلت تموگن کے غلبے سے پیدا ہوتی ہے

(۱۴) جو جاندار ستوگن کے غلبے کے وقت جسم کو ترک کرتا ہے۔ وہ گیانیوں کے پاک جسم کو حاصل کرتا ہے۔

(۱۵) جو رجوگن کے غلبے کے وقت ترک جسم کرتا ہے۔ وہ کاروباری جسم میں جاتا ہے اور جو تموگن کے غلبے کے وقت مرتا

(۱۶) نیک اعمال ستوگُن کا دُکھ رجوگُن کا اور جہالت تموگُن کا نتیجہ ہیں۔

(۱۷) ستوگن سے گیان۔ رجوگن سے لالچ اور تموگن سے کاہلی۔ غفلت و جہالت پیدا ہوتی ہے۔

(۱۸) ستوگُن والے درجۂ اعلےٰ کو رجوگن والے درمیانی حالت کو اور اخلاق ذمیمہ والے تموگُنی پستی کو حاصل کرتے ہیں۔

(۱۹) جو جیو گُنوں کے سوائے اور کسی کو فاعل نہیں دیکھتا اور پرماتما کی ذات کو اِن گُنوں سے برتر جان لیتا ہے وہ میرے مقصد کو پالیتا ہے۔

(۲۰) جو شخص اِن تینوں گُنوں پر کہ جسم کے ساتھ پیدا ہوتے ہیں عبور پالیتا ہے۔ وہ پیدائش۔ موت۔ بڑھاپے اور بیماری سے چھٹکارا پاکر مکتی کو حاصل کرلیتا ہے۔

ارجن نے پوچھا:- (۲۱) مہاراج! اِن تینوں گُنوں سے چھٹکارا پائے ہوئے کی کیا پہچان ہے؟ اس کا برتاؤ کیسا ہوتا ہے؟ اور وہ اِن تینوں پر کیونکر عبور پالیتا ہے!۔

بھگوان کرشن بولے (۲۲) ارجن! جو شخص ست۔ رج اور تم کی حالتوں کے طاری ہونے پر اُن سے نفرت نہیں کرتا۔ اور اُن کی عدم موجودگی میں اُن کے وجود کی خواہش نہیں رکھتا۔

(۲۳) بیگانہ وار رہکر اِن گنوں کے اثر میں نہیں آتا۔ اور یہ سمجھ کر کہ گُن اپنا کام کررہے ہیں۔ سکون قرار کو ہاتھ سے نہیں دیتا۔

(۲۴) دُکھ سُکھ میں یکساں اور ہمیشہ خوش رہتا ہے۔ مٹی۔ پتھر اور سونے کو یکساں سمجھتا ہے۔ پسند اور ناپسند کو برابر جانتا ہے۔ مستقل مزاج ہے اور اپنی تعریف و مذمت کو برابر سمجھتا ہے۔

(۲۵) عزت و ذلت اور دوست و دشمن جسکی نظر میں مساوی ہیں۔ نیز جو کسی کام کے آغاز کی خواہش نہیں رکھتا اُسے گُناتیت کہتے ہیں۔

(۲۶) جو شخص اٹل بھگتی یوگ سے میری سیوا کرتا ہے۔ وہ ان گنوں پر عبور پاکر برہم کے حصول کے قابل بن جاتا ہے۔

(۲۷) کیونکہ میں اُس ذات پاک کا ظہور ہوں جو لافانی۔ بے عیب۔ لازوال۔ ست دھرم۔ اور عین راحت ہے +

پندرہواں اُدھیائے

بھگوان کرشن نے فرمایا:-

واقف ہے جس کی جڑیں اوپر کو۔

کے پتے ہیں۔ وہی وید کو جانتا ہے۔
(۲) اُسکی ٹہنیاں نیچے اوپر پھیلی ہوئی اور (پرکرتی کے تینوں) گنوں سے تروتازہ ہیں جن پر وشیوں کی کونپلیں لگی ہیں۔ اور اس منشیہ لوک کے کرم بندھن اُسکی نیچے کی جڑھیں ہیں۔ جو اِدھر اُدھر پھیل رہی ہیں

(۳-۴) نہ اس دُنیا میں اُس کی شکل پائی جاتی ہے۔ نہ ہی اس کا انجام آغاز اور قیام ملتا ہے۔ ایسے مضبوط جڑھ والے درخت کو بے تعلقی (ویراگ) کے مضبوط ہتھیار سے کاٹ کر اس مقام کی تلاش کرنی چاہیئے۔ جہاں پہنچکر بازگشت نہیں ہوتی۔ اور اُس آدی پُرش پرماتما کو پانے کی خواہش کرنی چاہیئے۔ جسکے سبب اس عالم کا سلسلہ زمانہ قدیم سے چلا آتا ہے

(۵) کبر و جہالت سے بری۔ تعلقات کی خرابیوں پر فتحمند۔ آتما میں محو۔ خواہشات سے بالاتر۔ اور رنج و راحت وغیرہ جذبات سے آزاد عقلمند اُس بے زوال مقام پر جا پہنچتے ہیں۔

(۶) جہاں سورج۔ چاند اور آگ کی روشنی کا دخل نہیں ہے۔ اور جہاں پہنچ کر بازگشت نہیں ہوتی۔ وہی میرا سب سے اعلےٰ مقام ہے۔

(۷) میرا سناتن انش (ازلی جزو) جیو اس جیو لوک میں متشکل ہوکر پرکرتی کی بنی ہوئی اندریوں کو جو من سمیت

ساتھ کھینچ لے جاتا ہے۔

(۹) یہ جیو کانوں۔ آنکھوں۔ جلد بدن زبان۔ ناک اور من کے ذریعے سے وشیوں کو بھوگتا ہے۔

(۱۰) جسم چھوڑتے ہوئے۔ یا جسم میں قیام رکھتے ہوئے یا وشیوں کو بھوگتے ہوئے یا گنوں میں ملے ہوئے جیو کو جاہل نہیں دیکھ سکتے۔ صرف گیان کی آنکھوں سے ہی اُسے دیکھا جا سکتا ہے۔

(۱۱) یوگی لوگ کوشش کر کے اس جیو کو اپنے جسم میں قیام رکھتے ہوئے دیکھ لیتے ہیں۔ لیکن نالائق اور جاہل لوگ کوشش کرنے پر بھی اسے نہیں دیکھ سکتے۔

(۱۲) آفتاب کی ضیائے عالمتاب۔ نیز چاند کی چاندنی اور آگ کی تیزی سب میرے ہی جلال کے کرشمے ہیں۔

(۱۳) زمین میں داخل ہو کر میں اپنی قدرت سے جانداروں کو قایم رکھے ہوئے ہوں اور رس نما سوم بنکر نباتات کو بالیدگی دے رہا ہوں۔

(۱۴) حرارتِ عزیزی بن کر میں جانداروں کے جسم میں مقیم ہوں۔ اور پران و اپان وایو کے ساتھ مل کر چاروں قسم کی اغذیات کو ہضم کرتا ہوں۔

(۱۵) میں سب کے دلوں میں قیام رکھتا ہوں حافظہ۔ گیان اور فراموشی کا منبع بھی

ہی جاننا مقصود ہے - میں ہی ویدانت کا مصنف اور ویدوں کا عالم ہوں -

(۱۶) اس دنیا میں فانی اور باقی دو قسم کے پُرش ہیں - جملہ مادی موجودات فانی ہیں - اور جو پُرش تغیر و تبدل سے بری ہے اُسے کوٹسھ (باقی) کہا جاتا ہے -

(۱۷) پرماتما کی برتر ذات اِن دونو سے الگ ہے - وہی لازوال مالک تینوں لوکوں کو محیط ہو کر اُنہیں قائم رکھے ہوئے ہے

(۱۸) جس طرح میں فانی جسم سے الگ ہوں ویسے ہی باقی جیو سے بھی برتر ہوں - اسی سبب سے وید اور شاستر مجھے پرشوتم (افضل ترین ہستی) کہتے ہیں -

(۱۹) ارجن! اس طرح جہالت کو چھوڑ کر جو شخص مجھے پرشوتم جانتا ہے - وہ سب کچھ جان لیتا ہے! اور سب طرح سے میری بندگی کرتا ہے -

(۲۰) ارجن! جو شخص اِس نہایت دقیق فلاسفی کو جسکی میں اوپر تشریح کر چکا ہوں - سمجھ لیتا ہے وہ صاحب عقل ہو جاتا ہے اور اسکی کوئی آرزو باقی نہیں رہتی

سولھواں ادھیائے

بھگوان کرشن نے فرمایا -

(۱-۲-۳) نڈرتا - پاک باطنی - علم و عمل میں استقامت - فیاضی - ضبطِ حواس یگیہ - ست شاستروں کا مطالعہ - ریاضت بے ریائی - اہنسا - راستی - تحمل - فراخدلی اطمینان - عیب پوشی - رحمدلی - صبوری حلم - حیا - سنجیدگی - جلال - عفو - استقلال پاکیزگی - حلم جوئی اور انکساری - اے ارجن! یہ صفات دیوتا (فرشتہ) سیرت انسانوں میں پائی جاتی ہیں -

(۴) ریاکاری - خود نمائی - غرور - غصہ - سنگدلی اور جہالت - اے ارجن! یہ اسُر (شیطان) خصلت انسانوں کی نشانیاں ہیں -

(۵) دیوی (ملکوتی) صفات مکتی کا اور اُسری (شیطانی) خصائل وابستگی کا باعث ہیں - لیکن اے ارجن! تیری سرشت ملکوتی صفات سے ہے تو فکر نہ کر -

(۶) ارجن! اس دنیا میں دو قسم کے لوگ ہیں - دیوتا (فرشتہ سیرت) اور اسُر (شیطان خصلت) دیوتاؤں کا بیان تو بالتفصیل بیان ہو چکا ہے - اب اسُروں کا حال سنو -

(۷) وہ اسُر لوگ امر و نہی میں تمیز نہیں کر سکتے - نہ ہی اُن میں پاکیزگی - نیک اعمالی اور راستی پائی جاتی ہے -

(۸) وہ کہتے ہیں - کہ یہ عالم باطل اور بے بنیاد ہے - اس کا بنانے والا کوئی نہیں اسکی پیدایش خود بخود ہوئی ہے - اور شہوت کے سوا اسکی اور کوئی علت نہیں ہے -

(۹) وہ کم فہم اور مردہ خمیر لوگ اس پہلو کو لے کر دشمن کی طرح دُنیا کی تباہی کے لئے بداعمال بن جاتے ہیں۔

(۱۰) وہ ایسی خواہشات میں پھنسکر جو کبھی پوری نہیں ہوتیں ہمیشہ ریاکاری غرور اور مستی سے بھرے رہتے ہیں۔ اور جہالت کی وجہ سے ناراستی کے طریقوں کو اختیار کرکے ناپاک زندگی بسر کرتے ہیں۔

(۱۱) وہ ایسے فکروں میں جنکی کوئی حد نہیں اور جو قیامت تک نہیں چھوٹتے۔ گرفتار رہتے ہیں۔ اور حظِ نفس کو ہی زندگی کا مقصد سمجھتے ہیں۔

(۱۲) اُمیدوں کے سینکڑوں جالوں میں پھنسے ہوئے وہ لوگ کام اور کرودھ میں مبتلا ہوکر لذاتِ نفسانی کے حصوں کے لئے ناجائز طریقوں سے دولت جمع کرنے کی خواہش رکھتے ہیں۔

(۱۳-۱۴-۱۵) میرا یہ مقصد تو پورا ہوگیا۔ اب میں اُسے حاصل کرتا ہوں یہ مال اسوقت میرا ہے اور آئندہ بھی میرا ہی رہیگا۔ اس دشمن کو تو میں نے مار لیا۔ اب میں باقی دشمنوں کو بھی ہلاک کرونگا۔ میں حکومت کرتا ہوں۔ لذاتِ دنیوی سے حظ اُٹھاتا ہوں۔ صاحب کمال اور زبردست ہوں۔ اور آرام سے زندگی بسر کرتا ہوں۔ میں دولت مند ہوں۔ عالی نسب ہوں۔ کون میری برابری کرسکتا ہے؟ میں یگیہ کرونگا دان دونگا اور خوشی مناؤنگا۔ یہ سب اگیانیوں کے خیالات ہیں۔

(۱۶) طرح طرح کے توہمات سے پریشان غفلت کے جال میں پھنسے ہوئے اور لذاتِ نفسانی میں مبتلا رہنے والے ناپاک جہنم میں جاتے ہیں۔

(۱۷) وہ خود نما۔ ڈھیٹھ۔ اور دولت کے غرور سے مدہوش لوگ ریاکاری سے بے قاعدہ طور پر برائے نام یگیہ کرتے ہیں۔

(۱۸) وہ کینہ ور۔ خودی۔ طاقت۔ نخوت کام اور کرودھ سے مغلوب ہوکر میری ذات سے جو اُن کے اور اوروں کے اجسام میں مقیم ہے۔ نفرت کرتے ہیں۔

(۱۹) دنیا میں ایسے حاسد۔ سنگدل۔ پنچ اور بدخصلت اشخاص کو میں ہمیشہ اسُری یونی (شیطانی جون) میں ڈالا کرتا ہوں

(۲۰) ارجن! شیطانی جون میں پڑے ہوئے وہ بے وقوف جنم جنمانتروں میں بھی مجھے نہ پاکر اور بھی پستی میں جاگرتے ہیں۔

(۲۱) کام۔ کرودھ اور لوبھ آتما کا ناش کرنے والے نرک کے گویا تین دروازے ہیں۔ اس لئے ان تینوں سے بچنا چاہیئے

(۲۲) ارجن! انتو گنی نرک کے ان دروازوں سے بچکر جو انسان اپنے آتما کی بہتری کے لئے کوشش کرتا ہے۔ وہ اعلےٰ ترین مرتبہ (مکتی) کو حاصل کرلیتا ہے

(۲۳) جو شخص شاستر کے اصولوں کے خلاف اپنی مرضی کے مطابق عمل کرتا ہے وہ نہ کمال کو پاتا ہے۔ نہ آسائش کو اور نہ مکتی کو

(۲۴) امر و نہی کی تمیز کے واسطے تمہارے لئے شاستر پرمان ہے۔ اسلئے تمہیں اس دنیا میں شاستر کے اصولوں کے مطابق بیان کیا ہوا کام کرنا چاہئے

ستارہواں ادھیائے

ارجن نے پوچھا: (۱) کرشن! جو لوگ شاستر کے احکام کو نظر انداز کر کے حسن عقیدت کے ساتھ اپاسنا کرتے ہیں۔ اُن کی عقیدت ساتوِک ہوتی ہے یا راجس یا تامس؟

بھگوان کرشن نے فرمایا:-

(۲) انسانوں کی عقیدت ان کے طبعی خواص کے مطابق ساتوک راجس اور تامس تین قسم کی ہوتی ہے۔ اب اسکا حال سنو۔

(۳) ہر شخص کی عقیدت اس کی نیچر کے موافق ہوتی ہے۔ بلکہ یہ عقیدت ہی انسان کی بناوٹ کا باعث ہے۔ اسلئے جس شخص کا جو عقیدہ ہو۔ وہ خود بھی ویسا ہی ہوتا ہے۔

(۴) ستوگنی دیوتاؤں کی۔ رجوگنی یکھشوں اور راکھشوں کی اور تموگنی اشخاص بھوت پریت و راگ کی اُپاسنا کیا کرتے ہیں۔

(۵) جو لوگ ایسی سخت ریاضت کا ارتکاب کرتے ہیں۔ جنکی شاستر میں اجازت نہیں ہے انہیں اہنکار۔ متکبر۔ اور حرص و ہوا کا غلام سمجھنا چاہئے۔

(۶) وہ بیوقوف اپنے جسم کے عناصر کے ساتھ میری ذات کو بھی جو ان کے جسم کے اندر قیام رکھتی ہے۔ خواہ مخواہ تکلیف دیتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو شیطانی عقیدے کا پابند سمجھنا چاہئے۔

(۷) سب لوگوں کی دل پسند اغذیات بھی تین طرح کی ہوتی ہیں۔ ایسے ہی یگیہ تپ (زہد) اور دان بھی۔ اب ان کا تفاوت سنو

(۸) عمر۔ جوہر۔ طاقت صحت۔ آسائش اور مسرت کو بڑھانے والی نیز خوش ذائقہ۔ مرغن۔ مقوی اور دل پسند اغذیات ستوگن والے اشخاص کو مرغوب ہوتی ہیں۔

(۹) کڑوی۔ کھٹی۔ نمکین۔ گرما گرم۔ چرپری اور روکھی نیز جلن۔ تکلیف۔ رنج و بیماری پیدا کرنے والی غذائیں رجوگن والوں کو اچھی لگتی ہیں۔

(۱۰) ٹھنڈے۔ بے رس۔ متعفن۔ باسی۔ جھوٹے اور ناپاک کھانے تموگنیوں کو مرغوب ہوتے ہیں۔

(۱۱) جو یگیہ نتیجہ کی امید نہ رکھ کر اور فرض سمجھ کر

باقاعدہ طور پر کیا جاتا ہے۔ اُسے ستوگن سمجھنا چاہئے۔

(۱۲) ارجن! جو یگیہ مطلب براری کے لئے ریاکاری کو مدنظر رکھ کر کیا جاتا ہے۔ اُسے تم رجوگن سمجھو۔

(۱۳) بے قاعدگی سے۔ اَن دان۔ وید منتروں۔ دکھشنا اور حسن عقیدت کے بغیر کیا ہوا یگیہ تموگنی کہلاتا ہے۔

(۱۴) دیوتا۔ دوج۔ گورو۔ اور عالموں کی تعظیم۔ پاکیزگی۔ سادہ روی۔ برہمچریہ اور اہنسا کو زہد جسمانی (شاریرک تپ) کہتے ہیں۔

(۱۵) بے جوش۔ راست۔ دل پسند۔ اور مفید گفتگو [illegible] زہد زبانی کہلاتا ہے

(۱۶) خوش دلی۔ حلم۔ خاموشی۔ ضبط اور باطن کی صفائی کو زہد قلبی (مانسک تپ) کہتے ہیں۔

(۱۷) مندرجہ بالا تینوں قسموں میں سے جس قسم کا زہد ثمرہ سے غرض نہ رکھ کر اعلےٰ درجے کی حسن عقیدت کے ساتھ کیا جائے۔ اُسے ستوگنی کہتے ہیں۔

(۱۸) جو زہد۔ شہرت۔ افتخار اور حصول عزت کے لئے ریاکاری سے کیا جاتا ہے

(۱۹) جہالت کی وجہ سے اپنے آپ کو دکھ دیکر اوروں کی زہد رسانی کے لئے جو زہد کیا جاتا [illegible]

(۲۰) جو دان فرض سمجھ کر معاوضے کی امید چھوڑ کر اور موقعے۔ وقت و استحقاق کو ملحوظ رکھ کے دیا جاتا ہے۔ اُسے ستوگنی دان کہتے ہیں۔

(۲۱) جو دان معاوضہ کی امید سے۔ نتیجہ کی توقع پر یا مجبوری کی حالت میں دیا جاتا ہے۔ اُس دان کو رجوگنی کہتے ہیں

(۲۲) موقع۔ وقت اور استحقاق کو نظر انداز کرکے توہین اور تضحیک کے ساتھ جو دان دیا جائے۔ اُسے تموگنی کہتے ہیں۔

(۲۳) جس برہم کو "اوم تت ست" ان تین الفاظ سے یاد کیا جاتا ہے۔ اُسی نے زمانہ قدیم میں برہمن۔ وید [illegible]

(۲۴) اسی سبب سے عارف لوگ ہمیشہ "اوم" کا جاپ کر کے یگیہ۔ دان اور تپ کا آغاز کرتے ہیں۔ جن کی وید میں ہدایت کی گئی ہے

(۲۵) مکتی کے خواہشمند "تت" کا لفظ کہ کر اور نتیجے کی امید چھوڑ کر یگیہ۔ تپ دان اور دیگر مختلف کرم کرتے ہیں۔

(۲۶) ارجن! "ست" کا لفظ سچائی۔ نیکی اور اعمال حسنہ کے معنی میں استعمال کیا جاتا ہے۔

(۲۷) یگیہ۔ تپ اور دان پر اعتقاد رکھنا اور اُن کا عمل میں لانا بھی

(۲۸) پارتھ! بے اعتقادی سے یگیہ۔ تپ۔ دان اور دوسرے جو کام کئے جاتے ہیں۔ وہ "است" باطل کہلاتے ہیں انکا نہ یہاں وجود ہوتا ہے اور نہ پرلوک میں۔

اٹھارہواں ادھیائے

(۱) ارجن نے کہا اے مہاباہو شری کرشن! میں سنیاس اور تیاگ کی پوری ماہیت علیحدہ علیحدہ جاننا چاہتا ہوں۔

(۲) شری کرشن نے جواب دیا۔ سنیاسی وہ ہے جو کسی غرض کو بھی مدنظر نہ رکھ کر کرم کرے اور جو تمام کرموں کا پھل تیاگ دے عقلمند لوگ اُسے تیاگی کہتے ہیں۔

(۳) کئی عالم صرف اتنا کہتے ہیں معیوب [illegible] تپ۔ دان اور یگ یہ کرم کبھی نہ چھوڑو

(۴) ارجن! تیاگ کے متعلق میرا عقیدہ سنو! تیاگ تین قسم کا ہوتا ہے

(۵) یگ۔ دان۔ اور تپ اِن تینوں سے پنڈت لوگ پوتر ہوتے ہیں۔ انکو کبھی نہ چھوڑنا چاہئے۔

(۶) کرم بے غرض ہو کر نتیجے کی پرواہ نہ کرتے ہوئے کرنا چاہئے۔ میں اسی میں زیادہ یقین رکھتا ہوں۔

(۷) روزانہ ضروری فرائض کا تیاگنا مناسب نہیں۔ موہ کے وش ہو کر نتیہ کرم کا چھوڑنا تموگن کہلاتا ہے۔

(۸) جو کرم کو [illegible] تیاگتا ہے اس کا نام رجوگن تیاگ ہے جس کا کچھ پھل نہیں ملتا۔

(۹) سچا ستوگن تیاگ وہ ہے جو کرم کو دھرم سمجھ کر کرے اور نتیجے یعنی پھل کا خیال چھوڑ دے۔

(۱۰) سچے تیاگی پُرشوں کے لئے جو تمام شنکوک سے بالاتر ہیں بُرے کرموں سے نفرت اور اچھے سے محبت کا سوال باقی نہیں رہتا۔

[illegible] بالکل علیحدہ ہو جانا ناممکن ہے۔ لیکن جو نشکام کرم کرتا ہے وہی سچا تیاگی ہے۔

(۱۲) کبھی کچھ نہ تیاگنے والوں کو مرنے کے بعد تین قسم کے کرموں کے پھل ملتے ہیں۔ اچھا۔ بُرا۔ اور ملا جُلا مگر سنیاسیوں کے لئے ایسا نہیں۔

(۱۳) اے مہاباہو! تمام کاموں میں کامیابی کے لئے اِن پانچ کارنوں کو سُن جو یہ ہیں۔

(۱۴) جسم۔ عامل۔ حواس یعنی کرم اندری۔ مختلف خواہشات اور اندریوں کو ہر وقت سہایتا دینے والی سورج [illegible] شکتیاں۔

(۱۵) تمام اچھے یا بُرے کرموں کا جو شریر- بانی اور من سے کیا جاوے اصلی سبب مندرجہ بالا پانچوں کارن ہیں-

(۱۶) جو ہر بات میں آتما کو ہی فاعل اور عامل دیکھتا ہے اس کم سمجھ کو کچھ بھی نظر نہیں آتا-

(۱۷) جو اپنے آپ کو خود بخود کسی کا فاعل اور عامل نہیں سمجھتا وہ دانا ہے اس لئے اگر بے غرضانہ کرم کرتے ہوئے اُس کے ہاتھ سے تمام عالم بھی ہلاک ہو جاوے تو اُسے مجرم نہیں سمجھنا چاہئیے-

(۱۸) علم- عالم اور معلوم تینوں ہر ایک فعل کی ترغیب ہوتے ہیں اور علم- عمل اور عامل ہر ایک کام میں موجد اور عامل کا کام کرتے ہیں-

(۱۹) ارجن سُنو! علم- عمل اور عامل کی تین قسمیں ہیں-

(۲۰) جو سب موجودات میں ایک لا تغیر شے اور کثرت میں وحدت دیکھتا ہے ہی ستوگنی ہے-

(۲۱) لیکن جو تمام موجودات کو شکل و صورت میں علیحدہ جانتا ہے وہ رجوگنی ہے-

(۲۲) جو کسی چیز کو بلا دلیل خالق یعنی ایشور سمجھ کر اس سے حصول مطلب کی آرزو رکھتا ہے وہ تموگنی کہلاتا ہے-

(۲۳) پھل کی خواہش نہ رکھ کر جو شخص بے تعلق اور راگ و ویش کو چھوڑ کر کام کرتا ہے سچا ستوگنی وہی ہے-

(۲۴) جو کسی غرض کو مدِ نظر رکھ کر اہنکار اور غرور و روش ہو کرم کرتا ہے رجوگنی کہلاتا ہے-

(۲۵) جو کام نتیجہ- نقصان اور اپنی طاقت کا خیال نہ رکھ کر موہ سے کیا جاتا ہے اسے تموگنی کہتے ہیں-

(۲۶) جو عامل بغیر کسی ذاتی غرض کے فرض سمجھ کر کام کرے وہی ستوگنی کہلاتا ہے

(۲۷) نتیجہ کا خواہاں- طامع- غلیظ ہوا و حرص کا بندہ رنج و راحت میں پھنسے رہنے والا رجوگنی کہلاتا ہے-

(۲۸) بے عقل- بے خبر- فریبی- چغل خور- کاہل الوجود کو تموگنی کہتے ہیں-

(۲۹) عقل اور استقلال کے گنوں کے لحاظ سے تین مختلف بھید ہیں-

(۳۰) جسے دین و دُنیا- نیکی- بدی- موقع بے موقع- خوف- دلیری اور قید- آزادی کی اچھی طرح واقفیت ہے وہی بُدھی ستوگنی کہلاتی ہے-

(۳۱) جس سے نیکی- بدی- اور دھرم ادھرم غلط طور پر جانا جاوے وہ بُدھی رجوگنی ہوتی ہے-

(۳۲) جس عقل سے سب باتیں اُلٹی جانی جائیں اور ادھرم کو دھرم سمجھا جاوے وہ اندھی عقل تموگنی کہلاتی ہے-

(۳۳) جس یوگ کی طاقت سے من۔
پران اور دیگر حواسوں کو قابو میں رکھا
جاتا ہے وہ ستوگن استقلال کہلاتا ہے
(۳۴) اے ارجن! جو پھل کی خواہش
سے دھرم اور کرم کرتی ہے وہ راجس
عقل کہلاتی ہے۔
(۳۵) جو نیند۔ خوف۔ غصہ۔ اضطراب
غرور اور بے تمیزی کو نہیں چھوڑ سکتا ہے
وہی تموگنی بدھی ہے۔
(۳۶) بھرتوں میں سرشیٹھ ارجن! اب
تین طرح کا سکھ بیان کرتا ہوں۔ جن
میں ابھیاس سے خوشی حاصل ہوتی
ہے لیکن نتیجہ دکھ ہوتا ہے۔
(۳۷) جو راحت شروع میں زہر کی طرح
کڑوی اور آخیر میں امرت کی مانند ہوتی ہے
وہی راحت ستوگنی ہے۔
(۳۸) جو راحت اندریوں کے وشے بھوگ
سے حاصل ہو اور شروع میں امرت اور
انجام میں زہر کی طرح ہو اسے رجوگنی
راحت کہتے ہیں۔
(۳۹) جس خوشی کا نتیجہ مصیبت گمراہی
مدہوشی۔ نیند اور خمار ہو اسے تموگنی
کہتے ہیں۔
(۴۰) کوئی ذی روح زمین پر اور کوئی
دیوتا آسمان پر ایسا نہیں جو ان تین
صفات سے علیحدہ ہو۔
(۴۱) ویش شودر برہمن اور کھشتری
سب کی ذاتی صفات جدا جدا ہیں۔
(۴۲) گیان۔ وگیان۔ تپ۔ رحم۔ بھگتی
حواس پر قابو پانے والا سداچاری
ہونا ہی برہمن کی اعلےٰ صفات ہیں۔
(۴۳) بہادر تیجسوی۔ مستقل مزاج۔
ہوشیار۔ لڑائی میں پیٹھ نہ دکھانے والا
منصف اور اچھی طرح حکومت کو سنبھالنے
والا اصل کھشتری ہوتا ہے۔
(۴۴) تجارت۔ پرورش حیوانات کھیتی
وغیرہ کے کام کا انتظام کرنا ویشوں کی
صفات ہیں۔ شودر کی صفات سیوا اور
خدمت ہے۔
(۴۵) ارجن! جس طرح انسان اپنے
اپنے کرم کو کرتے ہوئے کامیاب ہوتا
ہے اس کا تفصیل وار بیان کرتا ہوں
سنو۔
(۴۶) اس نظام عالم کا ظہور۔ اور جو
اس تمام موجودات میں پھیل رہا ہے۔
(ایشور) کی پوجا اپنے اپنے کرم کے مطابق
کر کے انسان سچی کامیابی حاصل کرتا ہے
(۴۷) اپنے مقررہ کرم کو نہ چھوڑنا چاہیے
چاہے وہ کسی دوسرے کے اعلےٰ درجہ
کے کرم سے کچھ کم درجہ کا بھی ہو۔
(۴۸) اپنے سوبھاوک کرم کو باوجود خراب
ہونے کے بھی نہ چھوڑنا چاہیے کیونکہ
سب کام اس طرح خرابیوں سے گھرے
ہوئے ہیں جس طرح آگ سے دھواں

(۴۹) جو کسی چیز میں نہیں پھنستا - من پر قابو پا کر سب سے بے تعلق رہتا ہے وہ سنیاسی سے بھی اعلےٰ درجہ کا تیاگی ہوتا ہے -

(۵۰) اے کنتی پتر! جس طرح برہم کو جو گیان کا آخری درجہ ہے پرم تیاگی پرش پاتا ہے اب میں مختصراً اس کا ذکر کرتا ہوں

(۵۱-۵۲) جو صاحبِ عقل اپنی محسوسات پر غالب آ کر اور راگ دویش سے علیحدہ ہو کر خلوت پسند - تھوڑا کھانے والا - زبان من اور شریر پر پورا قابو رکھنے والا - دھیان یوگ کا عامل ویراگ کا سہارا لیتا ہے ہی

(۵۳) کام - کرودھ - لوبھ - اہنکار سب کو تیاگ کر کسی خود غرضی میں نہ پھنسکر مکمل شانتی حاصل کرنے کے قابل ہوتا ہے -

(۵۴) پورن برہم گیانی پرسن چت نہ کبھی رنجیدہ ہوتا ہے اور نہ کسی قسم کی خواہش کرتا ہے - بلکہ سب کائنات عالم میں ایک جیسا رہکر مکمل گیان حاصل کرتا ہے

(۵۵) سچی بھگتی اور پریم سے وہ میری اصل ماہیت کو اچھی طرح جان لیتا ہے اور مجھ میں وصل ہو جاتا ہے -

(۵۶) میرا سہارا لیکر ہمیشہ سب ضروری کرموں کو کرتا ہوا میری کرپا سے سرور حاصل کر لیتا ہے -

(۵۷) پس اے ارجن! سب کرموں کو میرے ارپن کر کے بدھی یوگ کا سہارا لے کر ہمیشہ میری طرف اپنے من کو لگائے رکھ -

(۵۸) مجھ میں چت لگا کر سب شکلات کو تُو عبور کر لیگا اور اگر تکبرانہ حالت میں میری بات نہ سُنے گا تو یقیناً تو ناش ہو جائے گا -

(۵۹) اگر تو اپنے زورِ بازو پر تکبرانہ بھروسہ کرتے ہوئے ایسا خیال کرے کہ میں نہیں ٹھیرونگا - تو یقین رکھ تیرا ایسا خیال غلط اور بناوٹی ثابت ہوگا - تیرا کھشتری دھرم تمہیں جنگ میں زبردستی شامل کر دیگا

(۶۰) ارجن! تیرا سوبھاؤ ہی ایسا ہے گو تو اسوقت جنگ سے انکار کرتا ہے لیکن آخر مجھے اسی طرف متوجہ ہونا پڑیگا

(۶۱) اے کُنتی پتر - سب موجودات کا مالک دل میں نواس کرتا ہے اور اپنی طاقت سے چرخ پر چڑھی ہوئی موجودات کو گھماتا ہے -

(۶۲) بس اے بھارت! سچے دل سے اس ایشور کی شرن میں جا - جس کی عنایت سے مکمل شانتی حاصل ہوگی -

(۶۳) اب میں نے تمہیں پوشیدہ سے پوشیدہ اور گوڑھ سے گوڑھ گیان بتلا دیا اس پر وچار کر کے جیسا دل چاہے عمل کر

(۶۴-۶۵-۶۶) لیکن چونکہ تو میرا بندھو اور عزیز ہے اس لئے تجھکو اور بھی سب سے پوشیدہ اور مفید بات بتلاتا ہوں

"تو سب خیال چھوڑ کر یکسو طبیعت ہو مجھ
میں ہی اپنا دل لگا - میرے لئے یگ کر
میرا بھجن کر اور مجھے لو لگا - سوچ مت کر
سب دوسرے فرائض کو چھوڑ میری شرن
لے میں تجھ کو بہت سے دکھوں سے
نجات دلاؤنگا -

(۶۷) جو تپسوی اور پریمی نہیں - جسے
میرا یقین نہیں اور مجھ سے دویش رکھتا
ہے وہ اس گیان کا مستحق نہیں -

(۶۸) جو میری بھگتی اور پریم سے اس
گیان کو میرے بھگتوں کو سنائے گا -
اسکی مجھ تک رسائی ہوگی -

(۶۹-۷۰) جو کوئی ہم دونو کے اس
ضروری مکالمہ کا وچار کرے گا میں سمجھونگا
اس نے گیان یگ کیا مجھے اس سے بڑھکر
کوئی عزیز نہیں (۷۱) جو شردھا سے اسے
سنکر عمل کریگا پاپوں سے مکت ہو جائیگا

(۷۲) ارجن! کیا اب تمہارا شک رفع ہوئے

(۷۳) ارجن نے کہا مہاراج میری غلطی
مجھے معلوم ہو گئی ہے میں تعمیل ارشاد کے
لئے آپ ہر طرح تیار ہوں (۷۴) سنجے نے کہا
مہاراج یوگی راج کرشن کے رونگٹے کھڑے
کر دینے والے اس اپدیش میں دھرم
کے بڑے بڑے رموز بیان کئے گئے ہیں

(۷۵-۷۶) یہ صرف ویاس جی کی کرپا ہے
ہے کہ مجھے اس معنی خیز مکالمہ کو یاد کرکے بڑا
انند ملتا ہے (۷۷) مہاراج آپکا وراٹ سروپ
نہایت تعجب اور حسرت آمیز تھا (۷۸) مہاراج

ویدک علم علاج کے سب سے پُرانے۔ مستند اور اعلےٰ ترین سنسکرت گرنتھ

تار کا پتہ :- "رسائن" لاہور

چرک کا مکمل اور سلیس اُردو ترجمہ

جلد نہائت خوبصورت اور مضبوط - حجم ۱۶۲۰ صفحے

جس کے جادو اثر نسخوں کو ویدلوگ اسرار سینہ بسینہ رکھ کر کسی کو بتانا پسند نہ کرتے تھے۔

جس کے کئی نسخے بوجہ اپنی پُراثری کے اب تک یونانی قرابادین میں نہائت عزت کی نظر سے دیکھے جاتے ہیں۔

جسکے سامنے دنیا بھر کے حکیم اور ڈاکٹر سر جھکاتے ہیں

جسے ویدک علم طب کا سورج تسلیم کیا جاتا ہے

جسکا ترجمہ انگریزی - لاطینی - فرانسیسی چینی تبتی عربی غرض دنیا کی ہر زبان میں ہو چکا ہے۔

جس پر عربی اور یورپین طبابتوں کی گویا بنیاد رکھی گئی تھی۔

جسکی تصنیف کو لاکھوں سال کا عرصہ گذر چکا ہے - اور اس قدر عرصہ گذر جانے کے باوجود

جسکی شان پر اب تک فرق نہیں آیا۔

آیورویدک فارمیسوٹیکل کمپنی لمیٹڈ لاہور نے نہائت اہتمام سے لاگت کثیر لگا کر شائع کر دیا ہے۔

اگر آپ "آیوروید" کے معجزے اپنی آنکھوں دیکھنا چاہتے ہیں

تو "چرک" کے مکمل اُردو ترجمہ کی ایک جلد ضرور منگائیں۔ خود بھی فائدہ اُٹھائیں۔ اور دوسروں کو بھی فیض پہنچائیں

قیمت فی جلد مجلد - صرف سات روپے (معہ)

(محصولڈاک بذمہ خریدار ہوگا)

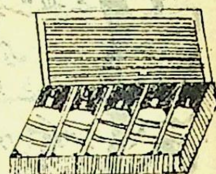
ملنے کا پتہ

مینیجر - سردار لال سنگھ ڈائرکٹر - چرک کمپنی لمیٹڈ - لاہور

کلکتہ کے مشہور ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مجرب دوائیں جو ۲۹ برس سے تمام ہندوستان میں استعمال ہو رہی ہیں

آزمایش کیلئے ڈاکٹر برمن کی بنائی ہوئی دوائیں

ایک ہی بکس میں چھ مشہور دوائیں



ڈاکٹر برمن کی دوائیوں کیلئے اکثر اس مضمون کے خط آیا کرتے ہیں کہ آزمایش کے لئے تھوڑی دوا بھیج دیجئے۔ بعد فائدہ پانے کے زیادہ دوا منگوائینگے۔ صرف معمولی معمولی ہی آدمی نہیں۔ بلکہ ڈاکٹر وید ہم سے ایسا ہی چاہتے ہیں اور ایسا ہونا لازمی بھی ہے۔ اس لئے ڈاکٹر برمن نے اپنی بنائی ہوئی دواؤں میں چھ دواؤں کا ایک بکس نمونہ کا بنایا ہے اسمیں مندرجہ ذیل دوائیں پیٹنٹ شیشیوں میں بھری ہوئی خوبصورت کاغذ کے بکس میں بند رہتی ہیں۔ جنکے ساتھ ان کے حالات کی چھپی ہوئی کتاب اور استعمال ترکیب بھی رہتی ہے گھر باروں کے لئے بیمثل ہے تھوڑے خرچ میں ڈاکٹر برمن کی خاص مفید دواؤں کا فائدہ ملتا ہے اپنی خواہ دوسروں کی تھوڑی ہی میں بہت بہتری ہو سکتی ہے +

دواؤں کا نام

عرق کافور۔ ہیضہ و گرمی کے دست کی ایک ہی دوا ہے دمہ کی دوا۔ فوراً دم کو دبا دیتی ہے۔ گولا مانک۔ ہر ایک کیلئے طاقت بڑھانیکی دوا۔ مقوی باہ کی گولیاں۔ جیسا نام ویسا فائدہ۔ جلاب کی گولیاں۔ آسانی سے پیٹ صاف کرتی ہیں۔ عرق پودینہ۔ سبز دردشکم و ریاحی درد کی دوا۔ قیمت فی بکس (۱عہ) ایک روپیہ آٹھ آنہ محصولڈاک ۸ہ

ڈاکٹر ایس۔ کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

قبض دور — جسم تندرست

قبض بیشمار امراض کا پیش خیمہ ہے

دائمی قبض سے بڑھکر صحت کا کوئی دشمن نہیں

کاشی ابھے ٹیکا

دائمی قبض کی بالخصوص ایک نہایت کامیاب دوا ہے

تین چار ہفتہ تک اس کی ایک دو گولیاں روزانہ سوتے وقت کھانیسے قبض سے چھٹکارا ملجاتا ہے

کاشی ابھے ٹیکا۔ عارضی قبض کے لیے بھی ایسا ہی زبردست علاج ہے۔

کاشی ابھے ٹیکا۔ معدہ۔ دل اور جگر کو طاقت دیتی ہیں۔

کاشی ابھے ٹیکا۔ بھوک کم لگنا۔ سردرد۔ دردگردہ اور بواسیر کے لئے مفید ہے

کاشی ابھے ٹیکا کی جس روز رات کو ایک دو گولی کھائی جاویں صبح کو اجابت کھل کر آتی ہے۔

کاشی ابھے ٹیکا۔ دست آور دوا نہیں ہے۔ اور نہ ہی کمزور کرتی ہیں انکے استعمال سے رات کو پیٹ میں کسی قسم گڑ گڑاہٹ نہیں ہوتی

قیمت ۳۰ گولیوں کی شیشی ۸/ ۶۴ گولیوں کی شیشی عہ

کاشی ابھے ٹیکا کی شیشی صحت کا بیمہ ہے

ہر مرض کے علاج کیلئے کویراج کاشی رام جی کیطرف رجوع کرنا آپکے واسطے بہترین نتیجہ پیدا کریگا

کویراج کاشی رام جی کوی رتن کا

پلیگ ہری بکس

مرض طاعون کے علاج کیلئے سخت اور متواتر تجربوں کے بعد اب ہر جگہ نہایت کامیاب علاج تسلیم کیا گیا ہے۔ بیشمار معززین کی رائیں ہماری فہرست منگوا کر اس میں مطالعہ کریں +

قیمت پلیگ ہری بکس کلاں تین روپیہ بکس خورد ایک روپیہ

شریمان لالہ منشی رام جی اخبار ست

دھرم پرچارک میں تحریر فرماتے ہیں:۔

کویراج (لالہ) کاشی رام جی وید نے لاہور شہر میں اپنے تجربہ خیز علاج سے خاص شہرت حاصل کرلی ہے۔ مجھے یہ تو وقتاً فوقتاً معلوم ہوتا رہتا تھا کہ لالہ کاشی رام جی نے نفس تمونیا وغیرہ کے سخت مریضوں کو بڑی محنت سے راضی کر دیا۔ اور کہ ڈاکٹری علاج سے مایوس کئی مریضوں کو حوصلہ دیکر انھیں پھر کام کے لایق بنا دیا۔۔۔۔۔۔

منیجر کویراج کاشی رام کوی رتن کا پنجاب آیورویدک اوشدھالیہ لاہور

اگر آپ اپنا کلیان چاہتے ہیں

تو ہم سے فوراً ایک شیشی کلیان کی طلب فرمادیں۔ کیوں؟ اسواسطے کہ آپ حکیموں کی ہر وقت کی نازبرداریوں سے بچیں۔ اسواسطے کہ آپ ہر بیماری سے محفوظ رہیں۔ اسواسطے کہ موذی جانوروں کے ڈنگ سے مامون رہیں۔ اسواسطے کہ آپ اسکو وقت بیوقت مندرجہ ذیل بیماریوں پر برت سکیں:-

بخار ہر قسم۔ فساد خون یہانتک کہ کوڑھ ہر قسم کی دماغی جسمانی کمزوری۔ کھانسی ہر قسم پیٹ کی کل بیماریاں ضیق النفس۔ سر درد بھڑ۔ بچھو۔ سگ دیوانہ و دیگر موذی جانوروں کا ڈنگ وغیرہ وغیرہ۔ کہانتک گنائیں تجربہ کرینگے تو آپکو خود ہی ظاہر ہو جاویگا کہ یہ کیا چیز ہے قیمت فی شیشی عہ نمونہ ۲ر علاوہ محصولڈاک

ایک سو روپیہ نقد انعام

اس شخص کو دیا جائیگا۔ جو یہ ثابت کر دے۔ کہ کلیان میں ایک درجن سے کم ادویات ڈالی جاتی ہیں

قوت۔ وکیلوں۔ بیرسٹروں۔ طالبعلموں اور تمام ان شخصوں کیلئے جنکو دماغی کام کرنا پڑتا ہے۔ یہ دوائی عجیب نعمت ہے۔ علاوہ ازیں کل اعضائے رئیسہ کو قوت دینے میں بے نظیر ہیں۔ قیمت فی شیشی عہ

سرمہ سفید۔ آنکھوں کی قریب قریب کل بیماریوں کیلئے تیر بہدف ہر دو ادویات۔

بالکل مفت صرف ۲ر فی دوائی پیکنگ پوسٹیج داخرجات اشتہارات وغیرہ لئے جاتے ہیں

نوٹ۔ آپ کے مطلب کی کئی ایک نہایت ضروری ادویات اور بھی ہمارے پاس ہیں۔ آدھ آنے کا ٹکٹ بھیجکر دریافت فرمالیجئے۔

ہر جواب طلب امور کیلئے آدھ آنے کا ٹکٹ آنا ضروری ہے۔

نیازمند

منیجر کلیان مقام سمندری ضلع لائلپور (ملک پنجاب)

بسنت مالتی ہیر آئل

اصل میں سچ پوچھئے تو خوبصورتی اور دماغی قوت کا سب دار مدار بالوں سے بہت تعلق رکھتا ہے۔ مرد ہو یا عورت جو بالوں کے کسی مرض میں مبتلا ہو۔ بے وضع سا معلوم ہوتا ہے۔ کیوں نہ ہو شاعر جب کسی خوبصورت انسان کی تعریف کرتے ہیں۔ تو بالوں کی تعریف ضرور کرتے ہیں۔ اور جن دل خوش کن الفاظ سے وہ سب لکھا کرتے ہیں۔ ہمارا بسنت مالتی سچ مچ اُن کی تشریح کر کے پورا کر دکھانے کو ہر وقت تیار ہے۔ جو مقوی دماغ ہونے کے علاوہ گیسوؤں کو نرم۔ دراز۔ اور خوبصورت بنانے میں ایک خاص خاصیت رکھتا ہے۔

اگر نہ ہو یقین تو آزما کر دیکھئے
گیسوؤں میں اپنے لگا کر دیکھئے

ہاتھ کنگن کو آرسی کیا۔ قیمت فی شیشی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۸/

خوشبودار سپاریاں

یہ سپاریاں لعاب دہن و گندہ دہنی کو دور کر کے منہ کو خوشبودار کر دیتی ہیں۔ غذا کو ہضم کرتی ہیں۔ اور کھانے کے بعد اگر انھیں چبایا جائے۔ تو پان کھانے کی ضرورت نہیں رہتی۔ نہایت خوش ذائقہ اور خوش رنگ ہیں۔ بلکہ دوستوں کے لئے ایک نادر تحفہ ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۳/

انڈین ایکسچینج بنک لمیٹڈ شملہ

صدر دفتر شملہ

سرمایہ پانچ لاکھ روپیہ منقسم ۵۰۰۰ حصہ فی حصہ یک صد روپیہ

برانچہائے آگرہ امرتسر - خوشاب - گوالیار - فیروز پور - کروڑ - المورا۔

ایجنسی ہندوستان کے سب شہروں میں ہے۔

حصہ جات فی حصہ سو روپیہ پر فروخت کئے گئے ہیں۔ درخواست کیساتھ پانچ روپیہ فی حصہ آنا چاہئے

باقی رقم بوقت ضرورت طلب کی جاویگی۔

چلنت حساب پر دو روپیہ سینکڑہ سالانہ سود دیا جاتا ہے۔

میعادی حساب پر چھ روپیہ سے تین روپیہ سینکڑہ سالانہ بموجب میعاد

سیونگ بنک پر پانچ روپیہ سینکڑہ سالانہ

پروڈینشل پر (ہر ادائیگی پانچ روپیہ ماہوار) پانچ روپیہ سینکڑہ سالانہ

ہر ایک قسم کی خط و کتابت کا پتہ

مینیجنگ ایجنٹس - انڈین ایکسچینج بنک لمیٹڈ لاہور

آہنی صندوق

الماری کی جب کبھی ضرورت ہو تو گوجرانوالہ کے سب سے مشہور کارخانہ ہندوستان آئیرن ورکس سے یاد (فہرست) کریں مفت نذر ہوگی

ہمارے کام کی ولایت تک دھوم مچی ہے

ہم انگریزی صابن کے سیچے نہایت اعلیٰ بالکل واجبی اجرت پر تیار کر سکتے ہیں نرخ نمونہ دیکھکر تحریر ہو سکتا ہے۔

سندر سنگھ اینڈ سنز
گوجرانوالہ پنجاب

پیپلز بنک آف انڈیا لمیٹڈ (ہیڈ آفس) بھارت بلڈنگ لاہور

سب آفس۔ انارکلی لاہور شہر (بزاز ہٹہ) وطن (لنڈا بازار) لنڈن سٹی اینڈ مڈلینڈ بینک لمیٹڈ لنڈن۔
شاخیں۔ بنوں۔ ڈیرہ غازیخان۔ گجرات پنجاب۔ گوجرانوالہ۔ حیدر آباد سندھ۔ حافظ آباد۔ ہوشیارپور
جموں۔ جالندھر۔ جہلم چھاؤنی۔ مظفر نگر۔ انبالہ شہر۔ جودھپور۔ جھنگ۔ کراچی۔ قصور۔ لائلپور
لدھیانہ۔ لاڑکانہ سندھ۔ میرٹھ۔ میانوالی۔ ملتان۔ منٹگمری۔ مظفر گڑھ۔ پٹیالہ۔ پشاور۔ کوئٹہ۔ راولپنڈی
سہارنپور۔ سیالکوٹ۔ سری نگر کشمیر۔ سکھر۔ شکارپور۔ انبالہ چھاؤنی۔ کلکتہ۔ بمبئی۔ کانپور۔ سورت
اجمیر۔ دہلی۔ سرگودھا۔ بہاولپور۔ امرت سر۔ الہ آباد۔ بنارس۔ کپورتھلہ۔ احمد آباد۔ فیروزپور۔ لکھنؤ۔ بانکی پور
بسی (سرہند) مراد آباد۔ مری بڑا بازار۔ کلکتہ سب آفس۔ رنگون۔ بیور۔ علی گڑھ۔

منظور شدہ سرمایہ

معمولی حصص قیمت فی حصہ پچاس روپیہ ۲۵ لاکھ } محفوظ شدہ مالی حصص ۴ لاکھ ...... ۴۰۰۰۰۰ روپیہ
خاص حصص قیمت فی حصہ ۱۰ روپیہ ۱ لاکھ } (پچیس لاکھ) خالی حصص خرید شدہ قریباً ایک لاکھ ...... ۱۰۰۰۰۰ ''

معمولی حصص خرید شدہ ۲۱ لاکھ ۲۱۰۰۰۰۰ ریزرو فنڈ ۳۲۵۰۰۰ ''

چلت حساب۔ بلا کسی معاوضہ کے سود بشرح دو روپیہ فی صدی سالانہ پر لاہور
بمبئی۔ کراچی اور حیدر آباد میں کھولا جاتا ہے۔

سیونگ بنک میں چار روپیہ فی صدی سالانہ سود دیا جاتا ہے۔
فکسڈ ڈیپازٹ یعنی امانت معیادی ۸۔ ۱۲ اور ۲۴ ماہ کے نوٹس پر
۸/للعہ۔ ۱۲/للعہ۔ ۲۴/صہ علے الترتیب فی صدی سالانہ پر دی جاتی ہے۔
بدھواؤں اور اناتھوں کا روپیہ بھاری رعایت سے یعنی ۶ روپیہ سالانہ سود پر جمع کیا جاتا ہے۔
اور رفاہ عام کے کاموں کے لئے بھی خاص شرح مقرر ہے۔ کم معیاد کیلئے جو روپیہ جمع کرایا جائیگا
اس پر تین روپیہ فی صدی سالانہ سود دیا جائیگا۔ اور روپیہ جمع کرانے سے ایک ماہ بعد کسی
وقت ایک ہفتہ کے نوٹس پر نکالا جا سکتا ہے۔ مہاجنی داد دستد کا کام اوچھی شرح پر کیا جاتا ہے
صرف خاص حصص ہی للعہ کے زائد ادا کرنے پر مل سکتے ہیں۔ یعنی بجائے ۱۰ کے ۱۰/للعہ پر فی حصہ
قواعد۔ درخواست برائے خریداری حصص اور دیگر دریافت طلب امور کیلئے ہیڈ آفس سے یا کسی برانچ کے منیجر سے درخواست کریں

المشتہر پنڈت روپ نرائن رینہ منیجر ہیڈ آفس بھارت بلڈنگ لاہور

ہندوستان کواپریٹو انشورنس سوسائٹی لمیٹڈ

صدر دفتر ہندوستان بلڈنگس کلکتہ قایم شدہ سنہ ۱۹۰۶ء

شاخہائے بمبئی۔ مدراس پنجاب۔ آسام۔ سیلون۔ برہما۔ سٹریٹ سلمنٹ وغیرہ

جنرل پریزیڈنٹ۔ آنریبل مہاراجہ منیندر چندرا نندی بہادر۔ قاسم بازار

جنرل سیکرٹری۔ شری یُت سریندر ناتھ ٹیگور۔ بی اے۔

پریزیڈنٹ بمبئی بورڈ۔ آنریبل مسٹر جی کے پریکھ بی اے ایل ایل بی

پریزیڈنٹ مدراس بورڈ۔ آنریبل مسٹر ٹی وی شیشہ گری آئر بی اے بی ایل

پنجاب ڈائرکٹر۔ شریان لالہ لاجپت رائے پلیڈر چیف کورٹ لاہور

پالیسی جو جاری ہو چکی ہیں۔ ...... زیادہ از دو کروڑ ...... ۲ روپیہ

فنڈ .... زائد از بیس لاکھ ۲۰...... روپیہ

تعداد ممبران .... زائد از چودہ ہزار ۱۴۰۰۰

زر بیمہ تقسیم شدہ .... زائد از ڈھائی لاکھ ۲۵۰۰۰۰ روپیہ

اس کمپنی میں پالیسی لینے والوں کے مفاد کا پورا خیال رکھا جاتا ہے۔ اور مختلف مفاد میں برادری کا اصول برتا جاتا ہے۔ کمپنی کا بہت سا روپیہ مکانات و زمین میں لگایا گیا ہے۔ جو کہ ساڑھے سات لاکھ کے قریب ہے اس پر سالانہ نو فیصدی سالانہ سود کی توقع ہے۔ اس سے زیادہ محفوظ اور زیادہ ہر دلعزیز اور زیادہ منافع دینے والی کمپنی کہیں نہیں ملیگی۔

ہر شہر و ضلع میں لائق اور دیانت دار ایجنٹوں کی ضرورت ہے

کمیشن معقول دیا جاوے گا۔

المشتہر

شری یُت من بہاری لال گپتا بی اے چیف آرگنائزر

و سپرنٹنڈنٹ ایجنسی ہائے پنجاب برانچ انارکلی لاہور

مشہور عالم خوشبودار

آریہ سوپ کے صابون

ویدک چکتسا اور طب یونانی کی اعلیٰ کرشمے

بڑی بڑی نمائش گاہوں سے تمغے یافتہ چاند صابون ہر طرح کی خارش - پھوڑا پھنسی - داد - چمبلے چہرہ کے کیل و چھائیں نیم یا سیپ و سفید داغ جو جرم جو غرضیکہ جلد کی تمام بیماریوں کے واسطے اکسیر ہے - سندرتا کی یعنی تربیلا کا صابون کامنی کو بناتا ہے ابٹن کا صابون - نیم کا صابون - گندھرب - نہایت ہی خوشبودار عطر - گلاب - کستوری - شالامار - روز - کریم - پاسنترہ - صندل - بال صفا پوڈر - خضاب بال لگانے کا مفید تیل - دانتوں کا اکسیر منجن - نیم کا شدہ تیل - فہرست منگوا کر ملاحظہ فرما دیں - دوکانداروں کو خاص رعایت دی جاتی ہے

ملنے کا پتہ

آریہ سوپ کمپنی سوتر منڈی لاہور

گیتا پڑھنے کیلئے

کن کن باتوں کی ضرورت ہے

گیتا جیسی گمبھیر اور پوتر پستک کے نفس مضمون کو سمجھنے کیلئے سب سے پہلے

بل اور بدھی کی ضرورت ہے

آج کل برہمچریہ کے نشٹ ہونے سے یہ دونوں تقریباً ناش ہو چکی ہیں ان کو پشٹ کرنے کے لئے ہمارا

بل بدھی پشٹک چورن

کچھ دن تک ضرور ہی استعمال کیجئے جس سے آپ کی بل اور بدھی میں نئی زندگی پیدا ہو جاویگی - اور آپ اس پستک کے باریک مسائل سمجھنے کے قابل ہو جاویں گے -

قیمت ۱۴ دن کی خوراک کیلئے دو روپیہ ۲۰ دن کیلئے ایک روپیہ دس دن کیلئے دس آنہ محصول ڈاک بذمہ خریدار - اشتہار دہندہ

کویراج ہیمراج ایم اے ایس ... منڈی لاہور

دولت کے خواہشمندوں کو

ہاتھ ہی دولت کا خزانہ ہیں اس لئے ہاتھوں کو موقع دو!

دی آرٹ انسٹیٹیوٹ امرتسر

اس سکول میں ٹائپ رائٹنگ فوٹو گرافی - ملمع سازی - درزیوں کا کام ربڑ کی مہریں بنانا زرگیاں کا کام ستارا ہارمونیم بنانا کیمرہ بنانا اور انلارج کرنا - صابون بنانا تصویریں پینٹ کرنا اور ینا ریوں کا کام چند ہی دنوں میں سکھایا جاتا ہے مزید حالات کیلئے ذیل کے پتہ سے پراسپکٹس طلب کریں

پتہ میسرز کرتار اینڈ کمپنی متصل مسجد اسلامیہ ہائی سکول امرتسر

سکول کی صبح کی پیاری آوازیں

میں کرتار کمپنی کے سکول میں فوٹو گرافی سات ہی دن میں سیکھ گیا بھائی گنگا سنگھ راولپنڈی - میں کرتار کمپنی کے سکول میں ٹائپ رائٹنگ سیکھا ماسٹر صاحب نے میری سپیڈ بڑھا دی - بابو دھرم راج لیہ - میں کرتار کمپنی کے سکول میں ربڑ کی مہریں بنانا دو ہی دن میں سیکھ گیا بھائی ہمیوں سنگھ امرتسر - میں کرتار کمپنی کے سکول میں صابون بنانا سات ہی دن میں سیکھ گیا لالہ سرنداس ترن تارن - میں کرتار کمپنی کے سکول میں فوٹو گرافی اور انلارجنگ کرنا سات ہی دن میں سیکھ گیا - لالہ خوشی رام امرتسر

جب آپکو کبھی کسی قسم کا کاغذ سکول کی کاپیاں کارڈ لفافے اور تمام تیار شدہ سامان متعلقہ کاغذ

(درکار ہو)

بل مکند رامجی داس کاغذ فروشان

ڈبی بازار

ہیڈ آفس لاہور

برانچ آفس لاہور انارکلی امرتسر گورو کا بازار

سول ایجنٹس (۱) بنگال پیپر ملز کلکتہ۔ (۲) ٹیٹاگڈھ پیپر ملز کلکتہ

برائے پنجاب و صوبہ سرحد

تار کا پتہ **"پیپر" لاہور**

کو یاد فرمائیے

ہر ایک قسم کے ولایتی کاغذ کے لئے آپ ہمیشہ ہماری دوسری دوکان سے ذیل کے پتہ پر خط و کتابت کریں

بال مکند جے دیال کاغذ فروشان بندر روڈ کراچی

نوٹ: - آرڈر دیتے وقت آپ کو اس بات کا پورا اطمینان رہنا چاہیئے کہ آپ کی ارشاد کی تعمیل فوراً نہایت تسلی بخش حالت میں ہوگی۔ کیونکہ ہماری دوکان پنجاب بھر میں سب سے پرانی اور سب سے بڑی ہے۔ ہم ہر ایک قسم کا کاغذ نہایت سستے داموں پر مہیا کرتے ہیں۔

بیوپاریوں کو تھوک مال لینے پر ار فی روپیہ تک کمیشن دیا جاتا ہے۔

ہمارے کارخانہ کا تیار ... پھول کا ... ہیر آئیل فی بکس ۱۲ ... خوشبو نہایت ہی مفید ہے۔

سرکاری نمائش میرٹھ ۱۹۱۲ء میں بوجہ عمدگی و نفاست مال سُنہری تمغہ انعام ملا۔

خوشبودار اسپاریاں مہمان نوازی اور دوستوں کی ملاقات کے لئے نادر تحفہ ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ۲

یہ تیل لاہور کے مشہور و معروف کارخانہ (عطریات) پرفیومری ہاؤس لاہور میں خالص تلی کے تیل بیش بہا مفید اور خوشبودار اجزا سے لطافت کے ساتھ تیار کیا گیا ہے جو کہ استعمال میں نہایت نفیس اور دلپسند ہے بالوں کو بڑھانے اور گرنے سے بچانے اور انکو اپنی اصلی رنگت پر قائم رکھنے کیلئے یہ تیل بےنظیر اور لاثانی ہے اور جملہ امراض دماغی کو دفع کرتا ہے اس کی فرحت بخش خوشبو، مشکوک مزاجوں کو اپنا شایق بنا لیتی ہے اس کے عمدہ اور مفید ہونے کی وجہ سے سرکاری نمائش میرٹھ سنہ ۱۹۱۲ء سے سونے کا تمغہ حاصل ہوا ہے معزز رؤسا کے صدہا سرٹیفکیٹ اور پنجاب کے معزز ایڈیٹران اخبارات کے ریویو اس کی عمدگی کی تصدیق کر رہے ہیں۔ ایک دفعہ ضرور آزمائیں پھر تو آپ اسکے خریدار بن جاویں گے۔

ہندوستان کے ہر شہر میں مشہور سوداگروں عطاروں انگریزی دوائی فروشوں کے ہاں ملتا ہے۔ یا براہ راست ہم سے طلب فرماویں۔ ہر شہر و قصبہ میں ایجنسی کی ضرورت ہے شرائط ایجنسی طلب فرماویں۔

قیمت فی بکس ۱۲ ار

نوٹ:- ہمارے کارخانہ میں ہر قسم کے عطریات و خوشبودار تیل۔ ہیر آئیل و لیونڈر وغیرہ تھوک تیار ہوتے ہیں اور بیوپاری صاحبان کیلئے خاص رعایت مدنظر ہے۔ فہرست کارخانہ منگوا کر ملاحظہ فرماویں۔

ہمارا مشہور پھول گلشن ہیر آئیل قیمت فی بکس ۱۲ ...

بنانے والے لالہ سُندر داس بیاکل جنرل عطاران گولڈ میڈلسٹ، ہمارا پتہ پرفیومرز پرفیومری ہاؤس رنگ محل لاہور

بھارت واسیوں کو خوشخبری

ایک ہزار روپیہ انعام

خالص رتن کی شناخت جوہری کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ ایسا ہی دوائی کی بابت ڈاکٹر و حکیم ہی جان سکتے ہیں

گورنمنٹ عالیہ کے سند یافتہ ڈاکٹر صاحبان

وید صاحبان و مشہور اخبارات کے ایڈیٹر صاحبان نے خود ذاتی تجربہ کے تصدیق فرمایا ہے کہ کرماپور رسائن

خالص رتن ہے۔ اور کمزور سے کمزور آدمی کو چند ہی ایام میں طاقتور بنانے اور کایا کلپ کرنے میں لاثانی ہے۔ اسکے استعمال سے طبیعت ہشاش بشاش رہتی ہے معدہ طاقتور ہو جاتا ہے ضعف دماغ کیلئے عمدہ تحفہ ہے۔ وزن بڑھ جاتا ہے چہرہ سرخ ہو جاتا ہے ہر طرح کی فرحت حاصل ہو جاتی ہے۔ تمام قسم کی جسمانی و دماغی کمزوری دور کر کے دل و دماغ جگر و گردہ کو قوی بناتا ہے۔ سلسل البول۔ ذیابیطس و امراض مستورات کے لئے مفید ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

اصلی قیمت۔ خوراک ایک ہفتہ دو روپیہ

رعایتی قیمت۔ ۱۰۰ گولی والی شیشی دو روپیہ جو ایک ماہ تک استعمال ہو سکتی ہے۔

قیمت نمونہ ۸ر محصول ڈاک بذمہ خریدار

منیجر کارخانہ کرماپور رسائن المعروف اکسیر الاعظم ہیڈ آفس گوجرانوالہ

جھنگ سیال لاہور۔ کرماپور رسائن نے اپنی تعریف بالمشافہ آپ منوائی۔ یہ دماغی محنت کرنیوالوں کے لئے از حد مفید ہے۔ چہرہ ترو تازہ و طبیعت ہشاش رہتی ہے۔

مسافر "آگرہ کے مالک و مہتمم جناب بابو تارا دت صاحب بی۔ اے کرماپور رسائن معدہ کو مقوی بنانے میں اکسیر ہے۔

اردو سنس گزٹ امرتسر ۸/۲۴/۱۰ کرماپور رسائن کے استعمال سے ایک ہفتہ میں ہمارا وزن ساڑھے سات پونڈ بڑھ گیا۔

شانتی راولپنڈی ۸/۲/۲۱ کرماپور رسائن کے استعمال سے آپ بہشم و سخت درد سر رہنے کی شکایت دور ہو گئی۔

آریہ گزٹ لاہور۔ پرکاش لاہور۔ اخبار عام لاہور۔ لائل گزٹ۔ پنجاب سماچار لاہور۔ میونسپل گزٹ۔ البرٹ نیوز۔ برہمن گزٹ راولپنڈی۔ پنجاب ایڈووکیٹ میانوالی۔ جناب بابو شیو برت لال صاحب لاہور۔ اخبار منبر امرتسر۔ وغیرہ وغیرہ

جناب ڈاکٹر شیو لال صاحب کے۔ ایس۔ اسسٹنٹ سرجن میئو ہسپتال جو ہمیشہ کرماپور رسائن کے ایک ہفتہ کے استعمال سے چار اشخاص کا وزن قریباً ۳-۴ پونڈ بڑھ گیا۔ یہ دوائی دماغی محنت کرنیوالوں اور احتلام کے مریضان کیلئے اکسیر ہے۔

آنکھوں کے مشہور و معروف ڈاکٹر جناب ڈاکٹر متھرا داس صاحب موگا ہسپتال نے کرماپور رسائن نے اپنا اثر واقعی عجیب و غریب دکھلایا۔ کمزوروں کے لئے نہایت مفید ہے۔

جناب ڈاکٹر اللہ بخش صاحب اسسٹنٹ سرجن موگا ہسپتال۔ جناب ڈاکٹر ناگیشن چند صاحب سب اسسٹنٹ سرجن حافظ آباد۔ جناب ڈاکٹر دولت رام صاحب ایس اسسٹنٹ سرجن ازبیوں۔ جناب ڈاکٹر ہری چند صاحب ریاست نابھ۔ جناب ڈاکٹر میگھراج صاحب جیکب آباد سندھ۔ جناب ڈاکٹر جگن ناتھ صاحب انچارج میموریل ڈسپنسری فیروز پور۔ جناب ڈاکٹر لابھ چند صاحب ہیڈ کمپونڈر سیالکوٹ۔ جناب ڈاکٹر اننت رام صاحب ہیڈ کمپونڈر موگا ہسپتال وغیرہ وغیرہ نے اسی قسم کے سرٹیفکیٹ عطا فرمائے

کفایت شعار بن جاؤ

داناؤں کا قول ہے

بوند بوند سے تالاب بھر جاتا ہے۔ ہر ایک دنیا دار کو کفایت شعار بننا چاہئے۔ خاصکر آجکل کے زمانہ میں جبکہ اخراجات اس قدر بڑھ گئے ہیں۔ اور آمدنیاں کم ہو رہی ہیں اس مشہور کہاوت پر عمل کرنا عین لازم ہے۔ آپ کو چاہئے کہ آپ ہمارے بنک میں

سیونگ بنک حساب

کھول دیں۔ جو فائدے و رعایتیں آپ کو ہمارے بنک سے ملیں گی۔ وہ دوسری جگہ سے ملنی مشکل ہیں۔ ہمارے بنک میں سیونگ بنک حساب کم از کم ایک روپیہ کے ساتھ کھولے جاتے ہیں۔ بعد ازاں کم از کم ایک روپیہ بھی جمع ہو سکتا ہے۔ ان پر سود بحساب [illegible] فیصدی فی سال کے حساب روزانہ باقی پر جو پانچ روپیہ یا پانچ روپیہ کا حاصل ضرب ہو دیا جائیگا۔ پاس بک مفت دی جاتی ہے جسمیں سب لین دین درج ہوتا رہتا ہے۔ مفصل حالات و قواعد آپ ہمارے ہیڈ آفس یا برانچ سے دریافت کرسکتے ہیں۔ ذیل کے مقامات پر برانچیں بھی ہمارے بنک کی موجود ہیں۔

الہ آباد۔ امرتسر۔ بہاول پور۔ ڈنگہ۔ فیروزپور۔ گیا۔ غازی پور۔ گوجرانوالہ۔ حیدرآباد۔ جلال پور جٹاں۔ کیمبل پور۔ لیہ۔ لاہور۔ لالہ موسیٰ۔ ہوتی مردان۔ مرزاپور۔ ملتان۔ پٹیالہ۔ پشاور۔ سرگودھا۔ سیالکوٹ۔ سکھر۔ احمد پور شرقیہ۔

اس بنک کا سرمایہ دس لاکھ روپیہ ہے۔ جس پر تقریباً ۲ لاکھ روپیہ ادا شدہ ہے۔ تیس ہزار ریزرو فنڈ ہے۔ مفصل حالات ضرور منگوالیں اور حساب کھول دیں۔

المشتہر

پرشوتم لال اچیال بی اے چیف منیجر نیشنل انشورنس اینڈ بنکنگ کمپنی لمیٹڈ امرتسر

یونین ریلیف فنڈ

ڈیرہ اسمعیلخان

جسمیں

ہر مذہب اور ملت کے لوگ شامل ہو سکتے ہیں -

ممبر کی وفات کے پہلے دن یکصد روپیہ پیشگی برائے ارتھی دیا جاتا ہے *

شرح چندہ حسب ذیل ہے

۱۸	تا	۳۰	ے	سالانہ
۳۱	تا	۴۰	لعہ	〃
۴۱	تا	۵۰	لہ	〃
۵۱	تا	۵۵	صہ	〃
۵۶	تا	۶۰	ہلہ	〃

دیانتدار ایجنٹوں کی ضرورت ہے ۔ کمیشن معقول

خط وکتابت

سکرٹری یونین ریلیف فنڈ ڈیرہ اسمعیلخان کے نام کریں

بیمہ کروانا کہاں محفوظ اور مفید ہوگا؟

ہندستان انشورنس و بنیفٹ میوچل سوسائٹی لمیٹڈ گوجرانوالہ میں

(کیوں؟)

(۱) چونکہ اسکا کل سرمایہ گورنمنٹ کی تحویل یا نیک نام مشہور بینکوں میں جمع رہتا ہے۔

(۲) چونکہ یہ سوسائٹی مروجہ قانون بیمہ کمپنیوں پر عملدرآمد کرتی ہے ۴۰ ہزار روپیہ نقد از خود اس نے گورنمنٹ انڈیا کے پاس جمع کرا دیا ہے اور جلد ہی دو لاکھ روپیہ داخل ہو جائیگا۔

(۳) چونکہ اس کمپنی کے تمام حصے قیمتی ایک لاکھ روپیہ فروخت ہو چکے ہیں جس سے پبلک کے وشواس اور اطمینان کا صاف اظہار ہوتا ہے۔

(۴) چونکہ اس کمپنی نے چار سال کے عرصہ میں ۱½ لاکھ روپیہ سے زائد تقسیم کر کے سینکڑوں خاندانوں کو بچایا ہے اور اس طرح اپنے حسن انتظام اور ہمدردی کا ثبوت دے چکی ہے۔

(۵) چونکہ اس کمپنی میں مقابلتاً زرچندہ تھوڑا ادا کرنا ہوتا ہے۔ اور زر امداد نسبتاً بہت ملتی ہے۔ جو امر کہ کفائت شعاری اور ایمانداری پر دلالت کرتا ہے۔

(۶) چونکہ اس کمپنی میں ممبران سے نہائت شریفانہ سلوک کیا جاتا ہے ثبوت عمر اور موت نہائت آسان ہے۔ داخلہ کے لئے ڈاکٹری معائنہ کی زن و مرد کے لئے قید اڑا دی گئی ہے

(۷) چونکہ اس نے مقبول عام اصولوں پر کام کرنیکی وجہ سے بیمہ اور شادی میں رجو نہائت ہی محفوظ اور سائنٹیفک اصول پر قائم تھی ۲۷ ہزار ممبران حاصل کر کے اپنی حیرت انگیز ترقی کا ثبوت دیا ہے دیگر حالات آج ہی ایک پیسہ کا کارڈ ڈالکر دریافت کریں

دیوان منگل سین مینجنگ ڈائرکٹر

نارائن ہری

توپ کے گولہ سے بچو!

ناحق زندگی برباد نہ کرو۔ اولاد نرینہ سے مایوس نہ ہو۔ کاروبار دُنیا سے ہاتھ نہ دھو

حالت

وہ لوگ جو کثرت شراب خوری یا شیرینی کا استعمال حد سے زیادہ کرتے ہیں انکو ہی ذیابطیس نہیں ہوا کرتا بلکہ اکثر کو ورثہ سے اور بعض کو صرف رنج و غم تفکرات تردد دماغی و محنت اکثر کاروبار سے۔ دوڑے دوڑے آکر پانی پی لینا۔ چوٹ کا سر پر یا کمر کی ہڈی پر لگنا زیادہ محنت سے پڑھنا۔ بیز انکو جو زیادہ کھاتے ہیں اور ورزش نہیں کرتے

علامات۔ گردے اور پیشاب کے متعلق

پیشاب کا بار بار آنا۔ مقدار میں معمولی حالت سے زیادہ ہونا۔ اور جائے پیشاب پر زخم ہو جانا پیشاب سفید آنا۔ پیشاب پر مکھیاں بیٹھنا۔ پیشاب سے شکر کی بُو آنا۔ گردہ کے مقام پر درد معلوم ہونا۔ پیاس کا زیادہ لگنا بھوک زیادہ لگنا۔ زبان خشک رہتی ہے۔ جلد بدن کھردری ہو جاتی ہے۔ بعض اوقات قبض کی شکایت بھی ہو جاتی ہے۔ بدن میں طاقت بالکل نہیں رہتی۔ نیند گھٹ جاتی ہے ایک اور بھی ذیابطیس ہے جمیں شکر نہیں۔

نتیجہ۔ بیماری کے درمیان مشکلات

دق۔ کاربنکل۔ جلد پر پھوڑے پھنسیاں۔ ناک اور دماغ اور آنکھوں سے خون نکلنا۔ جوڑوں میں درد ہونا دونو بازو اور ٹانگوں کا بے حس ہو جانا۔ پورانی کھانسی اور راتی سار ہونا۔ یہ نامراد مرض زندگی کا خاتمہ بہت جلد کر دیتی ہے۔ چونکہ عام لوگ لاعلاج خیال کرتے ہیں۔ پس میں اپنے ۴۵ سالہ تجربہ کی بنا پر مخلوق خدا کی بہتری اور پرماتما کی رضامندی کو مدنظر رکھ کر اعلان کرتا ہوں۔ کہ میری سالہا سال کی خاندانی مجرب دوائی سے یہ نامراد مرض کافور ہو جاتا ہے۔ سرٹیفکیٹ موجود ہیں ملاحظہ فرمایئے۔ یہ دوائی علاوہ ذیابطیس کے امراض ذیل کو ضعف باہ۔ ضعف قلب۔ ضعف جگر۔ ضعف معدہ۔ ضعف حافظہ۔ ضعف دماغ۔ ہر ایک قسم کے دیرینہ دوش یرقان۔ ضعف مثانہ و گردہ۔ سنگ ہنی۔ اتی سار۔ عرد پیچش۔ درد مفاصل۔ ذات الجنب۔ قولنج۔ درد شکم قبض دائمی۔ ادہ رنگ۔ رعشہ۔ برص یعنے سفید داغ سفید۔ لپھ و گولہ۔ بواسیر اور تمام بیماریاں جو ریاح سے پیدا ہوں شرطیہ اُن کو جڑھ سے اُکھاڑ دیتی ہے۔ انوپان علیحدہ ہوگا۔

قیمت دوائی کم سے کم فی خوراک ایک روپیہ سے ۵ روپیہ تک حسب حیثیت ہے۔ اگر کوئی صاحب پوری دوائی خریدنا چاہیں تو بطور آزمائش ۱۲ خوراک ایک روپیہ میں منگوا سکتے ہیں۔ (نوٹ) ہر ایک امراض جدید دکھنہ کی بابت دوائی اکسیر موجود ہیں۔ آیئے تشریف لایئے لابھ اُٹھایئے +

حیرت انگیز ایجاد



بجلی کا ایک نیا تحفہ

تہذیب کی ترقی کے ساتھ ہی دن بدن شُستہ اور مہذب مذاق کے طریقوں میں بھی شائستہ طور پر ترقی ہو رہی ہے۔ کیوں نہ ہو۔ اہلِ یورپ و امریکہ

زندگی زندہ دلی کا نام ہے۔

کے اصول کی سچائی کو اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ

کس طرح کامیاب زندگی بسر کی جا سکتی ہے

ولایت کے تازہ مال میں ہمارے پاس ایک حیرت انگیز بجلی کا لیمپ آیا ہے۔ اگر آپ اس پاکٹ لیمپ کا ذرا بٹن دبا دیں (فوراً) جہاں سارا کمرہ روشنی سے جگمگا اُٹھے گا وہاں حاضرینِ مجلس میں ہنستے ہنستے پیٹ میں بل نہ پڑ جاویں۔ تو ہمارا ذمہ۔ اس کی اصلی کیفیت دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ (عہ)

ملنے کا پتہ

منوہر اینڈ کمپنی گوجرانوالہ

شریمان لالہ دینا ناتھ جی اڈیٹر ہندوستان ۲۹ مارچ ۱۹۱۳ء کے ہندوستان

قیمت خوراک پندرہ یوم   میں یوں لکھتے ہیں   (للعہ) چار روپیہ

دودھ ہضم کرنیوالی گولیاں۔ لالہ چونی لال برادرس لاہور نے دودھ ہضم کرنیوالی گولیاں مجھے دیکھنے کیلئے دی تھیں۔ مجھے بتلایا گیا تھا۔ کہ ایک گولی صبح کو استعمال کرنے سے تین سیر دودھ شام تک پیا اور ہضم کیا جا سکتا ہے۔ مینے ایک گولی جو آیورویدک طریق سے تیار کی گئی تھی! وہ بہت خوشبودار ہے استعمال کی اور ۲ سیر دودھ ہضم کر لیا۔ جو لوگ دودھ پینے کی توفیق رکھتے ہیں۔ لیکن اُن کا معدہ دودھ ہضم نہیں کر سکتا اُن کو اس مفید گولی سے فایدہ اُٹھانا چاہیئے۔ (نوٹ) اس گولی کا نام رتن بے بہا ہے اور اسکا دعویٰ ہے کہ [illegible] کا خزانہ ہیں اور پہلی ہی خوراک میں ہاتھو پیر سو سو [illegible] دیتی ہیں۔ ایک ہفتہ کے استعمال کے بعد انکو شہزور [illegible] دیتی ہیں۔ معدہ سے اُترتے ہی اعضائے رئیسہ میں جسپر قوت کا دارو مدار ہے جان ڈالدیتی ہیں۔ دس روز استعمال کے بعد کبھی باد و ضعف مثانہ اور جریان کی تمام بیماریوں کو بعد یا لبتر باندھنے کا حکم دیتی ہیں۔ دعویٰ سے کہتی ہیں۔ کہ ہر ایک قسم کی جسمانی و دماغی طاقت کیلئے دنیا میں بے نظیر ہیں۔ اور تمام کمزوریوں کو فوراً دور کر دیتی ہیں۔

ملنے کا پتہ چونی لال برادرس رتن بے بہا [illegible] لاہور

پنجاب بھر میں سب سے نئی کتب شائع کرنے والے مشہور پستکالہ

پستک بھنڈار لاہور

کی علمی۔ اخلاقی۔ ملکی۔ مجلسی۔ تعلیمی اور مذہبی کتب کی سستی مہر

آپ نوٹ کر لیجئے

(۱) ہم اصلی اور رعایتی قیمتوں کا فضول گورکھ دھندا اختیار کر کے لوگوں کو الجھن میں ڈالنا پسند نہیں کرتے ہم پہلے ہی ممکن ترین رعایتی قیمت درج کرتے ہیں۔ آپ دوسرے دوکانداروں کی فہرستوں سے ہمارے نرخوں کا مقابلہ کر کے خرید لیں۔

(۲) کتب کی نسبت اس سے زیادہ تسلی بخش انتظام نہیں ہو سکتا کہ اگر کوئی کتاب ہمارے اعلان کے مطابق نہ ہو۔ تو آپ موصولی سے ۲۴ گھنٹے کے اندر کتاب واپس کر کے قیمت یا کوئی اور کتاب حاصل کر سکتے ہیں۔

(۳) اگر خدا نخواستہ بہ تقاضائے بشریت کارکنان پستکالہ سے کوئی غلطی ہو جاوے۔ تو اس کی اطلاع پہنچنے پر فوراً اس کی تلافی کر کے عذر خواہی کی جاوے گی۔

(۴) پتہ ڈاکخانہ کا نام نہایت خوشخط لکھیں زیادہ مال کے لئے ریلوے سٹیشن کا نام بھی ضرور ہونا چاہیئے۔

(۵) جو کتاب پستکالہ کے سٹاک میں نہ ہوگی۔ بازار سے تلاش کر کے نہایت عجلت سے ارسال کی جاوے گی۔

(۶) کتابوں کا بازاری نرخ اکثر اوقات کم و بیش ہوتا رہتا ہے اس لئے آرڈر آنے کے روز جو رعایتی سے رعایتی نرخ ہوگا وہی لگایا جاوے گا۔

(۷) یہ کہنا کہ تعمیل میں آپ کی مرضی کے مطابق ہوگی پیش از وقت فضول دعویٰ ہے۔ باہمی تعلقات کے لئے ایک دفعہ کا تجربہ کافی ہے۔

عام دوست ناظرین

اگر آپ چاہیں کہ ہر ایک کتاب پریس سے نکلتے ہی گھر بیٹھے مطالعہ کے لئے حاصل کر لیں۔ تو آج ہی ایک پیسہ کا کارڈ اس پستکالیہ کی مستقل ممبری کے لئے لکھ دیں۔ پھر نہ صرف ہر ایک کتاب کی اطلاع چھپنے سے پہلے ہی باقاعدہ پہنچ جایا کرے گی بلکہ ہر ایک نئی کتاب بغرض پسندیدگی آپ کے پاس پہنچا دی جاوے گی تاکہ آپ اچھی طرح دیکھ بھال کر کے اسے شرف قبولیت بخشیں۔ اگر کوئی خاص اختلاف رائے ہو تو کتاب شکریہ کے ساتھ واپس لی جاوے گی۔ علمی ترقی کے لئے مفید ترین لٹریچر کی اشاعت کا اس سے بہتر ذریعہ اور کیا ہو سکتا ہے۔ قواعد ممبری طلب فرمایئے۔

تاجران کتب

جنہیں آج تک اس پستکالہ سے مال منگوانے کا موقعہ نہیں ہوا ہم سے ہر ایک قسم کی (سوائے فضول قصہ جات اور مخرب الاخلاق کتب) کے علمی۔ اخلاقی۔ ملکی۔ مجلسی۔ تعلیمی اور مذہبی کتب منگوائیں۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم سے زیادہ سستا اور اچھا مال انہیں کہیں سے نہ ملے گا تسلی کیلئے صاف اور سادہ طریقہ یہی ہے کہ وہ کسی دوسری جگہ آرڈر دینے سے پہلے ہمارے تاجرانہ نرخ منگوا کر مقابلہ کر کے دیکھ لیں اور جہاں اوسطاً مالی رعایت سے ملے وہاں سے خریدیں۔ تعلیمی کتب میں بھی کافی رعایت ہوگی۔

آپ کا ہادک پریمی پنڈی داس مالک پستک بھنڈار اندرون لوہاری گیٹ لاہور

نوجیون وِدّیا

امریکہ کے مشہور عالم ڈاکٹر کاؤن کی مقبول عام تصنیف "دی سائنس آف اے نیو لائف" کا ہندی ترجمہ۔ ہر ایک گرہستی اور گرہست میں پرویش کرنیوالے استری پرش کے لیے ایسی ضروری کتاب ہے کہ وہ ہر روز اس کا پاٹھ کریں۔ اس میں مسئلہ زندگی کے تمام پہلوؤں پر نہایت عالمانہ طور پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اور مندرجہ ذیل مضامین پر عالمانہ خیالات کا اظہار کیا گیا ہے

(۱) شادی کا مقصد اور اس کے فوائد
(۲) کس عمر میں شادی کرنی چاہیئے۔
(۳) سوئمبر یعنی قانون انتخاب
(۴) استریوں کو کیسا پتی پسند کرنا چاہیئے
(۵) ویریہ رکھشا کے فوائد
(۶) برہمچریہ پالن کا نیم اور رتو گامی ہونے کی فضیلت
(۷) سنتان کی خواہش
(۸) گربھادھان ودھی
(۹) استریوں اور مردوں کی مخصوص بیماریوں کا مکمل بیان مع تشریح الاعضا
(۱۰) وروزہ سے بچنے کی ترکیب
(۱۱) بچہ کی تربیت
(۱۲) استریوں اور پرشوں کی غلط کاریاں اور ان کے خوفناک نتائج اور علاج

گرہست آشرم کو سورگ دھام بنانے کے لئے

یہ کتاب بڑی مفید ثابت ہوگی۔ تمام مضامین سائنٹفک طریقہ سے پیش کئے گئے ہیں۔ اور لطف یہ کہ تقریباً تمام مضامین پراچین ویدک سدھانتوں سے ملتے ہیں۔ اس پر ڈاکٹر گوکل چند جی۔ ایم اے پی۔ ایچ ڈی بیرسٹر ایٹ لا۔ نے بھومکا لکھی ہے مختصر یہ کہ کوئی استری پرش اس کتاب کے مطالعہ اور اس کے بعد عملی طور پر اس سے فائدہ اٹھانے سے محروم نہ رہے۔ اخبارات اور ملک کے برگزیدہ اصحاب کی طرف سے اس پر اعلیٰ اعلیٰ رایوں کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ قیمت بلا جلد ایک روپیہ آٹھ آنے (عہ) مجلد خلد نہایت اعلیٰ سنہری ؏

پستک بھنڈار لاہور کی اپنی طبع شدہ کتب

آرین عظمت

پروفیسر میکس مولر کی مشہور ترین کتاب "انڈیا واٹ کین اٹ ٹیچ اس" کا مکمل اردو ترجمہ از مہتہ جیمنی بی۔ اے پلیڈر۔ اس کتاب کو قدیم آریہ ہندو قوم کی عظمت کی ایک زبردست تاریخ سمجھنا چاہئیے۔ قابل مصنف نے جس محنت اور کوشش سے تحقیقات کی ہے یہ اس ہی کا حصہ تھا۔ ایک بدیشی سکالر کی زبانی اپنے قدیم علوم و فنون کی ترقی بےنظیر راست پسندی اور صداقت شعاری اور اعلیٰ تہذیب کے سچے حالات سُن کر کون بھارت باشی ہے جس کے دل میں خوشی اور آنند کی لہریں موجزن نہ ہوں۔ قیمت صرف بارہ آنے ۱۲/

راجپوت جیون سندھیا

بنگال کے مشہور انشاپرداز سابق وزیر اعظم برودہ بابو رومیش چندر دت مرحوم کی ایک نہایت ہی مقبول اور مشہور ترین بنگالی تصنیف کا ترجمہ قیمت صرف ۱/

دھرم ویر حقیقت

بالکل نئے طرز اور نئے طریقہ میں دھرم سورت حقیقت رائے کے حالات زندگی قیمت صرف

جیون چرتر سوامی ویکانند جی

جس کے خطوط و تقاریر آپ نے امریکہ دیش میں جس طرح عظمت ہندو کا سکہ بٹھایا۔ اور جس جانفشانی سے تمام عمر دیش اور جاتی کے لئے کام کیا وہ کبھی صفحات تاریخ سے نہیں ہٹ سکتا۔ قیمت ۸/

جیون چرتر ایشور چندر ودیا ساگر

اس بےنظیر ریفارمر دیش سیوک اور ہمدرد بنی نوع انسان کے حالات زندگی کا مطالعہ ہمارا سب سے پہلا فرض ہونا چاہئیے۔ قیمت ۱/

جیون چرتر پرمہنس سوامی رام کرشن

آپ ہی کے چرنوں میں بیٹھکر سوامی ویکانند جی اور کیشب چندر سین جیسے قومی خادم پیدا ہوئے بنگال میں آپکو ہندوستان کی قومیت کا بانی سمجھا جاتا ہے قیمت ۱/

عورت کی زندگی

از ڈاکٹر گوکل چند جی ایم اے بیرسٹر ایٹ لا لاہور جس میں تقریباً تمام دنیا کے مشہور ترین مصنفین اور اہل الرائے کی رائے کا اقتباس کرکے استریوں کی زندگی ا... پور...

کو نہایت مدلل طور پر ثابت کیا گیا ہے قیمت صرف ۱۲/

بچوں کی تربیت مصنفہ ڈاکٹر
گوکل چند جی۔ ایم۔ اے کتاب اور مصنف کا نام
ہی اس بات کی کافی دلیل ہے کہ اس کا مطالعہ
ہر ایک صاحب اولاد کیلئے کسقدر ضروری ہے قیمت ۱۲/

ہندو عظمت کا آخری نظارہ

اس کتاب میں ان تمام باتوں کو واضح کیا گیا ہے
جن کے باعث ہندوؤں کی عظمت ملیا میٹ ہوئی
آخری ہندو شہنشاہ پرتھی راج سنجوگتا اور دھرم دیر ولش
بھگت۔ رانا سنگھ کی سچی راجپوتی سپرٹ کا ہو بہو فوٹو
لیا گیا ہے۔ ہندو تواریخ کے طالب علم کے لئے ان
سب کا مطالعہ بہت ضروری ہے قیمت ۱۲/

لڑکا یا لڑکی ۔ ہر ایک تعلیم یافتہ گرہستی
کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس کتاب کا مطالعہ
کرے۔ اس میں مشرق اور مغرب کے تمام علما بڑے
بڑے حکما اور فلاسفروں کے تجربات اور رائیں
بیان کر کے وہ تمام سادھن بتلائے گئے ہیں جن
پر عمل کرنے سے انسان جیسی خوبصورت اور باوصف
اولاد چاہے یہاں تک کہ اپنی مرضی سے لڑکی یا لڑکا
پیدا کر سکتا ہے۔ آرش گرنتھوں کے مشہور ترین عالم
سوامی دیانند سرسوتی مہاراج کی زبردست رائے
اور دیدک گرنتھوں کے حوالوں سے بھی وہ تمام
اصول بیان کئے گئے ہیں جو ہر ایک استری پرش

کے بلحاظ مذہب و ملت حسب خواہش نیک اور
اعلیٰ اولاد پیدا کرنے کیلئے ضروری ہیں قیمت ۳/

اُستاد شاعری یعنی تسہیل العروض

اس کتاب میں کہنہ مشق مشہور ناظم منشی کیول
کشن صاحب مرحوم نے نظم بنانے کے تمام طریقے
اور اصول بیان کئے ہیں۔ نوجوان شاعروں کے
لئے نہایت مفید کتاب ہے۔ قیمت ۳/

دُنیا کے نوجوان پُرش

لالہ دیوان چند جی ایم۔ اے پروفیسر ڈی اے
وی کالج لاہور کی نہایت مقبول تصنیف جس میں
دنیا بھر کے مہا پرشوں میں سے سقراط۔ ایب
ٹس۔ فرینکلن۔ گارفیلڈ۔ رام چندر جی۔ مہاتما
بدھ۔ گورو گوبند سنگھ اور سوامی دیانند کے حالات
زندگی پہلو بہ پہلو رکھکر نہایت موثر طریقے میں
درج کئے ہیں۔ قیمت اعلےٰ ایڈیشن ۵/

ہندو قوم مر رہی ہے ۔ بنگال کے
پرسدھ ڈاکٹر یو۔ این۔ مکرجی کی مشہور کتاب
اے ڈائنگ ریس (A Dying Race) کا اُردو
کا ترجمہ جس میں اعداد و شمار کی بنا پر ہندو قوم
کا بہت ہی قابل غور پہلو پیش کیا گیا ہے قیمت ۲/

بھارت اور جاپان یعنی جاپان
دیش کی ترقی کے حالات کا مطالعہ کرتا ہی
ہر ایک ترقی چاہنے والی قوم کے دل میں ایک

نئی زندگی پیدا کر دیتا ہے لیکن بھارتی لوگوں کے لئے تو نہایت ضروری ہے کہ وہ اس آفتاب مشرق سے روشنی لیکر اپنے گھر میں اجالا کریں۔ آجتک جاپان اتہاس پر جس قدر اردو کتابیں لکھی گئی ہیں یہ سب سے نرالی نئی اور مفید کتاب ہے۔ ہر ایک ایسی بات کو واضح طور پر لکھا گیا ہے جس سے بھارت ورش عملی طور پر کچھ سکشا حاصل کر سکتا ہے۔ قیمت صرف ۱۲؍

بھگوان بدھ کا سنیاس مہاتما بدھ کا سنیاس آپ کی زندگی کا اہم ترین اور سب سے زیادہ سبق آموز واقعہ ہے جس کو نہایت دلچسپ پیرایہ میں پیش کیا گیا ہے اس کے ساتھ ہی بدھ کی تعلیم اور ضروری اقوال کا نہایت ضروری خلاصہ دیا گیا ہے قیمت صرف ۱۰؍

مہابھارت شوق یعنی منشی سکھدیال سنگھ شوق کی وہ مقبول ترین تصنیف جس کی تعریف ملک کے تمام معززین اہل الرائے نے کی ہے ۱۲ سال کے بعد اب چھٹی دفعہ نہایت اعلیٰ کاغذ پر شایع ہوئی ہے اردو زبان کے مسلمہ استاد مولانا شبلی نعمانی۔ مولوی ذکاءاللہ۔ رائے بہادر ساگر ایم۔ لالہ تلسی رام ایم۔ اے وغیرہ سب کی رائے کا انحصار یہ ہے کہ اردو زبان میں یہ بہترین مہابھارت ہے۔ مدت سے لوگوں کو انتظار تھی اس کی زیادہ تعریف کرنا فضول ہے ہمارا یقین ہے کہ آپ جب اس مہابھارت کا مطالعہ فرمائیں گے تو آپ کی بھی یہی رائے ہوگی کہ اردو زبان میں اس سے بہتر مہابھارت آج تک نہیں لکھی گئی۔ مجلد قیمت ؎

مرہٹوں کا عروج جسٹس مہادیو گوبند راناڈے کی مشہور ترین تصنیف "رائیز اوف مرہٹہ پاور" کا اردو ترجمہ۔ قابل مصنف نے مرہٹوں کے عروج کا ہوبہو فوٹو کھینچ دیا ہے۔ قیمت ۱۲؍

سامدرک ودیا یعنی رسالہ علم قیافہ یعنی سر۔ آنکھ۔ ناک۔ کان۔ چہرہ اور خط وخال کو دیکھکر ہر شخص کے چال چلن اور عادات کو معلوم کر لینا۔ بڑی ضروری اور مفید کتاب ہے۔ قیمت ۳؍

رتن پربھا۔ رسائن شاستر کے جاننے والے کشتہ جات کی قدر و قیمت خوب جانتے ہیں۔ اسمیں ہر ایک دھات کا کشتہ کرنیکی تیر بہدف اور مجرب ترکیبیں درج ہیں۔ جن میں سے اگر ایک بھی غلط ہو تو مصنف کتاب تمام قیمت واپس کر دے گا قیمت ۲؍

قوانین فطرت۔ اس پمفلٹ میں ایک مشہور سائنسداں نے فطرت کے قوانین کی تشریح کی ہے اور خدا کی ہستی پر بڑے زبردست اعتراض کئے ہیں۔ ہر ایک خدا پرست کا فرض ہے کہ اس کا مطالعہ کر کے جواب تجویز کرے ۱۰؍

کلید صنعت۔ اس میں ایمانداری سے روپیہ پیدا کرنے کے سینکڑوں طریقے درج ہیں اور اگر کوئی طریقہ بھی اس کے بغور مطالعہ اور درست

عمل کے بعد غلط ہو۔ تو کتاب معہ محصول ڈاک واپس کر لیجاویگی۔ نوجوانوں کو جو آجکل آٹھ دس روپیہ کی ملازمت کے لئے مارے مارے پھرتے ہیں اس کتاب کے مطالعہ سے فائدہ اٹھاکر روٹی کمانے اور روپیہ پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے قیمت ۲/

مرگِ نونہالاں۔ بچپن کا بھولاپن اور جوشِ جوانی کس طرح انسان کے لئے وبالِ جان ہو جاتا ہے۔ اس کتاب میں اس پر اچھی طرح روشنی ڈالی گئی ہے۔ نوجوانوں اور خصوصاً بچوں کے لئے اس کتاب کا مطالعہ کرنا نہایت ضروری ہے قیمت صرف ۱۰/

علم مسمریزم کے مشہور استاد صوفی انبا پرشاد صاحب

کی مشہور ترین کتب متعلقہ مسمریزم کا ایک بہت بڑا ذخیرہ ہمارے سٹاک میں موجود ہے۔ یہ کتب اس مضمون پر مستند سمجھی جاتی ہیں اور آج تک لاکھوں کی تعداد میں بک چکی ہیں۔ تاجر لوگ اگر اکٹھی خرید کریں تو بہت ہی کفایت سے دیجاویں گی۔

زندہ کرامات۔ یہ کتاب ہندوستان سے یورپ تک مشہور ہے۔ اس میں علم مسمریزم کے تمام نکات صراحت کے ساتھ درج ہیں قیمت فی ۸/

زندہ جاوید۔ عالم ارواح سے بات چیت کرنیکا طریقہ اس کتاب میں مفصل درج ہے قیمت [illegible]

بحر در قطرہ۔ مسمریزم، ہپناٹزم۔ دوسرے کے دل کا حال معلوم کرنا۔ اصلیت امراض۔ روشن ضمیر بننا وغیرہ کا دستور العمل قیمت صرف ۳/

لوحِ محفوظ۔ علم ارواح اور تمام ناری اور نوری مخلوق کی مفصل حالات قیمت صرف ۴/

بھگوت گیتا۔ کا اردو ترجمہ جسے صوفی انبا پرشاد صاحب جیسے اہل قلم نے اردو داں پبلک کے سامنے رکھا ہے اب تیسری چوتھی دفعہ شایع ہوتا ہے قیمت ۲/

بھارتی بچوں کے لئے سنہری ایڈیشن

اس میں تمام نوجوانوں کے لئے خصوصاً اور بھارتی بچوں کے لئے عموماً ایسے اعلیٰ درجہ کے اقوال درج ہیں جن کو پڑھکر ملک کا ہر ایک بھارتی بچہ ایک اعلیٰ درجہ کا بلند حوصلہ انسان بن کر آنیوالی زندگی کے لئے نہایت شاندار تیاری کر سکتا ہے۔ ہر ایک والدین کا فرض ہے کہ اپنے بچوں کو اس کے مطالعہ سے محروم نہ رکھیں۔ قیمت صرف ۱/

رشی دیانند کے دربار میں دکھی سرلا کی پکار

ایک بدہ بوا کی دکھ بھری کہانی اور اس کا ودا [illegible]

یہ ایک حال ہی کا سچا واقعہ ہے جسے بالکل نئے پیرایہ میں پیش کیا گیا ہے۔ قیمت ۱۰/

راجہ نل ودمینتی یہ منشی بہاری لال صاحب شفق مرحوم کی شہرہ آفاق تصنیف ہے جو مدت بعد اب پھر چھپی ہے۔ اسے کسی وقت نہایت مقبولیت حاصل ہو چکی ہے۔ قیمت ۶/

مہارانی پدمنی کا جیون چرتر پڑھکر دل پر بڑا ہی اثر ہوتا ہے۔ قیمت ۱۰/

گورو صاحبان ویدوں کے پیرو تھے

مضمون نام سے ظاہر ہے۔ قیمت ۲/

نو فیشن کا بیٹا اور اولڈ فیشن کا باپ

ایک نہایت دلچسپ ظریفانہ اخلاقی قصہ قیمت ۱/

آریہ سماجک کتب

قیمت	نام کتاب
للعہ	چاروں وید مول اجمیر
للعہ	چاروں وید لاہور

سوامی جی کی تصنیف سنسکرت و آریہ بھاشا

قیمت	نام کتاب
[illegible]	رگوید بھاشیہ ۸ بھاگ ناگری
[illegible]	یجروید بھاشیہ ۴ بھاگ
[illegible]	یجروید بھاشا بھاشیہ
[illegible]	رگویدادی بھاشیہ بھومکا
[illegible]	وید انوکرما
۱۵/	ستیارتھ پرکاش ہندی
۷/	سنسکار ودھی

نام کتاب
نرکت
شست پتھ برہمن
آریہ بھجنے کلاں
پنچ مہا یگیہ ودھی
سنسکرت واکیہ پربودھ
ودھار بھانو
شاستر ارتھ فیروز آباد
ویدانت دھوانت نوارن
بھرانتی نوارن
اشٹادھیائی
گوکرونا ندھی
آریہ ادیشیہ رتن مالا
بھرم موچھیدن
انو بھرم اوچھیدن
اُپ نشد مول
ہون منتر
سولکار پتر
نیم اُپ نیم
وید انگ پرکاش
ورن اُچارن سکشا
سندھی وشے
نامک
کارک
سماسک
استری تاو
اکھیاتک
سور
پاری بھاشا
دھاتو پاٹھ
گن پاٹھ
اناوی کوش
نگھنٹو
نتیہ کرم ودھی

قیمت: ۹/ ، ۱۲/ ، [illegible] ، ۱/ ، ۱۱/ ، ۱/ ، ۱۰/ ، ۸/ ، ۱۰/ ، ۳/ ، ۱/ ، —/ ، [illegible] ، [illegible] ، ۹/ ، —/ ، —/ ، —/ ، للعہ ، [illegible] ، ۱/ ، ۴/ ، [illegible] ، [illegible] ، ۹/ ، [illegible] ، ۱/ ، ۲/ ، ۳/ ، ۷/ ، ۷/ ، [illegible] ، —/

سوامی جی کی کتب کا اردو ترجمہ

نام کتاب	قیمت
ستیارتھ پرکاش زیر نگرانی شرومنی پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور	عمہ/
" " مصنفہ لالہ سوامی جی	۲ہ
ستیارتھ پرکاش مصنفہ مہتہ راد ھاکشن	/۱۲
رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا مترجمہ بابو نونہال سنگھ	/۱۰
رگوید آدی بھاشیہ بھومکا حصہ اول مترجمہ مہاتما منشی رام جی جگیاسو دھشا ناگورو کل کانگڑی	/۵
آریہ بھیونہ منظوم	./۴
مباحثہ میلا چاندا پور	/۱
آریہ اودیش رتن مالا	/-
وویہار بھانو	/۱۰
ویدانت دھوانت نوارن	/۳
نت ہون ودھی	/-
پنچ مہا یگیہ ودھی	/۱۰

کتب مصنفہ پنڈت آریہ منی جی

نام کتاب	قیمت
نیائے آریہ بھاشیہ ناگری	/۸
سانکھیہ "	عہ/
ویشیشک "	/۸
یوگ "	عہ/
ویدانت "	ہے
گیتا آریہ بھاشیہ	/۵
میمانسا حصہ اول } میمانسا حصہ دوم	شے
اپنشد حصہ اول	ہے
اپنشد حصہ دوم	للعہ/
سوانح عمری بھیشم پتامہ ناگری	/۶
آریہ منتویہ پرکاش	عہ/
رامائن بھاشیہ حصہ اول	/۱۰
رامائن بھاشیہ حصہ دوم	/۱۲

کتب مؤلفہ و مصنفہ پنڈت راجا رام صاحب

نام کتاب	قیمت
اشٹ اپنشد بھاشیہ ٹیکا ناگری	/۲
کین	/۲
کٹھ	/۶
پرشن	/۴
منڈک اور مانڈوکیہ اپنشد	/۵
تیتریہ اپنشد	/۷
ایتریہ اپنشد	/۳
چھاندوگیہ	عہ/
برہدارنیک	۶
شوتیا شوتر	/۲
ویدانت درشن	./۴
اپنشدوں کی کتھا حصہ اول	ہے
" حصہ دوم	/۱۰
" حصہ سوم	/۸
" حصہ چہارم	/۸
چاروں کی اکٹھی خریداری پر	/۱۰
سوانح عمری شنکر آچاریہ ہندی	۶
اونکار کی اپاسنا اور مہاتم	/۱
واسشٹھ دھرم سوتر	/۷
ایشور پریم ہندی و اردو	/۱
وید اپدیش	/۴
وید منو سمرتی گیتا اساس	/۱
ورتن نو درشنی سنگرہ یعنی چار ورک جین۔ بدھ	/۱۲
ادیش پستک	
ویشیشک۔ نیائے۔ سانکھیہ۔ یوگ	/۱
میماں۔ ویدانت۔ ان درشنوں کے سدھانت پورے پورے بیان کئے ہیں	/۵
	عہ/

نام کتاب	قیمت
اپنشد کی بھومکا	./۴
ہندی کی پہلی لالہ ہنسراج	/۰

پستک مصنفہ پنڈت تلسی رام جی

نام کتاب	قیمت
منو سمرتی ناگری	/۱۵
شام وید بھاشہ	عنہ
سنسکرت کی پہلی کتاب	/۰
" دوسری "	/۱
" تیسری "	./۲
" چوتھی "	/۶
ایش اپنشد	/۱
کین اپنشد	./۱
پرشنوپ نشد	/۴
منڈک اپنشد	/۳
کٹھ اپ نشد	/۴
مانڈوکیہ	/۱
شوتیا شوتر	/۸
وکرما دتیہ چرت	/۳

اردو و ہندی کتب مصنفہ لالہ شاہزادہ رام جی

نام کتاب	قیمت
مکتی کا ستیہ گیان اردو	./۳
" ہندی	۶
سورگ کی سیڑھی اردو	/۳
ایشور ملاپ "	./۴
آریہ جیون "	./۴
گرہست سدھار "	/۲
یگیا سو	/۱
ایشور پوجا	./۴
شیشو شکھشا ہندی	./۵
پتری سکھشا "	./۴
گرہ سکھشک	/۸

نام کتب	قیمت
کتب مصنفہ لالہ دولت رائے صاحب	
سوانحعمری گورو گوبند سنگھ صاحب	عہ
رانا پرتاب ,,	۱۲/
بابا بندا صاحب ,,	۱۲/
کوشلیا ,,	۱۰/
کانتا ,,	۱۰/
بھیشم پتامہ ,,	۹/
مجھے ضرور پڑھو	۳/
مہاراجہ یدھشٹر حصہ اوّل	۲/
دوم و سوم فی	
لطف زندگی	۳/
روتی کیوں ہو؟	۱۲/
گورو نانک دیو	۱۲/
سچی یاتری	۹/
سوانحعمری گورو گوبند سنگھ گورمکھی	عہ
کتب کنیا مہا ودیالہ جالندھر	
پہلی پاٹھاولی	۲/
پاٹھ شالا کی کنیا	۴/
اکھشر دیپکا	-/
ساوتری ناٹک	۷/
کتھا ودھی	۱/
پتر کومدی	۴/
بالاونے	۵/
گرہ پربندھ	۰۲/
سمیر رس	۳/
ماتا کا دہن	۳/
کرفتا ماس	۳/
بھتا پلی کے بیر	۶/
بالا چار سکھشا	۴/

نام کتب	قیمت
بالبودھنی سنگت	۳/
شبداولی	۵/
استریوں کا دان	۰/
سپوودھ کنیا	۰۳/
لوریاں	۵/
تین سکھشائیں کتھاست	۱/
سکھشا منی	۰۲/
اردو بھجن پستک	
آریہ سنگیت پشپاولی	۶/
آریہ گائن پہلا حصہ	۷/
دوسرا حصہ ,,	۸/
گنجینہ بھجن	۵/
سنگیت رتن پرکاش پانچوں بھاگ	۱۱/
شانتی سرود	۱/
سبھا پرسن	۳/
خزینہ رتن ۱	۲/
,, ۲	۱/
گلزار بھجن	۱/
بھجن مکتاولی	۶/
ہندی بھجن پستک	
آریہ سنگیت پشپاولی	۸/
آریہ گائن	۷/
سنگیت رتن پرکاش پانچوں بھاگ	۱۱/
,, مجلد	۱۲/
گنجینہ بھجن	۵/
گلزار بھجن	۲/
استری گیان پرکاش	۲/
استری گیان گجرا	۰/
بھجن نگر کیرتن	۰/

نام کتب	قیمت
رام چندر کا درشن	-/
استری بھجن	۱/
استری گیان مالا ۱	۰/
,, ۲	۰/
من آنند بھجناولی	۰۱/
بھجن ماتی بھگوتی	۴/
بھجن پستک گورمکھی	
آریہ سنگیت پشپاولی	۴/
استری بھجن	۴/
گلزار بھجن	۰۱/
ہندی کتب مہاشہ ست دیو جی	
منش کے ادھیکار	۸
امریکہ بھیتھے پرونشک	۵
امریکہ کے نردھن ودیارتھی	۴/
امریکہ دگ درشن	۱۲/
جاتی سکھشا	۱/
اشچریہ جنک گھنٹی	۶
کتب ٹھاکر اچھر چند	
راج ترنگنی کا مکمل اردو ترجمہ	۵
وقائع راجستھان	۷
رامائن بطرز ناول	۱۵/
علاج الاطفال اعلیٰ مجلد	۱۲/
علاج المستورات مجلد اعلیٰ	عہ/
علاج بذریعہ پانی	۴/
علاج بے دوا	۴/
علاج کماری	۶/
سکھ شستن کماری	۳/

ملنے کا پتہ [illegible] بھنڈار انارکلی لاہور

نام کتاب	قیمت
رانا بائی	۳ر
سکنتلا	۳ر
ہریش چندر	۳ر
پراسرار قتل	۱۲ر
درگا دتی	۳ر
سانول دیوی	۲ر
تارا بائی	۲ر
دروپدی	۲ر
پورن جتی	۲ر

ٹھاکر سکھرام داس

نام کتاب	قیمت
سنہان اردو	۱۲ر
〃 ہندی	عہ
〃 گورمکھی	عہ
بھیشم پتامہ	۸ر
مہابھارت بطرز ناول	عہ
پرتھی راج چوہان	۸ر
سوائی جے سنگھ	۲ر
تاریخ ہردوار	۰۲ر
امر سنگھ	۰۲ر
کھتری بیر	۰۱ر
چندرگپت	۲ر
کیا دروپدی کے پانچ خاوند تھے - اردو	۳ر
رانا پرتاب باتصویر	۴ر
چنچل کماری	۰۲ر
راجپوتوں کی زندگی	۰۲ر
جسونت سنگھ	۱ر
راجپوتوں کا عروج و زوال	۲ر
کیا دروپدی کے پانچ خاوند تھے ہندی	۴ر

شردھے پرکاش دیوجی کرت

نام کتاب	قیمت
گرہ دھرم ہندی	۶ر
سوانح عمری بدھ دیو مکمل	عہ
استری چرتر ناگری	۱۲ر
گرہ دھرم اردو	۶ر
سوانح عمری نانک جی ہندی	۱ر
بھرت ملاپ ہندی	۴ر
سوانح عمری محمد صاحب	۵ر
نیتی کتھا	۵ر
گرہ کتھا	۲

دیوان کرشن گوپال شیدا مرحوم

نام کتاب	قیمت
رائے راما نند ہر ارشاد	۴ر
پریم کسم ارسداماں	۱ر
فاتح بنگال اردو علم ادب کی ایک مقبول عام تصنیف مجلد	عہ
نمائی چاند اول حصہ قسم اعلیٰ	للعہ
کرشن پریم	۵ر
مدھوسودن کرشن قسم اعلیٰ	۸ر
نرجھرنی	۱ر
سیوک ادھارک	۴ر
ہرزہ سرائی	۴ر
نمائی چاند حصہ اول قسم دوم	ے
شاماں شیام	۸ر

لالہ منشی لعل ایم۔ اے

نام کتاب	قیمت
عقیل شوخ ہندی	۰۱ر

نام کتاب	قیمت
پوتر جیون ہندی	۰۱ر
تصفیۃ القلوب اردو	۶ر
شانتی سار ہندی	۰۱ر
چھاتروں کے لئے پوتر اپدیش	۰۴ر

استریوں کے لئے چند مفید گورمکھی کتب

نام کتاب	قیمت
سچی ماں	۸ر
سچی دھی	۸ر
سچی نوہ	۸ر
بھیمی عرف چھوٹی نوہ	عہ
گھر کا نرباہ پانچوں حصے	عہ
تخنتے توں تخت	۴ر
پھلاندی ٹوکری	۶ر
بال چکتسا	۱ر
کاری گر عرف گلٹ سازی	۲ر
دو اتم جیون	۴ر
فتح سنگھ	۴ر

چند مفید ملکی کتب

نام کتاب	قیمت
کلام فلک باتصویر	عہ
مہابھارت فلک	عہ
لکھشمن جتی	ے
سیواجی	۳ر
خیالات لاجپت رائے	عہ
〃 گوکھلے	عہ
سودیشی تحریک	۸ر
تقاریر دادا بھائی	۴ر
〃 گھوش	۴ر
مسٹر بیدناتھ بنرجی	۴ر

نام کتاب	قیمت
تقاریر مہاراجہ بڑودہ	۴ر
ہندوستان کی کہانی مسٹر کیئر ہارڈی کی زبانی	۴ر

استریوں کیلئے چند نہایت مفید ہندی کتب

نام کتاب	قیمت
مہابھارت ناگری	۸ر
نارائینی سکشا	عہ
گرہبادان ودہی	۳ر
استری چرتر	۱۰ر
ناری بھوشن	۵ر
ناری سودھار شاپروستک	عہ
سیتا چرتر مکمل	۱۲ر
استری سبودھنی کا ال	۲ر
بیرا و ردیشی استریاں	۵ر
بیر اتمائیں	۹ر
بالا بودھنی	مجلد
سچی دیویاں	۶ر
ویر دیشی استریاں	۲ر
بھارت کی شجاع اور عالم استریاں	۵ر
ناری دھرم وچار دو بھاگ	عہ
رامائن شیوبرت لال	عہ
گھر کا درزی	۳ر

تصانیف منشی دوارکا پرشاد افق

نام کتاب	قیمت
رامائن بالمیکی اردو	۱۲ر
مہابھارت مکمل 〃	للعہ
ٹاڈ راجستھان 〃	للعہ
شریمد بھاگوت مکمل 〃	عا
بھگوت گیتا 〃	۲ر

علمی و اخلاقی متفرق کتب

مشاہیر سورج بنس - دنیا بھر کے سب سے قدیم اور ذی حوصلہ خاندان کے مشہور ترین مہاراجگان کے حالات زندگی - قیمت ۱ر

روحانی دولت - اگر آپ اپنی زندگی کو صحت و سلامتی کے ساتھ خوشی اور اطمینان سے بسر کرنا چاہتے ہیں تو اس کتاب کا مطالعہ کریں ۔ ۴۰۰ صفحات کی کتاب قیمت ۸ر

محبان ملک - اس کتاب میں دنیا بھر کے دیش بھگتوں کے حالات اور کارنامے درج کئے گئے ہیں - دیش ہت رکھنے والے نوجوانوں کو اس کا مطالعہ ضرور کرنا چاہئے تاکہ انہیں معلوم ہوسکے کہ کس طرح قوموں اور ملکوں کے بنانے والے اپنے فرائض قومی کو انجام دیا کرتے ہیں - قیمت ۸ر

علمی مضامین - (۱) قوم اور قومیت کی تشریح (۲) قوموں کا عروج و زوال کن اسباب پر مبنی ہے (۳) مقصد زندگی وغیرہ نہایت باریک مسائل پر ماسٹر مست رام جی کے عالمانہ خیالات قیمت ۸ر

کایا پلٹ - سماجک سدھار پر یہ اپنی قسم کی ایک نرالی کتاب ہے جسے مصنف نے واقعات کی بناء پر ایک نہایت دلچسپ ناول کے طریقہ میں پیش کرتے ہوئے اسے کایا پلٹ کا نام دیا ہے واقعی اگر سوشل ریفارم پر ایسے طریقے سے کتابیں لکھی جاویں تو وہ ہماری موجودہ [illegible]

چشمۂ زندگی - اس کتاب کو تھوڑے ہی عرصہ میں بے نظیر مقبولیت حاصل ہوئی ہے ۔ ملک کے معزز ترین اصحاب نے بلالحاظ مذہب و ملت اس کو پسند کیا ہے - چنانچہ لالہ ہنس راج جی سابق پرنسپل ڈی - اے - وی کالج لاہور - ڈاکٹر گوکل چند جی ایم اے لالہ لاجپت رائے - لالہ روشن لال رائے ٹھاکر دت صاحب - رائے بہادر ماسٹر آتما رام صاحب - حاذق الملک حکیم اجمل خان صاحب دہلی - خلیفۃ المسیح حکیم مولانا نور الدین - ڈاکٹر پربھودت شاستری پروفیسر ریذیڈنسی کالج کلکتہ اور تمام اہل الرائے اصحاب کی رائوں کا اتفاق یہ ہے کہ اس کتاب کا مطالعہ ہر ایک گرہستی کے لئے لازمی ہے - کیونکہ اس میں تمام اعضائے انسانی کی بالتصویر تشریح ہر ایک قسم کا قدیم و جدید طریقہ علاج اور حکمت کے تمام اصول نہایت محنت اور قابلیت سے پیش کئے گئے ہیں - قیمت ۱۲ر

چند تازہ ترین کتب - ہمارے ملک میں جیون ودیا پر کوئی ایسا لٹریچر نہیں ملتا جو اعلیٰ ترین سائنٹیفک اصولوں کو مدنظر رکھکر شائع کیا گیا ہو - لیکن ہماری تازہ ترین کتاب نو کمار رکشا جو امریکہ کے مشہور ڈاکٹر گراہم کے خیالات کا عکس اس کمی کو بہت حد تک پورا کرے گی قیمت ۱۲ر فی

جیون سکھشا ۱۲ر **سندر نیتی** ۱ر

جیون [illegible] ۱/۲ ر

نام کتاب	قیمت
پستک ناگری مصنفہ پنڈت سنت رام جی	
شدھ رامائن ۵ بھاگ فی بھاگ	۳/۰
باقی دو بھاگ بھی تیار ہوگئے ہر دو قیمت	۸/
ہمنتے پرکاش	۱/
نوگرہ سمیکھشا	۱/
آریہ میمانسا	۱/
پانچ سے کم نہیں	۰/
سوامی دیانند کا ہندو جاتی پر اوپکار	-/
شرادھ وچار	-/
کتب انڈین پریس الہ آباد	
مہابھارت معہ تصویر	ے/
بال کتھا مال ناگری	۸/
بال رامائن "	۸/
بال نیتی مالا "	۸/
بال گیتا "	۸/
بال اپدیش "	۴/
بال منوسمرتی	۴/
بال آرود پنیاس "	۸/
بال تنتر پنچ	۸/
بال ہتوپدیش	۸/
بال ہندی ویاکرن	۴/
سیتا بن باس	۸/
ہندی بھاشا کی اتپتی	۴/
پرمیا	۱۰/
بھوکے کی ٹی	۶/
ہندی پیپر	۰/
اردو [illegible]	۰۲/
جمیل تماشا	۰۲/

نام کتاب	قیمت
کھنونا	۵/
بال بنود پرتھم بھاگ	۱/
" دوتیہ بھاگ	۰۱/
" " ترتیہ	۲/
" " چترتھ	۶/
" " پنجم	۷/
پاک پرکاش	۳/
اپدیش کسم	۲/
گرہنی	۳/
بھاشا پتر بودھ	۰۱/
دیوہار پتر درپن	۲/
سوبھاگیہ وتی	۰۲/
ہندی ویاکرن	۲/
بال سوستھ رکھشا	۸/
راج رشی	۳/
ہندی سکھشا دلی پرتھم بھاگ	۱/
" " دوتیہ	۰۱/
" " ترتیہ	۲/
" " چترتھ	۳/
" " پنجم	۴/
کتب اردو بابو شیوبرت لال صاحب	
رامائن بلا جلد	۴/
مہابھارت ۱۱ جلد	۳/
ویر پرتانت	۸/
ستی پرتانت	۷/
بھگت پرتانت	۰۲/
رانا رسالو	۴/
آلہا کھنڈ	۶/
بھارت کی شجاع و عالم استریوں کے کارنامے	۸/
ہماری مائیں	۶/

نام کتاب	قیمت
سچی دیویاں	۴/
راجستھان کی بیر رانیاں	۴/
بھگتی یوگ	۵/
سائنس کے سو خیال	۵/
فانوس خیال	۵/
آئینہ خیال	۴/
نیرنگ خیال	۲/
معجون خیال	۲/
قانون خیال	۵/
سچی استریاں	۴/
سچی مائیں	۲/
سنت پرتانت	۵/
ناگری کتب بابو شیوبرت لال صاحب	
ستی پرتانت	۷/
ہماری مائیں	۷/
سچی دیویاں	۶/
راجستھان کی رانیاں	۶/
بھارت کی شجاع و عالم استریاں	۵/
ستریہ یا گود کا سمباد	۳/
راجستھان ناگری	۴/
راجپوتنی کی شادی	۳/
سچی استریاں	۶/
گورمکھی کتب بابو شیوبرت لال صاحب	
پنجابی سورما حصہ اول	۱۰/
" دوم	۹/
ساڈیاں ماواں	۱۰/
سچیاں دیویاں	۸/
ششرت کا مکمل اردو ترجمہ	۴/

ملنے کا پتہ پستک بھنڈار لاہور

مندرجہ ذیل میں سے جو مناسب سمجھیں صرف ایک کارڈ لکھکر

مُفت مُفت

منگوا کر واقفیت حاصل کریں۔ آپ انکو دیکھکر خوش ہونگے

رسالہ امرت۔ جس کے اندر دنیا میں نئی ایجاد تقریباً کل امراض کا ایک ہی علاج مشہور و معروف اور عجیب دوائی

رجسٹرڈ رجسٹرڈ

"اُمرت دھارا"

کا جو سرکار سے رجسٹری ہو چکی ہے مفصل بیان ہے۔ آپ کے دیکھنے کے قابل ہے کس طرح ایک ہی دوائی اتنے فائدے کرسکتی ہے۔ دھوکہ سے بچو۔ "امرت دھارا" کا نسخہ دنیا میں سوائے پنڈت جی کے کوئی نہیں جانتا ہے

رسالہ امراض مخصوصہ مرداں

مردوں کے خفیہ امراض کے اسباب۔ علامات اور علاج۔ آجکل کی حالت کا مکمل فوٹو پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے گم شدہ طاقت کے مایوس مریض اس کو پڑھکر کہا کرتے ہیں۔ کاش کہ ہم اس کو اول دیکھتے۔ یہ چالیس صفحے کا خوبصورت رسالہ بھی مفت ہے۔

فہرست ادویات دیش اُپکارک و امرت دھارا اوشدھالیہ

یہ فہرست ادویات کے نام اور اُن کی صرف ضروری مختصراً اوصاف بتلاتی ہے۔ اس کے اندر طبی کتب مصنفہ شریمان کوی ونود پنڈت ٹھاکردت شرما موجد "امرت دھارا" وایڈیٹر اردو و ہندی دیش اُپکارک کی فہرست بھی موجود ہے۔

طبی اخبار دیش اُپکارک

اردو میں ہفتہ وار اور ہندی میں پندرہ روزہ ہے۔ ہندوستان بھر میں کوئی ہفتہ وار طبی اخبار سوائے اس کے نہیں ہے۔ جن کو ذرا بھی حکمت کا خیال ہے۔ حکمت کے ضروری اصول جاننے کی خواہش ہے۔ وہ دیکھتے ہی اس کے خریدار بن جاتے ہیں۔ نمونہ مفت ملتا ہے

قیمت سالانہ ۳ روپے، ششماہی عـ۸ سہ ماہی ۱۲ ہندی کی سالانہ قیمت (عـ۸)

لوٹ۔ ایجنٹ بننے میں بڑا فائدہ ہے۔ ہمارے لایق ایجنٹ بہت کماتے ہیں۔ قواعد آسان ہیں۔	**امرت دھارا لاہور**	خط و کتابت و تار کا پتہ اتنا کافی ہے

راجپوت پرنٹنگ ورکس لاہور میں باہتمام [illegible]

بسرپرستی ہز ہائینس دی مہاراجہ صاحب بہاولپور والئے ریاست

قایم شدہ ۱۸۰۵ء

میسرز گوبند رام کاہن چند جیسی مل عطاران و دوائی سازان و عطر

کسیرہ بازار لاہور

کی

سب سے پرانی دوکان جہاں

سے ہر قسم کے خالص شربت جوہر عطریات

مرکب و مفرد یونانی ادویات

نہایت ارزاں اور عمدہ حاصل ہو سکتی ہیں

تمام اشیاء کی تیاری میں دیسی کھانڈ استعمال کیجاتی ہے

اعلے قسم کے خوشبودار سپرٹ تیل بنفشہ

اور موجود رہتے ہیں

قیمتیں مقررہ

ایمانداری ہمارا معیار ہے

آزمایش کر دیکھیں

درخواست پر فہرست مکمل مفت

نوٹ. نمایش الہ آباد اور دیگر مشہور نمایشوں سے ۳ عدد طلائی اور ۲ عدد نقرئی تمغے بھی مل چکے ہیں۔

ASOLE TALEEM ARYA SAMAJ
G.K.U.